



مناسک حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید

حضرت آیت الله العظمی سید علی خامنه‌ای مد ظله العالی

مترجم: بهارون اسلام پبلشرز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مناسک حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت
آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ الوارف)

مترجم:

معارف اسلام پبلشرز

خامنه ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ -
مناسک حج / علی خامنه ای؛ مترجم معارف اسلام
پبلشرز۔ قم: نور مطاف، ۱۳۸۵۔
۲۱۷ ص۔

ISBN:964-7891-23-7

فہرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
اردو۔

۱. حج - رسالہ عملیہ . ۲. فقہ جعفری - رسالہ عملیہ .
الف. معارف اسلام پبلشرز. ب. عنوان.
۲۸۰۳۶ م ۲ / خ ۱۸۸ / ۸ / BP
۱۳۸۵

۲۹۷/۳۵۷

نام کتاب : مناسک حج

مترجم : معارف اسلام پبلشرز

ناشر : نورمطاف

اشاعت : پہلی

سزا اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ - ق

تعداد : دو ہزار

Web: www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

وَالْفَا فِي الشَّامِ بِالصَّحْبِ بِأَنْوَاعِ رِحَالِهِ وَهَلِي
كُلِّ ضَامِرٍ بِأَنْبِيٍّ مِنْ كُلِّ مَجْمَعٍ هَمِي

(سورہ حج آیت ۲۷)

حج بیت اللہ کے باعظمت اعمال مختلف پہلوؤں سے قابل توجہ ہیں۔
خاص طور پر ان کا عبادی پہلو خصوصی ظرافت کا حامل ہے چنانچہ حجاج
کرام اعمال حج کو شروع سے آخر تک مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق
انجام دینے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

یہ کتاب جو قارئین محترم کے ہاتھوں میں ہے یہ مناسک حج کے
سلسلے میں رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای (دامت اللہ) کے
جدید ترین فتاویٰ کا ترجمہ ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اسکے ترجمے اور تصحیح وغیرہ کے سلسلے میں جن لوگوں

نے زحمات اٹھائی ہیں خدا تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم
راہبر معظم کے دفتر کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں ہماری
مدد کی۔

آخر میں خدا تعالیٰ کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس
گراں بہا کام کو انجام دینے کیلئے توفیق عظیم عنایت فرمائی۔

اللهم عجل لوليک الفرج واجعلنا من اعوانه و انصاره

معارف اسلام پبلشرز

رمضان المبارک ۱۴۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس رسالہ (مناسک حج) کے مطابق
عمل کرنا کافی ہے اور اس سے آپ کا
ذمہ بری ہو جائیگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)
علیٰ حسینیؑ غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پھر ہندو آستانہ (مناسک حج) مجزی
و مبرئی لغزہ بہت رشتہ ہے

علیٰ حسینیؑ غفرلہ



مقدمہ:

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال کا مجموعہ ہے اور یہ ان ارکان میں سے
ایک رکن ہے کہ جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جیسا کہ امام محمد باقرؑ سے
روایت ہے: ”بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ و الزکاۃ
و الصوم و الحج و الولاية“ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے
نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت پر۔

حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑی فضیلت اور کثیر اجر رکھتا
ہے اور اسکی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ اور اہل بیت (علیہم السلام)
سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ امام صادقؑ سے روایت ہے:

”الحاج والمعتمر وفد الله ان سألوه اعطاهم وان

دعوہ اجابہم و ان شفعاوا شفعمہم و ان سکتوا
ابتدأہم و یعوضون بالدرہم الف الف درہم“
حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا گروہ ہیں اگر اللہ سے سوال کریں تو
انہیں عطا کرتا ہے اور اسے پکاریں تو انہیں جواب دیتا ہے، اگر
شفاعت کریں تو انکی شفاعت کو قبول کرتا ہے اگر چھپ رہیں تو از
خود اقدام کرتا ہے اور انہیں ایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم
دیئے جاتے ہیں۔

وجوب حج کے منکر اور تارک حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ ضروریات دین
میں سے ہے اور جس بندے میں اسکی آئندہ بیان ہونے والی شرائط کامل
ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھی علم ہو اس کا اسے انجام نہ دینا کبیرہ گناہ
ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے:

”ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و

من كفر فان الله غنى عن العالمين“

اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے پا وجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے۔

اور امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

جو شخص دنیا سے اس حال میں چلے کہ اس نے حجۃ الاسلام انجام نہ دیا ہو جبکہ کوئی حاجت اس کیلئے مانع نہ ہو یا ایسی بیماری میں بھی مبتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کی طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئی حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

حج کی اقسام:

جو حج مکلف انجام دیتا ہے یا تو اسے اپنی طرف سے انجام دیتا ہے یا

کسی اور کی طرف سے۔ اس دوسرے کو ”نیابتی حج“ کہتے ہیں اور پہلا یا واجب ہے یا مستحب۔ اور واجب حج یا بذات خود شریعت میں واجب ہوتا ہے تو اسے ”حجۃ الاسلام“ کہتے ہیں اور یا کسی اور سبب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جیسے نذر کرنے کی وجہ سے یا حج کو فاسد کر دینے کی وجہ سے۔

اور حجۃ الاسلام اور نیابتی حج میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کریں گے۔

نیز حج کی تین قسمیں ہیں تمتع، افراد، قرآن

حج تمتع ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن مکہ مکرمہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہے اور حج افراد اور قرآن ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن یا تو خود مکہ ہے یا مذکورہ مسافت سے کم فاصلے پر اور حج تمتع، حج قرآن و افراد سے بعض اعمال و مناسک کے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب میں چند فصول کے ضمن میں بیان کریں گے۔

باب اول:

حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

فصل اول: حجۃ الاسلام

مسئلہ ۱۔ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اصل شریعت کے اعتبار سے پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اور اسے ”حجۃ الاسلام“ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ حجۃ الاسلام کا وجوب فوری ہے یعنی جس سال استطاعت حاصل ہو جائے اسی سال حج پر جانا واجب ہے اور کسی عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے ثابت ہو جائیگا اور اسے آئندہ سال انجام دینا واجب ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیا حج کے بارے میں

۱۳

مسئلہ ۳۔ اگر استطاعت والے سال حج کو انجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو۔ جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل و اسباب کو مہیا کرنا۔ تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلئے اس طرح مبادرت سے کام لے کہ اسے اسی سال حج کو پالینے کا اطمینان ہو۔

اور اگر اس میں کوتاہی کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے میں ثابت اور مستنقر ہو جائیگا اور اس پر اسے بجالانا واجب ہے اگرچہ استطاعت باقی نہ رہے۔

حجۃ الاسلام کے وجوب کے شرائط

حجۃ الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:

پہلی شرط:

عقل پس مجنون پر حج واجب نہیں ہوتا۔

دوسری شرط:

بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہیں ہوتا اگرچہ وہ بلوغ کے قریب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجالائے تو اگرچہ اس کا حج صحیح ہے لیکن یہ حجۃ الاسلام سے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴: اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر میں وقوف کو بالغ ہونے کی حالت میں پالے اور حج کی استطاعت بھی رکھتا ہو تو اس کا یہ حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسئلہ ۵: وہ بچہ جو احرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کی حالت میں حرام ہیں) میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولی پر ہوگا اور اسکے علاوہ دیگر کفارات تو ظاہر یہ ہے کہ وہ نہ تو ولی پر واجب ہیں اور نہ ہی بچے کے مال میں:

مسئلہ ۶: بچے کے حج میں قربانی کی قیمت اسکے ولی پر ہے۔

مسئلہ ۷: واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے پس بیوی پر حج

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۱۵

واجب ہے اگرچہ شوہر سفر حج پر راضی نہ ہو۔
مسئلہ ۸۔ مستطیع شخص سے حجۃ الاسلام کے صحیح ہونے میں والدین کی
اجازت شرط نہیں ہے۔

تیسری شرط:

استطاعت اور یہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

الف: مالی استطاعت

ب: جسمانی استطاعت

ج: سر بی استطاعت (راستے کا باامن اور کھلا ہونا)

د: زمانی استطاعت

ہر ایک کی تفصیل

الف: مالی استطاعت:

یہ متعدد امور پر مشتمل ہے۔

۱۔ زاد و راحلہ

۲۔ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات

۳۔ ضروریات زندگی

۴۔ رجوع الی الکفایۃ

مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں انکی تفصیل بیان کرتے ہیں:

۱۔ زاد و راحلہ

زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکی سفر میں ضرورت ہوتی ہے جیسے کھانے پینے کی چیزیں اور اس سفر کی دیگر ضروریات اور راحلہ سے مراد ایسی سواری ہے کہ جسکے ذریعے سفر طے کیا جاسکے۔

مسئلہ ۹۔ جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہیں حاصل کرنے کیلئے رقم اس پر حج واجب نہیں ہے اگر چہ وہ کما کر یا کسی اور ذریعے سے انہیں حاصل کر سکتا ہو۔

باب اول: حُجَّۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

۱۷

مسئلہ ۱۰۔ اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسی دوسری منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں لیکن اس نے حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار کے برابر کسی شخص سے قرض واپس لینا ہو اور قرض حال ہو یا اسکی ادائیگی کا وقت آچکا ہو اور مقروض مالدار ہو اور قرض خواہ کیلئے قرض کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج بھی نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذمے میں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو تو اگر شوہر تنگ دست ہو تو یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور مستطیع بھی نہیں ہوگی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان بھی نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تاکہ اسکے ساتھ حج کر سکے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان ہو مثلاً یہ لڑائی جھگڑے اور طلاق تک منج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھی نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن وہ قرض لیکر اسے آسانی سے ادا کر سکتا ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔

مسئلہ ۱۴۔ جو شخص مقرض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافی مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کی ادائیگی کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمینان ہے کہ وہ اس وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہیں اخراجات کے ساتھ حج بجالائے۔ اور یہی حکم ہے اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو لیکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضی ہو اور مقرض کو اطمینان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کریگا اس وقت یہ قرض کی ادائیگی پر قادر ہوگا اور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ جس شخص کو شادی کرنے کی ضرورت ہے اس طرح کہ اگر

باب اول: حُجَّۃُ الاسلام اور نیا بتی حج کے بارے میں

۱۹

شادی نہ کرے تو اسے مشقت یا حرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادی کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کرنے کا انتظام بھی ہو۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر استطاعت والے سال میں اسے سفر حج کیلئے سواری نہ ملتی ہو مگر اسکی رائج اجرت سے زیادہ کے ساتھ تو اگر یہ شخص زائد مال دینے پر قادر ہو اور یہ اس کے حق میں زیادتی بھی نہ ہو تو اس پر اس زائد مال کا دینا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائی اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کیلئے مضر نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ زائد مال کے دینے پر قادر نہیں ہے یا یہ اسکے حق میں زیادتی ہو تو واجب نہیں ہے اور یہ مستطیع بھی نہیں ہوگا اور یہی حکم ہے سفر حج کی دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کا نیز یہی حکم ہے اگر یہ حج کے اخراجات کیلئے کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے لیکن اسے خریدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکی رائج قیمت سے کم پر خریدتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے

ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کیلئے استطاعت نہیں رکھتا جیسے دیگر لوگ حج بجالاتے ہیں لیکن اسے احتمال ہے کہ تلاش و جستجو کرنے سے اسے ایسا راستہ مل جائیگا کہ یہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے ساتھ حج کیلئے مستطیع ہو جائیگا تو اس پر تلاش و جستجو کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ استطاعت کا معیار یہ ہے کہ یہ حج کیلئے اسی طرح استطاعت رکھتا ہو جو دیگر لوگوں کیلئے متعارف ہے۔

ہاں ظاہر یہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطیع ہونے میں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے بارے میں جستجو کرے

۲۔ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات

مسئلہ ۱۸۔ مالی استطاعت میں یہ شرط ہے کہ یہ حج سے واپس آنے تک اپنے اہل و عیال کے اخراجات رکھتا ہو

باب اول: حُجَّۃُ الاسلام اور نیا مہتی حج کے بارے میں ۲۱

مسئلہ ۱۹۔ اہل و عیال۔ کہ مالی استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے۔ سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں اہل و عیال شمار کیا جاتا ہے اگرچہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھی ہو۔

۳۔ ضروریات زندگی:

مسئلہ ۲۰۔ شرط ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگی اور وہ چیزیں ہوں کہ جنکی اسے عرفاً اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے احتیاج ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ بعینہ وہ چیزیں اس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس رقم وغیرہ ہو کہ جسے اپنی ضروریات زندگی میں خرچ کرنا ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۱۔ عرف عام میں لوگوں کی حیثیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ رہائش کیلئے گھر کا مالک ہونا جسکی ضروریات زندگی میں سے ہے یا یہ عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق ہے یا کرائے کے، یا عاریہ پر لیئے ہوئے یا

موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلئے حرج یا سبکی کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلئے گھر کا مالک ہونا شرط ہے۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر حج کیلئے کافی مال رکھتا ہو لیکن اسے اسکی ایسی لازمی احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماری کا علاج کرنا یا ضروریات زندگی کو فراہم کرنا تو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد اور احلہ ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم وغیرہ ہو کہ جسے زاد اور احلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر کسی شخص کے پاس ضروریات زندگی، گھر، گھریلو سامان، سواری، آلات صنعت وغیرہ کی ایسی چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکی حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکی قیمت کے کچھ حصے سے اپنی ضروریات زندگی خرید لے اور باقی قیمت کو حج کیلئے

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۲۳

خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج، کمی یا سبکی بھی نہ ہو اور قیمت کافر قح حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر مکلف اپنی زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرے تاکہ اسکی قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالک ہونے کی ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کی قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہوگا اگرچہ وہ حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو۔

مسئلہ ۲۶۔ جس شخص کو اپنی بعض مملوکہ چیزوں کی ضرورت نہ رہے مثلاً اسے اپنی کتابوں کی ضرورت نہ رہے اور ان کی قیمت سے مالی استطاعت مکمل ہوتی ہو یا یہ مالی استطاعت کیلئے کافی ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

۴۔ رجوع الی الکفایۃ:

مسئلہ ۲۷۔ مالی استطاعت میں ”رجوع الی الکفایۃ“ شرط ہے (مخفی نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلی میں ضروری نہیں ہے جیسا کہ اسکی تفصیل عنقریب آجائیگی) اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسی تجارت، زراعت، صنعت، ملازمت، یا باغ، دکان وغیرہ جیسے ذرائع آمدنی کی منفعت ہو کہ جنگی آمدنی عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے معاش کیلئے کافی ہو اور اس سلسلے میں دینی علوم کے طلاب (خدا تعالیٰ ان کا حامی ہو) کیلئے کافی ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالیٰ انکی حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ عورت کیلئے بھی رجوع الی الکفایۃ شرط ہے بنا براین اگر اس کا شوہر ہو اور یہ اسکی زندگی میں حج کی استطاعت رکھتی ہو تو اس کیلئے ”رجوع الی الکفایۃ“ وہ نفقہ ہے جسکی وہ اپنے شوہر کے ذمے میں مالک

ہے لیکن اگر اس کا شوہر نہیں ہے تو حج کیلئے اسکے مستطیع ہونے کیلئے مخارج حج کیساتھ ساتھ شرط ہے کہ اسکے پاس ایسا ذریعہ آمدنی ہو جو اسکی حیثیت کے مطابق اسکی زندگی کیلئے کافی ہو ورنہ یہ حج کیلئے مستطیع نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۔ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئی اور شخص اسے دے اور اسے یوں کہے تو ”حج بجالا اور تیرا اور تیرے اہل و عیال کا خرچہ میرے ذمے ہے“ تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا واجب ہے اور اس حج کو حج بذلی کہتے ہیں اور اس میں ”رجوع الی الکفایۃ“ شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھی کافی ہے۔

لیکن اگر اسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے مال ہبہ کرے تو اگر وہ ہبہ کو قبول کر لے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے۔

مسئلہ ۳۰۔ حج بذلی، حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر اسکے بعد مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۔ جس شخص کو کسی ادارے یا شخص کی طرف سے حج پر جانے کی دعوت دی جاتی ہے تو اگر اس دعوت کے مقابلے میں اس پر کسی کام کو انجام دینے کی شرط لگائی جائے تو اسکے حج پر حج بذلی کا عنوان صدق نہیں کرتا۔

مالی استطاعت کے عمومی مسائل

مسئلہ ۳۲۔ جس وقت حج پر جانے کیلئے مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے اسکے آنے کے بعد مستطیع کیلئے اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ احوط و جوبی یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

مسئلہ ۳۳۔ مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۲۷

حاصل ہو بلکہ اس کامیقات میں حاصل ہو جانا کافی ہے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ مالی استطاعت اس شخص کیلئے بھی شرط ہے جو میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے وغیرہ تو اگر ان میں استطاعت کی دیگر شرائط بھی ہوں جیسے اہل و عیال کا نفقہ، ضروریات زندگی اور اسکی حیثیت کے مطابق جن چیزوں کی اسے اپنی زندگی میں احتیاج ہوتی ہے اور ”رجوع الی الکفایۃ“ تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے ورنہ اس کا حج مستحی ہوگا اور اگر بعد میں استطاعت حاصل ہو جائے تو اس پر حجۃ الاسلام واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اجارے کو قبول

کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصادم نہ ہو جو اسکی ڈیوٹی ہے ورنہ یہ اسکے ساتھ مستطیع نہیں ہوگا جیسا کہ عدم تصادم کی صورت میں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتی حج کیلئے اجیر بنے پھر اجارے کے بعد مال اجارہ کے علاوہ کسی اور مال کے ساتھ مستطیع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجۃ الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسی سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کی نیت کر لے اگرچہ اعمال حج کی تمرین کے قصد سے تاکہ آئندہ سال اسے بہتر طریقے سے انجام دے سکے یا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مستطیع سمجھتا ہے پھر اس کیلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

۲۹

کے حجۃ الاسلام سے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احوط کی بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔ مگر یہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کی اطاعت کا قصد کیا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استجبانی ہے تو پھر اس کا حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

ب۔ جسمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے حج کو انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو پس اس مریض اور بوڑھے پر حج واجب نہیں ہے جو حج پر جا نہیں سکتے یا جن کیلئے جانے میں حرج اور مشقت ہے۔

مسئلہ ۳۸۔ جسمانی استطاعت کا باقی رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درمیان میں احرام سے پہلے بیمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال میں ہو اور بیماری اس سے سفر کو جاری رکھنے کی قدرت کو سلب کر لے تو اس سے منکشف ہوگا کہ اس میں جسمانی استطاعت نہیں تھی اور

ایسے شخص پر حج کیلئے کسی کو نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر یہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بیماری کی وجہ سے سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھی اسے بغیر مشقت کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی اور کو نائب بنائے اور اگر اسے امید ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا۔ اور اگر احرام کے بعد بیمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہیں۔

ج۔ سربئی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور با امن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلئے میقات یا اعمال حج کی تکمیل تک پہنچنا ممکن نہ ہو اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ کھلا لیکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے میں اسے اپنی جان، بدن، عزت یا مال کا خطرہ ہو۔

باب اول: حُجَّۃُ الاسلام اور نیا بتی حج کے بارے میں ۳۱

مسئلہ ۳۹۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پر جانے کیلئے تیار ہو جائے جیسا کہ حج کیلئے اپنا نام لکھوادے لیکن چونکہ اسکے نام قمر عد نہیں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جاسکا تو یہ شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دینے پر موقوف ہو تو احوط و جوبی یہ ہے کہ اس کام کو انجام دے۔

د۔ زمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کو درک کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہیں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درک نہ کر سکتا ہو یا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درک کر سکتا ہو۔

دوسری فصل: نیا بتی حج

نائب و منوب عنہ کی شرائط کو بیان کرنے سے پہلے حج کی وصیت اور اس کیلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۴۰۔ جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے حج پر جانے سے عاجز ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر و حرج ہو اور بغیر حرج کے قادر ہونے سے مایوس ہو حتیٰ کہ آئندہ سالوں میں بھی تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہو تو اس پر نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۱۔ نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۳۳

انجام دینے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ حج بجالانا واجب نہیں ہے اگرچہ نائب کے انجام دینے کے بعد اس کا عذر ختم بھی ہو جائے۔ ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران میں اس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسی حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۔ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کیلئے یہ کافی نہیں ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط و جوبی کی بنا پر یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہو تو اگر اس کا اتنا ترکہ ہو جو حج کیلئے کافی ہو اگرچہ میقات سے، تو اس کی طرف سے اصل ترکہ سے حج کیلئے نائب بنانا واجب ہے مگر یہ کہ اس نے

ترکہ کے تیسرے حصے سے مخارج حج نکالنے کی وصیت کی ہو تو یہ اسی تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے اور یہ مستحب وصیت پر مقدم ہوں گے اور اگر یہ تیسرا حصہ کافی نہ ہو تو باقی کو اصل ترکہ سے لیا جائیگا۔

مسئلہ ۴۳۔ جن موارد میں نائب بنانا مشروع ہے ان میں یہ کام فوراً واجب ہے چاہے یہ نیابت زندہ کی طرف سے ہو یا مردہ کی طرف سے۔

مسئلہ ۴۵۔ زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہیں ہے بلکہ میقات سے نائب بنا دینا کافی ہے اگر میقات سے نائب بنانا ممکن ہو ورنہ اپنے وطن یا کسی دوسرے شہر سے اپنے حج کیلئے نائب بنائے اسی طرح وہ میت کہ جسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہے تو اسکی طرف سے میقات سے حج کافی ہے اور اگر نائب بنانا ممکن نہ ہو مگر میت کے وطن سے یا کسی دوسرے شہر سے تو یہ واجب ہے اور حج کے مخارج اصل ترکہ سے نکالے جائیں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج کرانے کی وصیت کی ہو تو وصیت کو نافذ کرنا واجب ہے اور میقات کی اجرت سے زائد کو ترکہ کے تیسرے حصے

باب اول: حَجَّہ الاسلام اور نیا بتی حج کے بارے میں ۳۵

سے نکالا جائیگا۔

مسئلہ ۳۶۔ اگر وصیت کرے کہ اسکی طرف سے استحقاق انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے۔

مسئلہ ۳۷۔ جب وراثت یا وصی کو وصیت پر حج کے مستقر ہونے کا علم ہو جائے اور اسکے ادا کرنے میں شک ہو تو وصیت کی طرف سے نائب بنانا واجب ہے لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اور اس نے اسکی وصیت بھی نہ کی ہو تو ان پر کوئی شے واجب نہیں ہے۔

نائب کی شرائط:

۱۔ بلوغ، احوط کی بنا پر، پس نابالغ کا حج اپنے غیر کی طرف سے حجۃ الاسلام کے طور پر کافی نہیں ہے بلکہ کسی بھی واجب حج کے طور پر۔

۲۔ عقل، پس مجنون کا حج کافی نہیں ہے چاہے وہ دائمی ہو یا اسے جنون کے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون کے دورے کی حالت میں حج انجام

دے۔

۳۔ ایمان، احوط کی بنا پر، پس مؤمن کی طرف سے غیر مؤمن کا حج کافی نہیں ہے۔

۴۔ اس کا حج کے اعمال اور احکام سے اس طرح واقف ہونا کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگرچہ اس طرح کہ ہر عمل کے وقت معلم کی راہنمائی کے ساتھ اسے انجام دے۔

۵۔ اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیا بتی حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے۔

۶۔ حج کے بعض اعمال کے ترک کرنے میں معذور نہ ہو۔ اس شرط اور اس پر مرتب ہونے والے احکام کی وضاحت اعمال حج میں آجائگی۔

مسئلہ ۴۸۔ نائب بنانے کے کافی ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کی طرف سے حج کے بجالانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۳۷

بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس میں اصالتہ الصحیحہ کافی ہے (یعنی اس کا عمل صحیح ہے)۔

منوب عنہ کی شرائط:

منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول: اسلام، پس کافر کی طرف سے حج کافی نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج

بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ

سالوں میں بھی بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر

نیابت واجب حج میں ہو۔ لیکن مستحب حج میں غیر کی طرف سے نائب بننا

مطلقاً صحیح ہے۔

چند مسائل:

مسئلہ ۴۹۔ نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کی طرف سے نائب بن سکتی ہے اور مرد عورت کی طرف سے نائب بن سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ ضرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) ضرورہ اور غیر ضرورہ کی طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت۔
مسئلہ ۵۱۔ منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل۔

مسئلہ ۵۲۔ نیابتی حج کی صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگرچہ اجمالی طور پر لیکن نام کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کا فریضہ حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کرنا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافی ہے اور اجرت کا بھی

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیا حج کے بارے میں ۳۹

مستحق ہوگا۔

مسئلہ ۵۴۔ اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوری اجرت کا مستحق ہوگا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بری کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۵۵۔ اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۶۔ نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافی نہ ہونے کا حکم لگایا جائے۔ نائب بنانے والے کو اجرت واپس کر دے البتہ اگر اجارہ اسی سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۵۷۔ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعی میں خود چلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا رمی جمرات پر قادر نہ ہو، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو، پس اگر عذر اس نقص تک نہ پہنچائے جیسے صرف بعض ترک احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے۔

مسئلہ ۵۸۔ اگر نیابتی حج کے دوران میں عذر کا طاری ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط و جوہی یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں۔

مسئلہ ۵۹۔ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیا بتی حج کے بارے میں ۴۱

اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کاروانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہی مشعر سے منیٰ کی طرف نکل جاتے ہیں۔ پس اگر ایسے لوگوں کو نیا بتی حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیاری وقوف کو درک کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۰۔ معذور نائب کے حج کے کافی نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کو انجام دے رہا ہو اور کافی نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسی طرح ہے اگر ان میں سے کوئی ایک اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۱۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یا اجتہاد کے لحاظ سے اپنے

فریضے پر عمل کرے۔

مسئلہ ۶۲۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافی ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط و جوہی کی بنا پر کافی نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو یا اسکی نیابت حجۃ الاسلام میں ہو یا کسی اور حج میں۔

مسئلہ ۶۳۔ جس شخص نے اپنی طرف سے حجۃ الاسلام انجام نہیں دیا اسکے لئے احوط استحبابی یہ ہے کہ نیابتی حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد جب تک مکہ میں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر یہ کر سکتا ہو۔

مسئلہ ۶۴۔ نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کیلئے اپنی طرف سے اور غیر کی طرف سے طواف کرنا جائز ہے اسی طرح اس کیلئے عمرہ مفردہ بجالانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۶۵۔ جیسا کہ حج کیلئے نائب میں احوط کی بنا پر ایمان شرط ہے اسی

باب اول: حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۴۳

طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھی شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف، رمی، قربانی۔

مسئلہ ۶۶۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج میں منوب عنہ کی طرف سے نیابت کا قصد کرے اور اس پر واجب ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے طواف النساء کو انجام دے۔

باب دوم:

حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

حج و عمرہ کی اقسام

گزر چکا ہے کہ حج کی تین اقسام ہیں حج تمتع اور یہ اس شخص کا فریضہ ہے کہ جسکے اہل مکہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہوں اور حج قرآن و افراد، اور یہ دونوں اس شخص کا فریضہ ہیں جسکے اہل مکہ میں ہوں یا مذکورہ مسافت سے گم فاصلے پر ہوں۔ حج تمتع، قرآن و افراد سے اس بات میں مختلف ہے کہ یہ ایک عبادت ہے جو عمرہ اور حج سے مرکب ہے اور اس میں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اور حج کے درمیان کچھ مدت کا فاصلہ ہوتا ہے کہ جس میں انسان عمرہ کے احرام سے باہر آ جاتا ہے اور جو کچھ حُرْم کیلئے حرام ہوتا ہے حج کا احرام باندھنے سے پہلے اس کیلئے حلال ہو جاتا

ہے اس لئے اسے حج تمتع کا نام دینا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع کی ایک جز ہے اور اس کا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں کو ایک سال میں انجام دینا ضروری ہے۔ جبکہ حج افراد اور قرآن میں سے ہر ایک ایک عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ایک، دوسری مستقل عبادت ہے کہ جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہے اسی لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ایک سال میں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قرآن دوسرے سال میں اور عمرہ، مفردہ ہو یا تمتع اس کے مشترکہ احکام ہیں کہ جنہیں ہم حج و عمرہ تمتع اور حج قرآن و افراد، انکے عمرہ اور ان کے درمیان فریق کو بیان کرنے سے پہلے ذکر کرتے ہیں۔

چند مسائل:

مسئلہ ۶۷۔ عمرہ، حج کی طرح کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب۔

مسئلہ ۶۸۔ عمرہ بھی حج کی طرح اصل شریعت میں اور عمر بھر میں ایک دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے کہ جس میں حج والی استطاعت ہو اور یہ بھی حج کی طرح فوراً واجب ہوتا ہے۔ اور اس کے وجوب میں حج کی استطاعت شرط نہیں ہے بلکہ صرف عمرے کی استطاعت کافی ہے اگر چہ حج کیلئے استطاعت نہ بھی ہو جیسا کہ اس کا عکس بھی اسی طرح ہے پس جو شخص صرف حج کیلئے استطاعت رکھتا ہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جس کے اہل مکہ میں ہوں یا مکہ سے اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر ہوں اور ہے وہ لوگ جو مکہ سے دور ہیں کہ جن کا فریضہ حج تمتع ہے تو ان میں حج کی استطاعت سے ہٹ کر صرف عمرہ کی استطاعت متصور نہیں ہے اور اسی طرح اس کا عکس کیونکہ حج تمتع ان دونوں سے مرکب ہے اور ان دونوں کا ایک ہی سال میں اکٹھا واقع ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ مکلف کیلئے مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے پس جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ کا

احرام باندھنا واجب ہے اور اس حکم سے دو مورد مستثنیٰ ہیں۔

الف: جس کا کام ایسا ہو کہ اس کا مکہ میں آنا جانا زیادہ ہے۔

ب: جو شخص حج تمتع یا عمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد مکہ سے خارج ہو جائے تو اس کیلئے سابقہ عمرہ کے اعمال بجالانے سے ایک ماہ تک بغیر احرام کے مکہ میں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ حج کی طرح عمرہ کو بھی مکرر کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درمیان کوئی معین فاصلہ کرنا شرط نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ کرے اور اگر دو شخصوں کی طرف سے ہوں یا ایک اپنی طرف سے اور دوسرا کسی اور کی طرف سے ہو تو مذکورہ فاصلہ معتبر نہیں ہے بنا براین اگر دوسرا عمرہ نیابت کے ساتھ ہو تو نائب کیلئے اس پر اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے واجب عمرہ مفردہ سے کافی ہے اگر اس پر واجب ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت

حج تمتع دو کاموں سے مرکب ہے ایک عمرہ اور یہ حج سے پہلے ہوتا ہے

اور دوسرا حج اور ہر ایک کے مخصوص اعمال ہیں۔

عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کسی میقات سے احرام باندھنا

۲۔ طواف کعبہ

۳۔ نماز طواف

۴۔ صفا و مرہ کے درمیان سعی

۵۔ تقصیر

حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا

۲۔ نو ذی الحج کے ظہر سے غروب تک عرفات میں وقوف کرنا

۳۔ دس ذی الحج کی رات سورج کے طلوع ہونے تک مشعر الحرام

میں وقوف کرنا

۳۔ عید والے دن (دس ذی الحج) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

۵۔ قربانی

۶۔ حلق یا تقصیر

۷۔ گیارہویں کی رات منیٰ میں گزارنا

۸۔ گیارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۹۔ بارہ ذی الحج کی رات منیٰ میں گزارنا

۱۰۔ بارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۱۱۔ طواف حج

۱۲۔ نماز طواف

۱۳۔ سعی

۱۴۔ طواف النساء

۱۵۔ نماز طواف

حج افراد اور عمرہ مفردہ

صورت کے لحاظ سے حج افراد حج تمتع سے مختلف نہیں ہے مگر یہ کہ قربانی حج تمتع میں واجب ہے اور حج افراد میں مستحب ہے۔ عمرہ مفردہ تو یہ عمرہ تمتع کی طرح ہے مگر بعض امور میں کہ جنہیں ہم مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۱۔ عمرہ تمتع میں تقصیر بھی ضروری ہے جبکہ عمرہ مفردہ میں تقصیر اور حلق کے درمیان اختیار ہے البتہ یہ مردوں کیلئے ہے، لیکن عورتوں کیلئے ہر صورت میں تقصیر ہی ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء اور اسکی نماز واجب نہیں ہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ طواف النساء اور اسکی نماز کو رجاہ کی نیت سے انجام دے لیکن یہ دونوں عمرہ مفردہ میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۳۔ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں واقع ہو سکتا ہے اور وہ ”شوال، ذیقعد اور ذی الحج“ ہیں جبکہ عمرہ مفردہ تمام مہینوں میں ہو سکتا

ہے۔

مسئلہ ۷۴۔ عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ احرام ان موافقت میں سے ایک سے باندھا جائے کہ جن کا ذکر آنے والا ہے لیکن عمرہ مفردہ کا میقات ادنیٰ الحُل ہے اس کیلئے جو مکہ کے اندر ہے اگرچہ اس کیلئے ان موافقت میں سے ایک سے احرام باندھنا بھی جائز ہے لیکن جو شخص مکہ سے باہر ہے اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہتا ہے وہ انہیں موافقت میں سے ایک سے احرام باندھے گا۔

حج قرآن

صورت کے لحاظ سے حج قرآن حج افراد کی طرح ہے مگر حج قرآن میں واجب ہے کہ احرام کے وقت قربانی اپنے ہمراہ رکھے پس اس لئے اس پر اپنی قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔ جیسے کہ حج قرآن میں احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اور اشعار یا تہلیل کے ساتھ بھی جبکہ حج افراد میں احرام

فقط تلبیہ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

حج تمتع کے عمومی احکام:

حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں:

پہلی شرط: نیت اور وہ یہ ہے کہ عمرہ کے احرام کے شروع سے ہی حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحیح نہیں ہے۔

دوسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں میں ہوں

تیسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایک سال میں ہوں

چوتھی شرط: یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایک شخص اور ایک شخص کی طرف

سے انجام دے پس اگر ایک میت کی طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو

اجیر بنایا جائے ایک کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافی

نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۵۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیاری صورت میں افراد یا قرآن کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کر کے حج کو درک نہیں کر سکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجلائے۔

مسئلہ ۷۷۔ جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتی ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاک ہو جائیگی کہ جس میں غسل، طواف، نماز طواف، سعی اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درک کرنے کی وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاک ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درک کرنے کی وسعت رکھتا ہو تو ٹھیک ورنہ

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۵۷

اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاک ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاک نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کر کے حج کو درک کر سکے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے یا یہ کہ منی سے پلٹنے تک طواف اور نماز طواف کو بجاندھ لائے اور سعی و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درک کرے اور منی کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے طواف حج، اسکی نماز اور سعی کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد۔ اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے اور اس پر کوئی اور شے واجب نہیں ہے۔

پہلا حصہ:

اعمال عمرہ کے بارے میں

پہلی فصل: مواقیت

اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ

ذیل ہیں:

اول: مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۷۸۔ احرام کو مسجد شجرہ سے جھٹھ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کی خاطر مثلاً اگر بیماری، کمزوری وغیرہ جیسا کوئی عذر ہو۔

مسئلہ ۷۹۔ مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے ہاں ان

تمام جگہوں سے کافی ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے۔

مسئلہ ۸۰۔ عذر رکھنے والی عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کی حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے۔ لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگرچہ بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تک مؤخر نہ کر سکتی ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جھجھ یا اسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے۔ البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسی بھی معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۱۔ اگر شوہر بیوی کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوی کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کا صحیح ہونا شوہر کی اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط و جوبی یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکی نذر منعقد نہیں ہوگی۔

دوم: وادی عقیق۔ یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے

گزرتے ہیں ان کامیقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں ”مسلخ“ اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے ”غمرہ“ اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے ”ذات عرق“ اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافی ہے۔

سوم: جحہ: اور یہ اہل شام، مصر، شمالی افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں۔ اور اس میں موجود مسجد وغیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافی ہے۔

چہارم: بیلیم: اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافی ہے۔

پنجم: قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد وغیر مسجد سے احرام باندھنا کافی ہے۔

مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام

جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسی سے نہ گزرے اور ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسی کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پا جائے۔

مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔

حج تمتع و قرآن و افراد کے مواقیت مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مکہ معظمہ اور یہ حج تمتع کا میقات ہے۔

دوم: مکلف کی رہائش گاہ۔ اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکی

رہائش گاہ میقات اور مکہ کے درمیان ہے بلکہ یہ اہل مکہ کا بھی میقات ہے

اور ان پر واجب نہیں ہے کہ مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک پر آئیں۔

چند مسائل:

مسئلہ ۸۲۔ اگر ان مواقیت اور انکی بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعیہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہیں یعنی دو عادل گواہ اسکی گواہی دے دیں یا اس شیع کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتے ہیں جو موجب اطمینان ہو اور جستجو کر کے علم حاصل کرنا واجب نہیں ہے اور اگر نہ علم ہونہ گواہ اور نہ شیع تو ان مقامات کو جاننے والے شخص کی بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافی ہے۔

مسئلہ ۸۳۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسی معین جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کر لے جیسے کہ مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۸۴۔ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کیلئے میقات کی طرف پلٹے۔

مسئلہ ۸۵۔ اگر غفلت، نسیان یا مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے آگے گزر جائے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات تک پلٹ بھی نہ سکتا ہو لیکن ابھی تک حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احوط و جو بی یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کی سمت کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تو اگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر یہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۸۶۔ اپنے اختیار کے ساتھ احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ۔

مسئلہ ۸۷۔ جس شخص کو مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک سے احرام باندھنے سے منع کر دیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸۸۔ جدہ مواقیت میں سے نہیں ہے اور نہ یہ مواقیت کے

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۶۷

بالمقابل ہے لہذا اختیاری صورت میں جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات کی طرف جانا ضروری ہے مگر یہ کہ اس پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھے۔

مسئلہ ۸۹۔ اگر میقات سے آگے گزر جانے کے بعد محرم متوجہ ہو کہ اس نے صحیح احرام نہیں باندھا پس اگر میقات تک پلٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سکتا ہو مگر مکہ مکرمہ کے راستے سے تو ”ادنی الحبل“ سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو اور اعمال بجالانے کے بعد عمرہ تمتع کے احرام کیلئے، کسی میقات پر جائے۔

مسئلہ ۹۰۔ ظاہر یہ ہے کہ اگر حج کے فوت نہ ہونے کا اطمینان ہو تو عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد اور حج بجالانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے نکلنا جائز ہے اگرچہ احوط استحبالی یہ ہے کہ ضرورت و حاجت کے بغیر نہ نکلے جیسے کہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ نکلنے سے پہلے مکہ میں حج کا احرام باندھ لے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے حرج ہو تو پھر اپنی

احتیاج کیلئے بغیر احرام کے باہر جا سکتا ہے اور جو شخص اس احتیاط پر عمل کرنا چاہے اور ایک یا چند مرتبہ مکہ سے نکلنے پر مجبور ہو جیسے کاروانوں کے خدام وغیرہ تو وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ لیں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک مؤخر کر دیں کہ جس میں اعمال حج سے پہلے عمرہ تمتع کو انجام دینا ممکن ہو پھر میقات سے عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھیں پس جب عمرہ سے فارغ ہو جائیں تو مکہ سے حج کیلئے احرام باندھیں۔

مسئلہ ۹۱۔ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ایسی جگہ جانا کہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتی ہے اگرچہ ماضی میں وہ مکہ سے باہر تھی مکہ سے خارج ہونا شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۹۲۔ اگر عمرہ تمتع کو انجام دینے کے بعد مکہ سے بغیر احرام کے باہر چلا جائے تو اگر اسی مہینے میں واپس پلٹ آئے کہ جس میں اس نے عمرہ کو انجام دیا ہے تو بغیر احرام کے واپس پلٹے لیکن اگر عمرہ کرنے والے مہینے کے

غیر میں پلٹے جیسے کہ ذیقعد میں عمرہ بجالا کر باہر چلا جائے پھر ذی الحج میں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے کیلئے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے ساتھ متصل عمرہ تمتع، دوسرا عمرہ ہوگا۔

مسئلہ ۹۳۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے لیکن اگر بجالائے تو اس سے اسکے سابقہ عمرہ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اور اس کے حج میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

دوسری فصل: احرام

مسئلہ ۹۴۔ احرام کے مسائل کی چار اقسام ہیں:

- ۱۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں یا احرام کیلئے واجب ہیں۔
- ۲۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مستحب ہیں۔
- ۳۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں حرام ہیں۔
- ۴۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مکروہ ہیں۔

۱۔ احرام کے واجبات

اول: نیت

اور اس میں چند امور معتبر ہیں:

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں ۷۱

الف: قصد، یعنی حج یا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے۔

مسئلہ ۹۵۔ قصد میں اعمال کی تفصیلی صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہیں ہے بلکہ اجمالی صورت کافی ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اجمالی طور پر واجب اعمال کو انجام دینے کا قصد کرے پھر ان میں سے ایک ایک کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ ۹۶۔ احرام کی صحت میں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھی اسکی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دینے کا قصد کرنا کہ جن سے حج یا عمرہ باطل ہو جاتا ہے جیسے جماع۔ بعض موارد میں۔ تو وہ اعمال کے انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا بلکہ یہ احرام کے قصد کے منافی

۷۱۔

ب: قربت اور اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص، کیونکہ عمرہ، حج اور ان کا ہر عمل عبادت ہے پس ہر ایک کو صحیح طور پر انجام دینے کیلئے ”قربۃ الی اللہ“ کا قصد کرنا ضروری ہے۔

ج۔ اس بات کی تعیین کہ احرام عمرہ کیلئے ہے یا حج کیلئے اور پھر یہ کہ حج، حج تمتع ہے یا قرآن یا افراد اور یہ کہ اس کا اپنا ہے یا کسی اور کی طرف سے اور یہ کہ یہ حجۃ الاسلام ہے یا نذر کا حج یا مستحی حج۔

مسئلہ ۹۷۔ اگر مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے عمرہ کے بدلے میں حج کی نیت کر لے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے ”حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہوں“ ”قربۃ الی اللہ“ لیکن اسی عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۸۔ نیت میں زبان سے بولنا یا دل میں گزارنا شرط نہیں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نیت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۹۹۔ نیت کا احرام کے ہمراہ ہونا شرط ہے پس سابقہ نیت کافی نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تک مستمر ہے۔

دوم: تلبیہ

مسئلہ ۱۰۰۔ احرام کی حالت میں تلبیہ ایسے ہی ہے جیسے نماز میں تکبیرۃ الاحرام پس جب حاجی تلبیہ کہہ دے تو محرم ہو جائیگا اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع ہو جائیں گے اور یہ تلبیہ درحقیقت خدائے رحیم کی طرف سے مکلفین کو حج کی دعوت، کا قبول کرنا ہے اسی لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کی صورت علی الاصح یوں ہے۔

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ“

اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استجابی یہ ہے کہ مذکورہ چار تلبیوں کے بعد یوں کہے: ”إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ“

اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھی کہے:

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھی اضافہ کرے جو معتبر

روایت میں وارد ہوئے ہیں:

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ دَاعِيَا أَلِيٍّ دَارِ السَّلَامِ
لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلَابِيَةِ
لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ
تُبْدِي، وَالْمَعَاذُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَعِينِي وَيُفْتَقِرُ
إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَمَرْغُوباً إِلَيْكَ لَبَّيْكَ،
لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا النُّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ
الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ كَشَافَ الْكُرْبِ
الْعِظَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ،
لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ).

مسئلہ ۱۰۱۔ ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکرار

کرنا مستحب ہے۔

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۷۵

مسئلہ ۱۰۲۔ تلبیہ کی واجب مقدار کو عربی قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طور پر قادر ہوتے ہوئے اگر چہ سیکھ کر یا کسی دوسرے کے دہرانے سے۔ غلط کافی نہیں ہے پس اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دوسرے کے دہرانے کے ساتھ بھی صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۱۰۳۔ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کر دے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کر دے جو کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۔ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھی نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۔ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی۔ اگر چہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں۔ تلبیہ کو ترک کر دینا واجب ہے علی الاحوط۔

اور اسی طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روک دینا واجب ہے۔
 مسئلہ ۱۰۶۔ حج تمتع، عمرہ تمتع، حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قرآن کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی اور اشعار صرف قربانی کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھی شامل ہے اور قربانی کے دیگر جانوروں کو بھی۔

مسئلہ ۱۰۷۔ اشعار ہے اونٹ کی کہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے ساتھ تھینڑنا تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے اور تقلید یہ ہے کہ قربانی کی گردن میں دھاگہ یا جوتا لٹکا دیا جائے تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے۔

سوم: دو کپڑوں کا پہننا

اور یہ تہبند اور چادر ہیں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہیں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۷۷

لے گا۔

مسئلہ ۱۰۸۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے۔

مسئلہ ۱۰۹۔ تہبند میں شرط نہیں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت میں ہونا کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۔ تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسکے بکسوا (پن) اور سنگ وغیرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئی مانع نہیں ہے اسی طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔ (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسی طرح اسے سوئی اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۱۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربۃ الی اللہ کے قصد سے پہننے۔

مسئلہ ۱۱۲۔ ان دو کپڑوں میں وہ سب شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے

لباس میں معتبر ہیں پس خالص ریشم، حرام گوشت جانور سے بنایا گیا، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافی نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ تہبند میں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے لیکن چادر میں یہ شرط نہیں ہے جبکہ چادر کے نام سے خارج نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۴۔ دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کیلئے اپنے کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ، البتہ نمازی کے لباس کے گذشتہ شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ۔

مسئلہ ۱۱۵۔ شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۶۔ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بٹے ہوئے ہوں۔ اور نہ بٹے ہوئے میں یہ شرط ہے کہ وہ کاشن یا اڈون وغیرہ کا ہو بلکہ چڑے، نائلون یا پلاسٹک کے لباس میں بھی احرام باندھنا کافی ہے البتہ اگر ان پر

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۷۹

کپڑا ہونا صادق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسی طرح نمدے وغیرہ میں احرام باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۷۔ اگر احرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کر سلا ہو لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے پس احوط و جوبی یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ اگر سردی وغیرہ کی وجہ سے سلا ہو لباس پہننے پر مجبور ہو تو قیص وغیرہ جیسے رانج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے لیکن اس کا پہننا جائز نہیں ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپری اور نچلے حصے کو الٹا کر کے اپنے اوپر اوڑھ لے۔

مسئلہ ۱۱۹۔ محرم کیلئے حمام میں جانے، تبدیل کرنے یا دھونے وغیرہ کیلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ محرم کیلئے سردی وغیرہ سے بچنے کیلئے دو سے زیادہ کپڑوں کا

اوڑھنا جائز ہے پس دو یا زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر یا کمر کے ارد گرد اوڑھ لے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اگر احرام کا لباس نجس ہو جائے تو احوط و جوہلی یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ احرام کی حالت میں حدث اصغریٰ یا اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہا جاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے ترک نہ کرے۔

۲۔ احرام کے مستحبات

مسئلہ ۱۲۳۔ مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاک ہونا، اضافی بالوں کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ نیز مستحب ہے مسواک کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا، میقات میں یا میقات تک پہنچنے سے پہلے۔ مثلاً مدینہ

میں۔ اور ایک قول کے مطابق احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کیا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسی اور فریضہ نماز یا دو رکعت ناقلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئی ہے اور اسکی زیادہ فضیلت ہے۔ اور ذیقعد کی پہلی تاریخ سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بڑھانا بھی مستحب ہے۔

۳۔ احرام کے مکروہات

مسئلہ ۱۲۴۔ سیاہ، میلے کچیلے اور دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفید ہو اور زرد بستریا تکیے پر سونا مکروہ ہے اسی طرح احرام سے پہلے مہندی لگانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کی حالت میں بھی باقی رہے۔ اگر اسے کوئی پکارے تو ”لبیک“ کے ساتھ جواب دینا مکروہ ہے اور حمام میں داخل ہونا اور بدن کو تھیلی وغیرہ کے ساتھ دھونا بھی مکروہ ہے۔

۴۔ احرام کے محرمات

مسئلہ ۱۲۵۔ احرام کے شروع سے لے کر جب تک احرام میں ہے محرم کیلئے چند چیزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ ان چیزوں کو ”محرمات احرام“ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۶۔ محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں۔ ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں۔ پہلے ہم انہیں اجمالی طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مرتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سلے ہوئے لباس کا پہننا

۲۔ ایسی چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپالے

۳۔ مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

۴۔ سر پر سایہ کرنا

- ۵۔ خوشبو کا استعمال کرنا
- ۶۔ آئینے میں دیکھنا
- ۷۔ مہندی کا استعمال کرنا
- ۸۔ بدن کو تیل لگانا
- ۹۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا
- ۱۰۔ سرمہ ڈالنا
- ۱۱۔ ناخن کاٹنا
- ۱۲۔ انگوٹھی پہننا
- ۱۳۔ بدن سے خون نکالنا
- ۱۴۔ فسوق (یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، فخر کرنا)
- ۱۵۔ جدال جیسے ”لا واللہ . بلی واللہ“ کہنا
- ۱۶۔ حشراتِ بدن کو مارنا
- ۱۷۔ حرم کے درختوں اور پودوں کو اکھیڑنا
- ۱۸۔ اسلحہ اٹھانا

۱۹۔ خشکی کا شکار کرنا

۲۰۔ جماع کرنا اور شہوت کو بھڑکانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ

دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا

۲۱۔ نکاح کرنا

۲۲۔ استمناء کرنا

مسئلہ ۱۲۷۔ ان میں سے بعض محرمات ویسے بھی حرام ہیں اگرچہ محرم نہ

ہوں لیکن احرام کی حالت میں ان کا گناہ زیادہ ہے۔

محرمات احرام کے احکام:

۱۔ سِلے ہوئے لباس کا پہننا

مسئلہ ۱۲۸۔ احرام کی حالت میں مرد پر سِلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام

ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس میں گردن، ہاتھ یا پاؤں داخل

ہو جائیں جیسے قمیص، شلوار، کوٹ، جیکٹ، نیچے کا لباس، عبا اور قبا وغیرہ اور اسی طرح ٹن لگے ہوئے کپڑے۔

مسئلہ ۱۲۹۔ سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے میں فرق نہیں ہے کہ وہ لباس سلا ہوا ہو یا بنا ہوا یا انکی مثل۔

مسئلہ ۱۳۰۔ کمر بند، وہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کے پٹے وغیرہ کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جنہیں لباس شمار نہیں کیا جاتا اگرچہ یہ سسلے ہوئے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۱۔ سسلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے سے کوئی مانع نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جیسے کہ انکا بستر بنانے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۔ لحاف اور استرو وغیرہ کو شانے پر رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ اس کے اطراف سسلے ہوئے ہوں جیسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سسلے ہوئے ہونے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک بکرے کا کفارہ دینا واجب ہے اور اگر سلعے ہوئے متعدد کپڑے پہنے جیسے پینٹ اور کوٹ پہنے یا قمیص اور اندرونی لباس پہنے تو اس پر ہر ایک کیلئے الگ کفارہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۴۔ اگر سردی وغیرہ کی وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہو جائے کہ جنہیں پہننا حرام ہے تو گناہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ ایک بکرہ کفارے میں دے۔

مسئلہ ۱۳۵۔ عورتوں کیلئے ہر قسم کا سلا ہوا لباس پہننا جائز ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے ہاں ان کیلئے دستا نے پہننا جائز نہیں ہے۔

۲۔ اس چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے۔

مسئلہ ۱۳۶۔ مرد پر احرام کی حالت میں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط و جو بی ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۸۷

کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جوتا اور موزہ وغیرہ۔

مسئلہ ۱۳۷۔ اس چوڑی پٹی والے جوتے کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں

ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا۔

مسئلہ ۱۳۸۔ بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤں پر لحاف وغیرہ کے

رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آ پڑے

تو بھی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ اگر محرم ایسے جوتے وغیرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے

پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کیلئے یہ جائز ہے لیکن اس

حالت میں احوط و جوبی یہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چیر دے۔

مسئلہ ۱۴۰۔ اگر گذشتہ مسئلہ میں مذکور موزہ اور جوراب وغیرہ پہنے تو

کفارہ نہیں ہے اگرچہ جوراب کے سلسلے میں احوط استجابی ایک بکرے کا

کفارہ دینا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ مذکورہ حکم (موزے اور جوراب وغیرہ کے پہننے کی حرمت)

مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھی احوط استحباً ہی اسکی رعایت کرنا ہے۔

۳۔ مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا
مسئلہ ۱۳۲۔ مرد کیلئے ٹوپی، عمامے، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ
اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئی ایسی چیز نہ
رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی، صابون کی جھاگ
یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا وغیرہ۔

مسئلہ ۱۳۴۔ کان، سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلئے احرام کی حالت میں انہیں
ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۔ سر کے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا
ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ایک چھوٹی سی ٹوپی اپنے سر کے

درمیان میں رکھے ورنہ کوئی اشکال نہیں ہے جیسے قرآن وغیرہ کو اپنے سر کے اوپر رکھے یا اپنے سر کے بعض حصے کو بالترتیب تو لے کے ساتھ خشک کرے اگرچہ احوط اس سے بھی اجتناب کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۔ محرم کیلئے اپنے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۔ احوط وجوبی کی بنا پر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔
مسئلہ ۱۳۸۔ اگر غفلت، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے سر کو ڈھانپنے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ عورتوں کیلئے احرام کی حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتی ہیں۔ اس بنا پر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صدق کرے جیسے پردے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناک، منہ اور ٹھوڑی

سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کی طرح ہے پس یہ بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۔ احرام کی حالت میں عورتوں کیلئے ماسک کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵۱۔ چہرے کے اوپر، نیچے یا دونوں اطراف کو اتنی مقدار ڈھانپنا کہ جتنا راج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کو ڈھانپنے کیلئے کرتی ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

مسئلہ ۱۵۲۔ چہرے کو کپٹھے وغیرہ (جیسے رسالہ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۳۔ محرم عورت کیلئے اپنی چادر کو اپنے چہرے پر اس طرح ڈھانپنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناک کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تک اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکی پیشانی کو ڈھانپ لے لیکن احوط اس سے

اجتناب کرنا ہے اگر اجنبی کے دیکھنے کی جگہ میں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۴۔ سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ پردے کو اس طرح نہ

چھوڑ دے کہ وہ اسکے چہرے کو چھو رہا ہو۔

مسئلہ ۱۵۵۔ چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہوتا اگرچہ یہ احوط ہے۔

۴۔ مردوں کیلئے سایہ کرنا۔

مسئلہ ۱۵۶۔ مرد کیلئے احرام کی حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے

کرتے ہوئے (جیسے میقات اور مکہ کے درمیان چلنا اور مکہ و عرفات کے

درمیان چلنا وغیرہ) سایہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر راستے میں کہیں رک

جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھریا ریٹورینٹ میں داخل

ہو جائے تو سایہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے پس سفر کے دوران چھت

والی گاڑی میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵۷۔ احوط و جوبی یہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو

بجالانے سے پہلے متحرک سائے سے اجتناب کرے جیسے چھت والی گاڑی میں سوار ہونا یا چھتری کا استعمال کرنا اور اسی طرح حج کا احرام باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر کرے اور مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے ہوئے اور اسی طرح عرفات اور منی کے اندر چلتے ہوئے۔

مسئلہ ۱۵۸۔ سابقہ دو مسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنا براین رات کے وقت چھت والی گاڑی میں سوار ہونے سے کوئی مانع نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سایہ سے استفادہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵۹: بارانی اور ٹھنڈی راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والی گاڑی وغیرہ میں سوار ہو کر اپنے اوپر سایہ نہ کرے۔

مسئلہ ۱۶۰۔ دیوار، درخت اور ان جیسے سایہ سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے حتیٰ کہ دن کے دوران بھی اسی طرح ثابت سایہ جیسے سرنگ اور پیل کے نیچے سے عبور کرنا۔

مسئلہ ۱۶۱۔ محرم پر سایہ سے استفادہ کرنے کی حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے یہ ہر صورت میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۔ سایہ کرنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ اگر بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے سایہ کرنے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ احرام میں سایہ کرنے کا کفارہ ایک مرتبہ واجب ہے اگر چہ بار بار سایہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ سایہ کرے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح حج کے احرام میں۔

۵۔ خوشبو کا استعمال:

مسئلہ ۱۶۵۔ احرام کی حالت میں ہر قسم کی خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جیسے کستوری، اگر کی لکڑی، گلاب کا پانی اور راجح خوشبوئیں۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اس لباس کا پہننا جائز نہیں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کیا گیا ہے جب اس سے عطر کی خوشبو اٹھ رہی ہو۔

مسئلہ ۱۶۷۔ احوط کی بنا پر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح خوشبودار شیمپو۔

مسئلہ ۱۶۸۔ احوط و جو بی خوشبودار چیز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگرچہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جیسے گلاب کے پھول یا خوشبودار سبزیوں اور پھلوں کو سونگھنا۔

مسئلہ ۱۶۹۔ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں ہے کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو۔

مسئلہ ۱۷۰۔ سب اور مالے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن احوط و جو بی یہ ہے کہ انہیں سونگھے نہ۔

مسئلہ ۱۷۱۔ اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط و جو بی یہ ہے کہ کفارے میں ایک بکری دے اگرچہ وہ کھانے میں ہو جیسے زعفران

یا کھانے میں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۲۔ محرم کیلئے بدبو سے اپنے ناک کو روکنا جائز نہیں ہے ہاں بدبو والی جگہ سے نکل جانے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح اس سے عبور کرنا۔

۶۔ آئینے میں دیکھنا:

مسئلہ ۱۷۳: احرام کی حالت میں زینت کی غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن اگر کسی اور غرض سے دیکھے جیسے گاڑی کا ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت اسکے آئینے میں دیکھتا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۔ صاف و شفاف پانی یا دیگر ان صیقل کی ہوئی چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں شے کی تصویر نظر آتی ہے آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کی غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکی آنکھ آئینے پر پڑ جائیگی تو آئینے کو اپنی جگہ برقرار رکھنے

میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ ۱۷۶۔ عینک پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر یہ زینت کیلئے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۷۔ احرام کی حالت میں تصویر اتارنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط و جوبی یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے۔

۷۔ انگوٹھی پہننا:

مسئلہ ۱۷۹: احوط و جوبی یہ ہے کہ محرم انگوٹھی کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۰۔ اگر انگوٹھی زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے

انگوٹھی پہنے یا کسی دوسری غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۔ احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے کا کفارہ نہیں ہے۔

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں ۹۷

۸۔ مہندی اور رنگ کا استعمال کرنا:

مسئلہ ۱۸۲۔ احوط و جوبی یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندی کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳۔ اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں، پیروں اور ناخنوں پر مہندی لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقی رہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۴۔ مہندی اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے۔

۹۔ بدن پر تیل لگانا:

مسئلہ ۱۸۵۔ محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتی کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ۔

مسئلہ ۱۸۶۔ اگر خوشبودار تیل کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی رہے تو احرام سے پہلے بھی ایسا تیل لگانا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۸۷۔ تیل (گھی) کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

مسئلہ ۱۸۸۔ اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کی غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ خوشبودار تیل لگانے کا کفارہ احوط کی بنا پر ایک بکری ہے اور اگر خوشبودار نہ ہو تو ایک فقیر کو کھانا کھلانا اگرچہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

۱۰۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا:

مسئلہ ۱۹۰۔ محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور

اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے حتیٰ کہ ایک بال بھی۔ اسی طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نوچ کر نیز کوئی فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسی اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے۔

مسئلہ ۱۹۱۔ وضو، غسل یا تیمم کی حالت میں بالوں کے گرنے کی وجہ سے اس پر کوئی شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۲۔ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب اسکی اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۔ اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر موٹھے تو اس پر ایک بکری کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۴۔ اگر اپنا سر موٹھنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے

جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکری ہے۔
 مسئلہ ۱۹۵۔ اگر محرم قینچی یا مشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو
 احوط و جو بی ایک بکری کا کفارہ دینا ہے۔

مسئلہ ۱۹۶۔ اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال
 گر جائیں تو احوط استحبابی یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم، آٹا اور ان جیسی کسی چیز کا
 فقیر کو صدقہ دے۔

۱۱۔ سرمہ ڈالنا:

مسئلہ ۱۹۷: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے
 اسی طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA) لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے
 کرتی ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۲۔ ناخن تراشنا:

مسئلہ ۱۹۸۔ محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور

پاؤں کے ناخنوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچی کے ساتھ ہو یا چھری کے ساتھ یا کسی اور ذریعے سے۔

مسئلہ ۱۹۹۔ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہو جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف کا باعث ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۔ کسی دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۱۔ احرام کی حالت میں ناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل

ہے۔

۱۔ اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے

ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا۔

۲۔ اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ دینا ہوگی۔

۳۔ اگر ایک ہی نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو

ایک بکری کفارہ میں دینا ہوگی اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور

پاؤں کے دوسری نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہوں گی۔

۱۳۔ بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۰۲۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ احرام کی حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئی مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکی وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہو تو احوط و جوہی یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں۔

مسئلہ ۲۰۴۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کی صورت میں۔

مسئلہ ۲۰۵۔ بدن سے خون نکالنے کی صورت میں کفارہ نہیں ہے اگرچہ

ایک بکری کفارے میں دینا مستحب ہے۔

۱۴۔ فسوق:

مسئلہ ۲۰۶۔ فسوق کا معنی ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنا اس بنا پر پس احرام کی حالت میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت غیر احرام کی حالت سے زیادہ ہے۔

لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کی حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۔ فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب

ہے۔

۱۵۔ جدال

مسئلہ ۲۰۸۔ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ ”اللہ“ کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے

ہوئے ”لاواللہ“ یا ”بلی واللہ“ کہنا۔

مسئلہ ۲۰۹۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ ”اللہ“ کا ترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں لفظ ”خدا“ ہے اور اسی طرح احوط وجوبی یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالیٰ کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے ”رحمن، رحیم، قادر، متعال وغیرہ“۔

مسئلہ ۲۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کی قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۱۔ اگر کچی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دو مرتبہ سے زیادہ کرے تو کفارے میں ایک بکری دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۱۲۔ اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے لیکن احوط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ میں دو بکریاں

دے اور اگر دومرتبہ سے زیادہ کرے تو کفارہ میں ایک گائے دینا واجب ہے۔

۱۶۔ حشرات بدن کو مارنا:

مسئلہ ۲۱۳۔ احوط کی بنا پر احرام کی حالت میں جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے۔ اور اسی طرح کے دیگر حشرات جیسے پٹو

۱۷۔ حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:

مسئلہ ۲۱۴۔ حرم میں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۔ مذکورہ حکم سے وہ مستثنیٰ ہے کہ جو چلنے کی وجہ سے ٹوٹ جائے یا جانوروں کو چارہ ڈالنے کیلئے کاٹا جائے۔

مسئلہ ۲۱۶۔ حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہیں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے لیکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کا کاٹنا حرام ہے تو احوط و جوبی یہ ہے کہ ایک گائے کفارے میں دے۔

۱۸۔ اسلحہ اٹھانا:

مسئلہ ۲۱۷۔ محرم کیلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۸۔ اگر اپنی جان و مال یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت کیلئے

اسلحہ اٹھانے کی ضرورت ہو تو یہ جائز ہے۔

۱۹۔ خشکی کا شکار کرنا:

مسئلہ ۲۱۹۔ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکی

طرف سے تکلیف پہنچانے کا خوف ہو اسی طرح پرندوں اور مٹی کا شکار

کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۔ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود

اسے شکار کیا ہو یا کسی اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا مجمل۔

مسئلہ ۲۲۱۔ دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے

جیسے مچھلی کا شکار کرنے اور انکے کھانے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں ۱۰۷

مسئلہ ۲۲۲۔ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے بکری، مرغی وغیرہ۔

مسئلہ ۲۲۳۔ حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا مجمل۔

احرام کی حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں اور چونکہ موجودہ دور میں یہ پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہیں۔

۲۰۔ جماع

مسئلہ ۲۲۴۔ احرام کی حالت میں جماع اور بیوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنا حرام ہے جیسے اسکے بدن کو چھونا، اسکی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا اور اسے بوسہ دینا۔

مسئلہ ۲۲۵۔ میاں بیوی میں سے ہر ایک کا دوسرے کی طرف دیکھنا اور

اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲۶۔ انسان کے محارم جسے باپ، ماں، بھائی، بہن اور چچا، پھوپھی وغیرہ احرام کی حالت میں بھی مَحْرَمٌ ہی رہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲۷۔ بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں اس سے حج باطل ہو جاتا ہے اور اسکی تفصیل فقہ کی مفصل کتابوں میں مذکور ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۔ ۱۔ دیگر لذات میں سے ہر ایک کیلئے ایک کفارہ ہے کہ جنگلی تفصیل فقہی کتابوں میں مذکور ہے۔

۲۱۔ عقد نکاح:

مسئلہ ۲۲۹۔ احرام کی حالت میں اپنے لئے یا کسی اور کیلئے عقد کرنا حرام ہے حتیٰ اگر وہ غیر مُجَلِّ ہو اور ایسا عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۲۳۰۔ عقد کی حرمت اور اسکے باطل ہونے میں عقد دائم

اور موقت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۲۔ استمناء

مسئلہ ۲۳۱۔ احرام کی حالت میں استمناء کرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس سے اسکی شہوت برا بیچتہ ہو جائے یہاں تک کہ منی نکل آئے۔

محرمات احرام کے کفارات کے احکام

مسئلہ ۲۳۲۔ اگر غفلت کی وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں ہے مگر شکار کیونکہ اس میں ہر حال میں کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۳۔ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ

مکرمہ ہے اور حج میں منیٰ ہے اور احوط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھی اسی ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے لیکن اگر مکہ یا منیٰ میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسی دوسری جگہ ذبح کر دینا کافی ہے حتیٰ کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر میں۔

مسئلہ ۲۳۴۔ جس پر کفارہ واجب ہو اس کیلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہیں ہے لیکن حج کی واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی سے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۔ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دینا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ کی طرف جانا

مسئلہ ۲۳۶۔ میقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقی اعمال کی انجام دہی کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہیں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا

علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساری دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ہم ان میں سے بعض کو ذکر کرتے ہیں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

حرم میں داخل ہونے کی دعا

مسئلہ ۲۳۷۔ حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مستحب ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ
(وَ أَدْنُ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ
ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ) اللَّهُمَّ وَ اِنِّي اَرْجُو اَنْ
اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَ قَدْ جِئْتُ مِنْ شِقَّةٍ
بَعِيْدَةٍ وَ مِنْ فَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَ مُسْتَجِيبًا

لَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَ
 إِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ مَا وَقَفْتَنِي لَهُ أَبْتَغِي
 بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ
 لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنْكَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَيَّ
 النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

مسئلہ ۲۳۸۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال

مستحب ہیں۔

۱۔ مکلف کیلئے مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل

کرے۔

۲۔ مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے
جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

تیسری فصل : طواف اور نماز طواف کے بارے میں

طواف:

یہ عمرہ کا دوسرا واجب عمل ہے پس عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے باقی اعمال بجالانے کیلئے مکہ معظمہ کی طرف جائے اور پہلا عمل جو انجام دے گا وہ خانہ کعبہ کے ارد گرد سات چکر لگا کر اس کا طواف ہے۔

طواف کے بارے میں بحث ایک تو اسکی شرائط کے بارے میں ہے اور دوسری اسکے واجبات کے بارے میں۔

طواف کی شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول : نیت

دوم : حدث سے پاک ہونا

سوم : نجث سے پاک ہونا

چہارم : مردوں کیلئے ختنہ

پنجم : شرمگاہ کو چھپانا

ششم : موالات

پہلی شرط نیت

یعنی عمرہ یا حج کے طواف کو قربۃ الی اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس

قصد کے بغیر۔ اگرچہ بعض چکروں میں۔ طواف کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۔ نیت میں قربت اور اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے لہذا اگر ریاء کیلئے انجام دے تو نافرمانی کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۔ نیت میں اس بات کی تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یا حج کا، پھر آیا حجۃ الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابی کا یا نذر والے حج کا، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھی قصد کرے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ نیت کو بولنا یا ا سے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالیٰ اور اسکے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافی ہے اور طواف کی حالت میں ذکر، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والی دعاؤں کو پڑھنے کی تسلسل کے ساتھ پابندی کرنی چاہیے۔

دوسری شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا

مسئلہ ۲۴۲۔ واجب طواف کی حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے

پاک ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھی واجب ہے۔

وضاحت: واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز

ہوتا ہے اسی لئے مستحب حج و عمرہ میں بھی طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا

طواف صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ جاہل ہو یا اس نے بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس

پر طواف اور اسکی نماز کا تدارک کرنا واجب ہے حتیٰ کہ اگر طہارت کے نہ

ہونے کی طرف التفات عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ہو۔

مسئلہ ۲۴۴۔ مستحب طواف میں وضو شرط نہیں ہے لیکن احوط کی بنا پر

جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف حکم وضعی کے اعتبار سے صحیح نہیں

ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حکم تکلفی کے اعتبار سے جب، حیض یا نفاس کی

حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے۔

وضاحت: طوافِ مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے مستقل اور علیحدہ ہوتا ہے چاہے اپنی طرف سے طواف کرے یا کسی کی نیابت میں۔ اور یہ کام ان کاموں میں سے ایک ہے جو مکہ میں مستحب ہیں پس انسان کیلئے جس قدر طواف کرنا ممکن ہو اچھا ہے اور اجر و ثواب کا موجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۵۔ اگر محرم اپنے طواف کے دوران میں حدث اصغر میں مبتلا ہو جائے تو اسکی چند صورتیں ہیں

۱۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو (یعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف کو منقطع کر دے اور طہارت کے بعد طواف کا اعادہ کرے

۲۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد لیکن اسے مکمل کرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف کو منقطع کرے اور طہارت کے بعد طواف کو وہیں سے جاری رکھے البتہ اگر اس سے موالاتِ عرفی میں خلل وارد نہ ہوتا

ہو ورنہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ اس کا اعادہ کرے (یعنی اس نیت کے ساتھ سات چکر لگائے کہ اگر پچھلے چکر صحیح ہیں تو اس کے باقی چکر کی کمی ان میں سے پوری ہو جائے گی اور اگر وہ باطل ہیں تو یہ سات چکر ایک نیا طواف ہے) اور اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ اسے بالکل کا عدم کر کے نئے سرے سے طواف کرے۔

۳۔ یہ کہ حدث چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو طواف کو منقطع کر کے طہارت کرے اور پھر وہیں سے طواف کو جاری رکھے لیکن اگر اس سے موالات عرفیہ کو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ اس طواف کو بالکل ختم کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے جیسے کہ اس کیلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ سات چکر بجالائے۔

مسئلہ ۲۳۶۔ اگر طواف کے دوران میں حدث اکبر عارض ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے پھر اگر یہ چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا

اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر نصف تک پہنچنے کے بعد اور چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفیہ میں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہیں سے طواف کو جاری رکھے ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھی جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کر کے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

مسئلہ ۲۳۷۔ جو شخص وضو یا غسل کے ترک کرنے میں معذور ہو اس پر

ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۸۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو تو اگر اسے

آخری وقت تک اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا

ہے کہ آخری وقت تک شفا یاب ہو جائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور

ہونے تک صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر

اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کی امید ہو تو بھی احوط و جوبی ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے یا اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس ہو جائے اور اسکے بعد تہیم کر کے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۳۹۔ جس شخص کا فریضہ یتیم یا جبرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکی نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نایب بنائے۔

مسئلہ ۲۵۰۔ اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آ جائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نایب بنائے لیکن سعی اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اور یہی حکم ہے کہ اگر حیض کی حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کی حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد سے حیض آ جائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ کا

طواف اور اسکی نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزر چکا ہے۔
 مسئلہ ۲۵۱۔ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں
 حدت سے پاک ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقی اعمال میں حدت سے
 طہارت شرط نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں باطہارت
 ہو۔

مسئلہ ۲۵۲۔ اگر طہارت میں شک ہو تو اسکی ذمہ داری درج ذیل ہے۔
 ۱۔ اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔
 ۲۔ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے
 بجالانے میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے۔
 ۳۔ اگر با وضو ہو اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہو ہے یا نہیں تو وضو
 واجب نہیں ہے۔

۴۔ اگر با طہارت ہو اور شک کرے کہ جب ہو ہے یا نہیں یا عورت
 شک کرے کہ اسے حیض آیا ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے۔

۵۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے۔

۶۔ اگر طہارت کی حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناء میں حدث کے طاری ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے جیسے کہ شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔

۷۔ اگر طواف کے اثناء میں شک کرے کہ اس نے وضو کی حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکی سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنا رکھے اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکی سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھی شک کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔

۸۔ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثناء میں شک کرے کہ غسل

کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔

تیسری شرط: لباس اور بدن کا نجاست سے پاک ہونا
 مسئلہ ۲۵۳۔ واجب ہے کہ طواف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہوں اور احوط و جوہی یہ ہے کہ یہ دونوں باقی نجاست سے بھی پاک ہوں ہاں جو راب، رومال اور انگٹھی کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔
 مسئلہ ۲۵۴: درہم سے کم خون اور اسی طرح پھوڑے پھنسی کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسی طرح طواف کو بھی باطل نہیں کرتا۔

مسئلہ ۲۵۵۔ اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تک کہ اسے نجاست سے پاک کر لے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جب تک اس کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵۶۔ اگر بدن یا لباس کی طہارت میں شک کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۷۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۸۔ اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے جیسے کہ لوگوں کی بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمی ہو جائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاک بھی نہ کر سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاری رکھے اور یہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۵۹۔ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی یا

طواف کے دوران میں عارض ہوئی ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھی لاگو ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۰۔ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کر لے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے۔

مسئلہ ۲۶۲۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کر لے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے۔

اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھی نئے سرے سے اعادہ کرے۔

چوتھی شرط: ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کی صحت میں شرط ہے نہ عورت کے۔ پس ختنہ نہ کئے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ۔

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا

مسئلہ ۲۶۳۔ احوط و جوبی کی بنا پر طواف کی صحت میں شرم گاہ کو چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ ۲۶۴۔ اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگرچہ اس نے حرام کام کیا ہے۔

چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا عصبی

نہ ہونا

مسئلہ ۲۶۵۔ طواف کی صحت میں شرط ہے کہ لباس عصبی نہ ہو پس اگر عصبی لباس میں طواف بجالائے تو احوط و جوہی کی بنا پر اس کا طواف باطل ہے۔

ساتویں شرط: موالات

مسئلہ ۲۶۶۔ احوط و جوہی کی بنا پر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایک طواف برقرار نہ رہے۔ اور وہ صورت اس مستثنیٰ ہے کہ جب نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے۔

مسئلہ ۲۶۷۔ جو شخص نماز فریضہ کی خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے تو جہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے اگرچہ ہر حالت میں احتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادئی ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع۔

مسئلہ ۲۶۸۔ مستحب بلکہ واجب طواف کو بھی منقطع کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات عرفیہ فوت ہو جائے۔

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں:

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعنی اسکے بالمقابل جگہ سے شروع

کرے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفا ابتدا صدق کرنا کافی ہے اسی لئے حجر اسود کے کسی بھی نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسی جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے۔

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا:

مسئلہ ۲۶۹۔ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافی ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئی مانع نہیں ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ اس نے اسی نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیا تھا پس زائد کو احتیاط کی نیت سے بجالائے۔

مسئلہ ۲۷۰۔ واجب ہے کہ طواف اسی طرح کرے جیسے سب مسلمان

کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسی پر ختم کر دے۔ وسوسہ کرنے والوں کی دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہرنا واجب نہیں ہے۔

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجی کی بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلی پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑا سا مڑنا طواف کی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کندھے کو موڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۔ اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ موڑ لے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کی طرف کر دے یا کعبہ کو اسکی دائیں جانب

کردے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے۔

چہارم: حجر اسماعیل علیہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا۔

مسئلہ ۲۷۳۔ اگر اپنا طواف حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے بجلائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسی چکر میں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۴۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجلائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور ان دونوں کا بیان آجائیگا۔

پنجم: طواف کے دوران میں خانہ کعبہ اور اسکی دیوار کی چلی جانب کی

بنیاد جسے ”شاذروان“ کہا جاتا ہے، سے باہر رہنا۔

مسئلہ ۲۷۵۔ حجر اسماعیل علیہ السلام کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جیسے کہ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنا بھی ایسا ہی ہے۔

ششم: مشہور قول کے مطابق شرط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام

ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہو اور دیگر جوانب سے ان دو کے درمیان

کے فاصلے کی حدود میں ہو لیکن اقویٰ یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے پس اسے

مسجد الحرام میں اس مقدار سے پیچھے انجام دینا جائز ہے بالخصوص جب

شدید بھیڑ مانع ہو ہاں اولیٰ یہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف

کے اندر ہو۔

مسئلہ ۲۷۶۔ بعید نہیں ہے کہ زمین اور کعبہ کی چھت کے بالمقابل والی

فضا میں طواف کافی ہو لیکن یہ احتیاط کے خلاف ہے۔

اگر صرف اوپر والی چھت (دوسری منزل) میں طواف کرنے پر قادر ہو

تو احوط و جوبی یہ ہے کہ خود ”اوپر والی منزل“ پر طواف بجالائے اور کسی

کونائب بنادے جو اسکی طرف سے مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجالائے۔

ہفتم: طواف کے سات چکر ہیں۔

طواف کے ترک کرنے، اس میں کمی کرنے یا اس میں شک کرنے کے بارے میں چند مسائل۔

مسئلہ ۲۷۔ طواف ایک رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تک جان بوجھ کر ترک کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو یا نہ۔

مسئلہ ۲۷۸۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس وقت تک مؤخر کر سکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختیاری وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات میں اختیاری وقوف نوزی الحج کی ظہر سے لیکر غروب تک ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کیلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دینے کے بعد مذکورہ وقوف کو درک کرنا

ممکن ہو۔

مسئلہ ۲۷۹۔ اگر اپنے طواف کو باطل کر دے۔ جیسے کہ گذشتہ حالت میں یاد دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کریں گے۔ تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۰۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کر دے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آ جائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعی کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۲۸۱۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کر دے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کی قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ ناسب بنائے اور طواف اور نماز طواف کی قضا کے بعد اس پر سعی کا اعادہ کرنا واجب نہیں

ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۔ طواف کو ترک کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکی حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترک کرے یا بھول کر جب تک خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجا نہ لائے اور اسی طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کر دے۔

مسئلہ ۲۸۳۔ جو شخص بیماری یا شکستگی وغیرہ کی وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو جاتی کہ کسی اور کی مدد سے بھی تو واجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر طواف اور انصراف یعنی مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یا زیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور صحت پر بنا رکھے۔

نماز طواف:

یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جبر و اخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت میں اسی طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کی نیت میں گزر چکا ہے اور اسی طرح قربت اور اخلاص۔

مسئلہ ۲۸۶۔ واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے۔

مسئلہ ۲۸۷۔ نماز طواف، نماز صبح کی طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے۔ اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ حمد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے۔

مسئلہ ۲۸۸۔ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور

اسکے قریب ہو البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجد الحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگرچہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی کسی بھی جگہ میں نماز بجالانا کافی ہو۔

مسئلہ ۲۸۹۔ اگر جان بوجھ کر نماز طواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آ جائے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہو تو مسجد الحرام کی طرف پلٹے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۹۰۔ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہی ہے جو بھولنے والے کا ہے۔

مسئلہ ۲۹۱۔ اگر سعی کے اثناء میں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں

پڑھی تو سعی کو منقطع کر کے نماز کی جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری رکھے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ اگر مرد کی نماز طواف عورت کی نماز کے بالمقابل ہو تو اگر مرد عورت سے تھوڑی سی مقدار بھی آگے ہو تو ان دونوں کی نماز کی صحت میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت کا۔

مسئلہ ۲۹۳۔ نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے۔
مسئلہ ۲۹۴۔ ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو دیکھے تاکہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے۔

چوتھی فصل: سعی

یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵۔ طواف کی دو رکعتوں کے بعد صفا و مردہ کے درمیان سعی واجب ہے سعی سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مردہ پر ختم کر دے پھر دوسرا چکر مردہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مردہ پر ختم کر دے اور مردہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۶۔ سعی میں نیت شرط ہے اور نیت میں قربت، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کی نیت میں گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷۔ سعی میں حدث اور نجث سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس

اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۹۔ سعی کو اپنے اختیار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد

والے دن تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے البتہ رات تک مؤخر کرنے سے کوئی

مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۰۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے

کرنا واجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۱۔ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف

رخ کرنا واجب ہے اور اسی طرح صفا کی طرف رخ کرنا پس اگر سعی کے

دوران پشت کرے یعنی الٹا چلے تو اسکی سعی صحیح نہیں ہے ہاں اپنے چہرے کو

دائیں، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنا مضر نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۲۔ واجب ہے کہ سعی عام راستے میں ہو۔

مسئلہ ۳۰۳۔ اوپر والی منزل میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے جیتک یہ محرز نہ ہو جائے کہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والی منزل میں سعی کرنے پر قادر ہو تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے پہلی منزل پر سعی بجالائے۔

مسئلہ ۳۰۴۔ سعی کے دوران استراحت کی خاطر صفا و مروہ کے اوپر یا ان کے درمیان بیٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ یہ بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ قدرت رکھنے کی صورت میں واجب ہے کہ خود سعی بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے اور سوار ہو کر سعی کرنا بھی جائز ہے اور پیدل چلنا افضل ہے۔ پس اگر خود سعی کرنا ممکن نہ ہو تو کسی سے مدد لے جو اسے سعی کرائے یا اسے اٹھا کر سعی کرائی جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے۔

سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ ۳۰۶۔ سعی طواف کی طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کو ترک کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۰۷۔ جو شخص بھول کر سعی کو ترک کر کے اپنے عمرہ سے مُحل ہو جائے اور اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لے تو احوط و جو بی کی بنا پر سعی کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ایک گائے کا کفارہ دینا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر بھول کر سعی میں ایک یا زیادہ چکر کا اضافہ کر دے تو اسکی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئی شے نہیں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کی طرح ہے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ جو شخص سعی کی نیت سے اپنی سعی میں سات چکروں کا

اضافہ کر دے۔ اس طرح کہ وہ سمجھتا تھا آنا جانا ایک چکر ہے۔ تو اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اور اسکی سعی صحیح ہے اور یہی حکم ہے اگر سعی کے دوران اسکی طرف متوجہ ہو جائے تو جہاں سے یاد آئے زائد کو منقطع کر دے۔

مسئلہ ۳۱۰۔ جو شخص بھول کر سعی میں کمی کر دے تو اس پر واجب ہے کہ جب یاد آئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعی کو مکمل کرنے کیلئے دوبارہ وہاں جائے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے مشقت اور حرج ہو تو کسی دوسرے کو نائب بنائے۔

پانچویں فصل: تقصیر

یہ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں ہے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ سعی کو مکمل کرنے کے بعد تقصیر واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا یا ہاتھ یا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا۔

مسئلہ ۳۱۲۔ تقصیر ایک عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہو چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۱۳۔ عمرہ تمتع سے نخل ہونے کیلئے سر کا منڈانا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے نخل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اگر تقصیر سے

پہلے سر منڈالے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ سر منڈانے کی وجہ سے اس پر ایک بکری کا کفارہ دینا بھی واجب ہے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصیر کے درمیان اسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ عمرہ تمتع کے احرام سے محل ہونے کیلئے بالوں کو نوچنا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے جیسے کے گزر چکا ہے پس اگر تقصیر کی بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھی ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۵۔ اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کی بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط و جو بی یہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۱۳۷

بجالائے اور یہی حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کے بدلے اپنے بال موٹا دے اور حج بجالائے۔

مسئلہ ۳۱۶۔ سعی کے بعد تقصیر کی انجام دہی میں جلدی کرنا واجب نہیں

ہے۔

مسئلہ ۳۱۷۔ اگر جان بوجھ کر یا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو اتوٹی یہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہو جائیگا اور احوط و جوہی یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اور حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر بھول کر تقصیر کو ترک کر دے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئی شے نہیں ہے اگرچہ اسکے لئے ایک بکری کا کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترک نہ کرنا ہے۔

مسئلہ ۳۱۹۔ عمرہ تمتع کی تقصیر کے بعد اس کیلئے وہ سب حلال ہو جائیگا جو

حرام تھا حتی کہ عورتیں بھی۔

مسئلہ ۳۲۰۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ رجاء کی نیت سے طواف النساء اور اسکی نماز کو بجالائے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی مگر تقصیر یا حلق کے بعد طواف النساء اور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طریقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ ظاہر کی بنا پر ہر عمرہ مفردہ اور ہرج کیلئے الگ طور پر طواف النساء واجب ہے مثلاً اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے یا ایک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگرچہ اس کیلئے عورتوں کے حلال ہونے میں ایک طواف النساء کا کافی ہونا بعید نہیں ہے مگر ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ طواف النساء واجب ہے۔

دوسرا حصہ:

اعمال حج کے بارے میں

پہلی فصل: احرام

یہ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب ہے۔ شرائط، کیفیت، محرمات، احکام اور کفارات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہیں ہے مگر نیت میں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کریگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کی نیت میں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کی نیت میں بھی معتبر ہے اور یہ احرام نیت اور تلبیہ کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے پس جب حج کی نیت کرے اور تلبیہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہو جائیگا۔ ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہیں مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۳۲۲۔ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ معظمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجد الحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافی ہے حتیٰ کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ قدیمی مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شک کرے کہ یہ مکہ کا حصہ ہے یا نہیں تو اس سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۳۔ واجب ہے کہ نوذی الحج کو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح کہ عرفات میں وقوف اختیاری کو پاسکے اور اسکے اوقات میں افضل ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحج) زوال کا وقت ہے۔ اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بیمار کیلئے جب انہیں بھیڑ کی شدت کا خوف ہو۔ نیز گزر چکا ہے کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسی ضرورت کی وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو اس کیلئے احرام حج کو مقدم کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ جو شخص احرام کو بھول کر عرفات کی طرف چلا جائے تو اس

پر واجب ہے کہ مکہ معظمہ کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ نہ کر سکتا ہو تو اپنی جگہ سے ہی احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے۔

مسئلہ ۳۲۵۔ جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کر لے تو اس کا حج صحیح ہے۔ اور حکم سے جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبانی یہ ہے کہ لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں آئندہ سال حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۲۶: جو شخص جان بوجھ کر احرام کو ترک کر دے یہاں تک کہ وقوف بالعرفات اور وقوف بالمشرع کی فرصت ختم ہو جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۲۷۔ جس شخص کیلئے اعمال مکہ کو وقفین پر مقدم کرنا جائز ہو اس پر واجب ہے کہ انہیں احرام کی حالت میں بجالائے پس اگر انہیں بغیر احرام کے بجالائے تو احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا۔

دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جسکی حدِ عمرہ، ثویہ اور نمرہ کے وسط سے لیکر ذی الحجہ تک اور ما زین سے وقوف کی جگہ کے آخر تک اور خود یہ حدود اس سے خارج ہیں۔

مسئلہ ۳۲۸۔ وقوف بالعرفات عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۲۹۔ وقوف سے مراد اس جگہ میں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل یا ٹھہرا ہوا۔

مسئلہ ۳۳۰۔ احوط یہ ہے کہ نوذی الحج کے زوال سے غروب شرعی

(نماز مغرب کا وقت) تک ٹھہرے اور بعید نہیں ہے کہ اسے زوال کے اول سے اتنی مقدار مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہرین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جاسکے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ مذکورہ وقوف واجب ہے لیکن اس میں سے رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یا دو منٹ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اگر اس مقدار کو بھی اپنے اختیار کے ساتھ ترک کر دے تو حج باطل ہے اور اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو ترک کر دے یا وقوف کو عصر تک مؤخر کر دے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ جان بوجھ ایسا کرنے کی صورت میں گناہ گار ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ کر کوچ کرے اور عرفات کی حدود سے باہر نکل جائے اور پلٹے بھی نہ تو گناہ گار ہے اور ایک اونٹ کا کفارہ دینا واجب ہے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر اونٹ کا کفارہ دینے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احوط

یہ ہے کہ اونٹ کو عید والے دن منی میں ذبح کرے اگرچہ اسے منی میں ذبح کرنے کا معین نہ ہونا بعید نہیں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ اگر بھول کر یا حکم سے لاعلمی کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر وقت گزر جانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ میں ٹھہرنا ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت معتبر ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہو چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵۔ واجب وقوف کا وقت دس ذی الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور احوط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کی نیت کے ساتھ وہاں وقوف کرے۔

مسئلہ ۳۳۶۔ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک باقی رہنا واجب ہے لیکن رکن اتنی مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگرچہ یہ ایک یا دو منٹ ہو۔ اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اگر اپنے اختیار کے ساتھ اتنی مقدار وقوف کو بھی ترک کر دے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں اور صاحبان عذر۔ جیسے خوف یا بیماری۔ کیلئے اتنی مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عید کی رات مشعر سے منیٰ کی طرف کوچ کرنا جائز ہے اسی طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہیں اور انکی احوال پرسی کرتے ہیں جیسے خدام اور تیمارداری کرنے والے۔

تنبیہ: وقوفین میں سے ایک یا دونوں کو درک کرنے کے اعتبار سے اور اختیار آیا اضطرا ا جان بوجھ کر، لاعلمی سے یا بھول کر فرد آیا ترکیباً بہت ساری تقسیمات ہیں کہ جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں۔

چوتھی فصل: کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے چوتھا اور منی کے اعمال میں سے پہلا ہے۔
دس ذی الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

کنکریاں مارنے (رمی) کی شرائط

کنکریاں مارنے (رمی) میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: نیت اپنی تمام شرائط کے ساتھ جیسے کہ احرام کی نیت میں گزر چکا

ہے۔

دوم: یہ کہ رمی اسکے ساتھ ہو جسے کنکریاں کہا جائے پس نہ اتنے

چھوٹے کے ساتھ صحیح ہے کہ وہ ریت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو۔

سوم: یہ کہ رمی عید والے دن طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے درمیان ہو البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو۔

چہارم: یہ کہ کنکریاں جمرے کو لگیں پس اگر نہ لگے یا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ شمار نہیں ہوگی اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغیر صرف اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے ارد گرد ہے کافی نہیں ہے۔

پنجم: یہ کہ رمی سات کنکریوں کے ساتھ ہو

ششم: یہ کہ پے در پے کنکریاں مارے پس اگر ایک ہی دفعہ مارے تو صرف ایک شمار ہوگی چاہے سب جمرے کو لگ جائیں یا نہ۔

مسئلہ ۳۳۸۔ جمرے کو رمی کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سینٹ سمیت۔ اسی طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمی کرنا بھی جائز ہے

البتہ اگر عرف میں اسے جمرہ کا حصہ شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ اگر متعارف قدیمی جمرہ کے آگے اور پیچھے سے کئی میٹر کا اضافہ کر دیں تو اگر بغیر مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمی کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کی جس جگہ کو چاہے رمی کرے اور یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ ظاہر یہ ہے کہ اوپر والی منزل سے رمی کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمی کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے۔

کنکریوں کی شرائط:

کنکریوں میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: یہ کہ وہ حرم کی ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافی نہیں

ہیں۔

دوم: یہ کہ وہ نئی ہوں کہ جنہیں پہلے صحیح طور پر نہ مارا گیا ہو اگرچہ گذشتہ

سالوں میں۔

سوم: یہ کہ مباح ہوں پس غصبی کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا مارنا جنہیں کسی دوسرے نے جمع کیا ہو اسکی اجازت کے بغیر ہاں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۱۔ عورتیں اور کمزور لوگ۔ کہ جنہیں مشعر الحرام میں صرف وقوف کا سعی انجام دینے کے بعد منیٰ کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ دن کو رمی کرنے سے معذور ہوں تو ان کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کیلئے ہر صورت میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے البتہ اگر وہ اپنے حج کیلئے رمی کر رہی ہوں یا ان کا حج نیا بتی ہو لیکن اگر عورت صرف رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا صحیح نہیں ہے اگرچہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمی کر سکے اگر اسے ایسا شخص مل جائے۔ اور ان لوگوں کی ہمراہی کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب

ہے کے دن وقت رمی کرے۔

مسئلہ ۳۴۲۔ جو شخص عید والے دن رمی کرنے سے معذور ہے اس کیلئے

شب عید یا عید کے بعد والی رات میں رمی کرنا جائز ہے اور اسی طرح جو

شخص گیا رہو یا بارہویں کے دن رمی کرنے سے معذور ہے اسکے لئے

اسکی رات یا اسکے بعد والی رات رمی کرنا جائز ہے۔

پانچویں فصل: قربانی کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے پانچواں اور منی کے اعمال میں سے دوسرا عمل ہے

مسئلہ ۳۴۳۔ حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے اور قربانی تین جانوروں میں سے ایک ہوگی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری اور ان جانوروں میں مذکور اور مونث کے درمیان فرق نہیں ہے اور اونٹ افضل ہے اور مذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۳۴۴۔ قربانی ایک عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شرط ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۲۵۔ قربانی میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: سن: اونٹ میں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور گائے میں معتبر ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بنا پر۔ اور بکری گائے کی طرح ہے لیکن بھیڑ میں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بنا پر۔ مذکورہ حد بندی چھوٹا ہونے کی جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافی نہیں ہے لیکن بڑا ہونے کی جہت سے تو مذکورہ حیوانات میں سے بڑی عمر والا بھی کافی ہے۔

دوم: صحیح و سالم ہونا

سوم: یہ کہ بہت دبلانہ ہو

چہارم: یہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافی نہیں ہے جیسے خصی اور یہ وہ ہے کہ جسکے بیضے نکال دیئے جائیں ہاں جسکے بیضے کوٹ دیئے جائیں وہ کافی ہے مگر یہ کہ خصی کی حد کو پہنچ جائے۔ اور دم کٹا، کانا، لنگڑا، کان کٹا اور جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہو وہ کافی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر

پیدائشی طور پر ایسا ہوتا بھی کافی نہیں ہے پس وہ حیوان کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس میں نقص شمار کیا جائے۔

ہاں جس کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی ہے (باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے) اور جس کا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۶۔ اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کی صورت میں دوسری قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲۷۔ احوط یہ ہے کہ قربانی جمرہ عقبہ کو ننگریاں مارنے سے مؤخر

ہو۔

مسئلہ ۳۲۸۔ احوط و جوبلی یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قربانی کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کسی

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۱۶۷

عذر کی خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط و جوبی یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذی الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کی بنا پر۔
مسئلہ ۳۴۹۔ ذبح کرنے کی جگہ منیٰ ہے پس اگر منیٰ میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کی گئی ہے اس میں ذبح کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ احوط و جوبی یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کی نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کی شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکی طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئی اور شخص اسکی طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۲۔ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور
سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے
زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے۔
لیکن اگر رشک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک معلوم نہ ہو کہ
یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافی نہیں ہے۔

چھٹی فصل: تقصیر یا حلق

یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منی کے اعمال میں سے تیسرا ہے۔ مسئلہ ۳۵۳۔ ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کی تقصیر کرنا واجب ہے۔ عورت کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اس کیلئے حلق کافی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھی کاٹے اور ناخن بھی۔ لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروری نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاء سے خالص نیت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں

ہوں گی جو ان کے ساتھ حلال ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۳۵۵۔ اگر تقصیر یا حلق کیلئے کسی دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نیت خود کرے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ احوط و جوہی یہ ہے کہ حلق عید کے دن ہو اور اگر اسے روز عید انجام نہ دے تو اسے گیارہویں کی رات یا اسکے بعد انجام دے اور یہ کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ جو شخص کسی وجہ سے قربانی کو روز عید سے مؤخر کر دے اس پر حلق یا تقصیر کو مؤخر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ انہیں عید والے دن ہی انجام دینا واجب ہو پس اس میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے لیکن اس صورت میں طواف حج وغیرہ مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی سے پہلے انجام دینا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر منیٰ میں ہو پس اختیاری صورت میں غیر منیٰ میں جائز نہیں ہے۔

باب دوم: حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

۱۷۱

مسئلہ ۳۵۹۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے منیٰ سے باہر حلق یا تقصیر کرے اور باقی اعمال کو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کیلئے منیٰ کی طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کا اعادہ کرے اور یہی حکم ہے اگر تقصیر یا حلق کو ترک کر کے منیٰ سے نکل جائے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ اگر عید والے دن قربانی کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ عید والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے پھر قربانی کرے اور اسکے بعد حلق یا تقصیر کرے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس پر بالترتیب اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ تو ان رکھنے کی صورت میں اعادہ کرنا احتیاط کے موافق ہے اور لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے اور اگر عید والے دن منیٰ میں قربانی نہ کر سکتا ہو تو اگر اسی دن اس ذبح خانہ میں قربانی کر سکتا ہو جو اس وقت منیٰ سے باہر قربانی کیلئے مقرر کیا گیا ہے تو بھی احوط کی بنا پر واجب ہے کہ قربانی کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرے پھر ان میں سے ایک کو بجالائے

اور اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو احوط و جوہی یہ ہے کہ عید والے دن حلق یا تقصیر کرنے کی طرف مبادرت کرے اور اسکے ذریعے احرام سے مُحل ہو جائے لیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد تک مؤخر کر دے۔

مسئلہ ۳۶۱۔ حلق یا تقصیر کے بعد مُحرم کیلئے وہ سب حلال ہو جاتا ہے جو احرام حج کی وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال

مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج (اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے) نماز طواف، صفا و مردہ کے درمیان سعی، طواف النساء اور نماز طواف

مسئلہ ۳۶۲۔ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ حج کے باقی اعمال، دو طواف انکی نمازیں اور سعی کو انجام دینے کیلئے اسی دن مکہ معظمہ کی طرف لوٹ جائے اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ طواف، نماز طواف اور سعی کی کیفیت وہی ہے جو عمرہ کے طواف اسکی نماز اور سعی کی ہے بغیر کسی فرق کے مگر نیت میں پس یہاں پر ان

کے ذریعے حج کو انجام دینے کی نیت کریگا۔

مسئلہ ۳۶۳۔ اختیاری صورت میں مذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشرع اور منی کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں بعض گروہوں کیلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے۔

اول: خواتین جب انہیں مکہ معظمہ کی طرف لوٹنے کے بعد حیض یا نفاس آنے کا خوف ہو اور پاک ہونے تک ٹھہرنے پر بھی قادر نہ ہوں۔
دوم: وہ مرد اور عورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں یا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہی عاجز ہیں۔
سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا بھیڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں۔

مسئلہ ۳۶۵۔ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئی شخص دو طواف، انکی نماز اور سعی کو مقدم کر دے پھر عذر برطرف ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگرچہ اعادہ کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۳۶۶۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے مکہ کے اعمال کو مقدم کرے جیسے مذکورہ تین گروہ تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گی بلکہ اس کیلئے سب محرمات تقصیر یا حلق کے بعد حلال ہوں گے۔

مسئلہ ۳۶۷۔ طواف النساء اور اسکی نماز دونوں واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کر دے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۳۶۸۔ طواف النساء مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین اور غیر خواتین پر بھی واجب ہے پس اگر اسے مرد ترک کر دے تو اسکے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی اور اگر عورت ترک کر دے تو اس کیلئے مرد حلال نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۳۶۹۔ اختیاری صورت میں سعی کو طواف حج اور اسکی نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ طواف النساء کو ان دونوں پر اور نہ سعی پر پس اگر ترتیب کی مخالفت کرے تو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر بھول کر طواف النساء کو ترک کر دے اور اپنے شہر میں پلٹ آئے تو اگر بغیر مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اور اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی مگر خود اس کے یا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اور اگر اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷۱۔ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزر چکی ہیں اور پھر بالتدریج اور تین مرحلوں میں حلال ہوں گی۔

اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتیٰ کہ شکار بھی حلال ہو جاتا ہے اگرچہ یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے حرام ہوتا ہے

دوم: سعی کے بعد خوشبو حلال ہو جاتی ہے۔

سوم: طواف النساء اور اسکی نماز کے بعد عورتیں حلال ہو جاتی ہیں۔

آٹھویں فصل: منی میں رات گزارنا

یہ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور منی کے اعمال میں سے چوتھا

ہے۔

مسئلہ ۳۷۲۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر دو طواف، انکی نماز اور سعی کو بجالانے کیلئے عید کے دن مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر منی میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۳۔ مندرجہ ذیل گروہ مذکورہ راتوں کو منی میں بسر کرنے کے

وجوب سے مستثنیٰ ہیں۔

الف: بیمار اور انکی تیمارداری کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ

جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزارنا شاق ہو۔

ب: جس شخص کو مکہ میں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع یا چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

ج: جو شخص مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہے اور صرف ضرورت کی خاطر غیر عبادت میں مشغول ہوا ہو جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینا یا دوبارہ وضو کرنا۔

مسئلہ ۳۷۴۔ منیٰ میں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس میں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ رات کو غروب سے آدھی رات تک رہنا کافی ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کا پہلا آدھا حصہ منیٰ میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احوط و جوہی یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اختیاری صورت میں بھی رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافی ہو۔

مسئلہ ۳۷۶۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں عبادت میں مشغول نہ رہا ہو اور منیٰ

میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھی ترک کر دے تو اس پر ہر رات کے بدلے ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے اور احوط کی بنا پر اس میں فرق نہیں ہے کہ عذر رکھتا ہو یا نہ، جاہل ہو یا نسیان کا شکار یا ان کا غیر۔

مسئلہ ۲۷۔ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور منیٰ میں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے۔

نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں ہے اور تین جمرات کو کنکریاں مارنا کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ جو راتیں منی میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں تین جمرات اولیٰ، وسطیٰ اور عقبہ کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاری صورت میں رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے اور اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو عذر رکھتا ہے کہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسی طرح کمزور لوگ

جیسے عورتیں، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں اپنے آپ پر بھیڑ کی شدت کا خوف ہے تو ان سب کیلئے رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جو شخص صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا

ہے نہ رات کے وقت تو اس کیلئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر

واجب ہے کہ رات کے وقت خود کنکریاں مارے، گذشتہ رات میں یا

آئندہ رات میں لیکن جو شخص کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے حتیٰ رات

کے وقت بھی جیسے بیمار شخص تو اس کیلئے نائب بنانا جائز ہے لیکن احوط و جوبی

یہ ہے کہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہو جائے تو خود کنکریاں مارے۔

مسئلہ ۳۸۱۔ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے اگر اس کیلئے

کسی کو نائب بنائے اور وہ نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن اسکے بعد

کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر مرفوع ہو جائے تو اگر

نائب بناتے وقت اپنے عذر کے مرفوع ہونے سے مایوس تھا یہاں تک کہ

نائب اس کا عمل انجام دے دے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اس پر خود اس کا

اعادہ کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ جو عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس نہیں ہے اس کیلئے اگرچہ عذر کے طاری ہونے کے وقت ناسب بنانا جائز ہے لیکن اگر بعد میں اس کا عذر مرتفع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۸۲۔ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ رکن نہیں

ہے۔

مسئلہ ۳۸۳۔ کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے اس طرح کہ پہلے جمرہ سے شروع کرے پھر درمیان والے کو کنکریاں مارے اور پھر آخری کو پس ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اسی طریقے کے ساتھ جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۸۴۔ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منی سے کوچ کر جائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آ جائے تو اس پر واجب ہے کہ منی میں واپس آئے اور خود کنکریاں مارے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ کسی

دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر کنکریاں مارنے والے عمل کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کر دے تو احوط و جوبی یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے پھر آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔ اور اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہو جائے تو احوط و جوبی یہ ہے کہ آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔

مسئلہ ۳۸۵۔ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور شرط نہیں ہے کہ پہلے اور درمیان والے میں قبلہ رخ ہو اور آخری میں قبلہ کی طرف پشت کرے۔

متفرق مسائل:

س ۱: مسجد الحرام کا فرش قلیل پانی کے ساتھ پاک کیا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قلیل پانی ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقی رہنے کا علم ہوتا ہے تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کی ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہیں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہیں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

س ۲: کیا خانہ کعبہ کے ارد گرد دائرے کی صورت میں نماز جماعت کافی ہے؟

ج: جو شخص امام کے پیچھے یا دائیں بائیں کھڑا ہو اسکی نماز صحیح ہے اور احوط استحبائی یہ ہے کہ جو شخص امام کے دائیں بائیں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کی رعایت کرے جو امام اور

کعبہ کے درمیان ہے پس امام کی نسبت کعبہ کے قریب تر کھڑا نہ ہو لیکن جو شخص خانہ کعبہ کی دوسری طرف امام کے بالقابل کھڑا ہوتا ہے اسکی نماز صحیح نہیں ہے۔

س ۳: کیا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اہل سنت کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافی ہے؟
ج: ان شاء اللہ کافی ہے۔

س ۴: جس شخص نے مکہ معظمہ میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو عرفات، مشعر اور منیٰ میں اور ان کے درمیان مسافت طے کرتے ہوئے اسکی نماز کا حکم کیا ہے؟

ج: جس شخص کی نیت یہ ہے کہ عرفات کی طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ میں رہے اور اسکے ساتھ ایک چار رکعتی صحیح نماز بھی پڑھ لے تو جب تک نیا سفر نہ کرے نماز

پوری پڑھے گا اور ٹھہرنے کا حکم ثابت ہونے کے بعد
عرفات، مشعر الحرام اور منیٰ کی طرف جانا سفر نہیں ہے۔

س ۵: کیا قصر و اتمام کے درمیان اختیار والا حکم مکہ اور مدینہ میں بھی جاری
ہوگا یا یہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ساتھ مختص ہے اور کیا انکی پرانی اور
نئی جگہوں کے درمیان کوئی فرق ہے یا نہیں؟

ج: قصر اور اتمام کے درمیان اختیار والا حکم ان دو شہروں
کی ہر جگہ میں جاری ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ پرانی اور نئی
جگہوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے
کہ اس مسئلہ میں ان دو شہروں کی پرانی جگہوں پر اکتفا
کرے بلکہ صرف مسجدوں پر۔ پس نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ
دس دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

س ۶: جو شخص مشرکین سے براہت کے پروگرام میں شرکت نہ کرے اسکے

حج کا حکم کیا ہے؟

ج: اس سے اسکے حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا اگرچہ اس نے اپنے آپ کو دشمنانِ خدا سے اعلانِ برائت کے پروگرام میں شرکت کرنے کی فضیلت سے محروم کر دیا ہے۔

س ۷: کیا حیض یا نفاس والی عورت کیلئے اس دیوار پر بیٹھنا جائز ہے جو مسجد الحرام کے برآمدے اور سعی کرنے کی جگہ کے درمیان واقع ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے درمیان مشترک ہے؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے مگر جب ثابت ہو جائے کہ وہ مسجد الحرام کا حصہ ہے

س ۸: جس شخص کو چاند دیکھنے کی وجہ سے دو قوف اور روزِ عید کے درک کرنے میں شک ہو اسکے حج کا کیا حکم ہے اور کیا اس پر حج کا اعادہ واجب

ہے یا نہیں؟

ج: سنی قاضی کے نزدیک ذی الحج کا چاند ثابت ہونے اور اسکی طرف سے چاند ثابت ہو جانے کے فیصلے کے مطابق عمل انجام دینا کافی ہے پس اگر لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے دو وقوف کو درک کر لے تو اس نے حج کو درک کر لیا اور یہ کافی ہے۔

س ۹: بعض فتاویٰ میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو کیا آپ کی طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت ہے کہ جن میں عام طور پر قافلے آتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان قافلوں کی اپنی مستقل رہائش گاہ اور اپنی مستقل جماعت ہوتی ہے پس یہ حجاج کیلئے مسجد الحرام میں نماز ترک کرنے کا ذریعہ نہیں بنتے۔

ج: ہماری طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں میں

جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر یہ دوسروں کی توجہ کے مبذول کرنے کا موجب بنے اور مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ انکی نماز میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے تنقید کا سبب بنے۔

س ۱۰: ڈرا ریور حضرات بھیتڑ سے بچنے کیلئے منی اور مزدلفہ تک پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندرونی راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں پس ان جگہوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو منی کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائے یا نہیں؟

ج: ظاہر یہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کی دلیل اس سے منصرف ہے بہر حال اس سے عمرہ اور حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا۔

س ۱۱: کاروانوں کے خدام جو عید والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں

کے ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کے ہمراہ فجر سے پہلے ہی مشعر الحرام سے کوچ کر جاتے ہیں اگر ان کیلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختیاری کو درک کرنا ممکن ہو تو کیا یہ ان پر واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر ان کیلئے پلٹنا ممکن نہ ہو لیکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے پلٹنا ممکن ہو تو کیا عورتوں اور کمزور لوگوں کی متابعت میں ان کیلئے بھی رات کے وقت کنکریاں مارنا کافی ہے یا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکریاں ماریں؟ اور پلٹنے اور وقوف اختیاری کو درک کرنے کی صورت میں کیا یہ انہیں نایب بنانے کے امکان کیلئے کافی ہے یا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر میں سے شمار ہوں گے کہ جنہیں نایب بنانا جائز نہیں ہے۔

ج: ۱: وقوف اختیاری کو درک کرنے کیلئے ان پر پلٹنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ رات میں کنکریاں مارنا ان کیلئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ دن میں ایسا کرنے سے عذر رکھتے ہوں۔

۳۔ نائب کی نسبت احوط یہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگرچہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختیاری وقوف کو درک کر لے ہاں اگر فرض کریں کہ وہ عذر نہیں رکھتا اور اختیار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختیاری اور پورے واجب وقوف کو درک کر لے تو یہ اسکی نیابت کیلئے مہض نہیں ہے۔

س ۱۲: جو شخص شب عید اور مزدلفہ میں معمولی سا وقوف کرنے کے بعد عورتوں اور مریمضوں کے ہمراہ ہوتا ہے کیا اس پر واجب ہے کہ انہیں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کی طرف پلٹ آئے یا اس کیلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کر لینا کافی ہے یا اس کیلئے وہی معمولی سا وقوف ہی کافی ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن، مشقت اور ٹریفک کی وہ پابندیاں بھی ہوتی ہیں جو انتظامیہ نافذ کرتی ہے اور کیا نیابتی حج کرنے والے اور اسکے غیر کے درمیان کوئی فرق ہے؟

ج: جو شخص صاحبانِ عذر کی نگرانی اور تیمارداری کیلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتا ہے اس پر طلوعِ فجر اور طلوعِ شمس کے درمیان وقوف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کیلئے رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نیا بتی حج انجام دے رہا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے اور اس پر اختیاری اعمال کو انجام دینا واجب ہے۔

س ۱۳: کیا اختیاری صورت میں نذر کیساتھ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتا ہو کہ وہ سایہ میں جانے پر مجبور ہو جائیگا جیسے اگر نذر کر کے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائی جہاز میں سوار ہو جائے؟

ج: نذر کر کے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سایہ میں جانا حرام ہے اور ایک عنوان کا حکم دوسرے عنوان تک سرایت نہیں کرتا۔

س ۱۴: ایک شخص فوج میں کام کرتا ہے اور بعض اوقات جبری حکم کے ذریعے اسکی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جیسے کسی اہم کام کیلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہیں کیا ہوتا اور تنگی وقت کی وجہ سے احرام کی حالت میں مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا تو کیا وہ اس صورت میں گناہ گار ہوگا کیا اس پر کفارہ ہے؟

ج: سوال کے فرض میں اس کیلئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے میں اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

س ۱۵: اگر ماہ ذیقعد میں مکہ میں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذی الحج میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھی اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کیا اس کیلئے نیا احرام باندھنا ضروری ہے یا وہ بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے؟

ج: احوط کی بنا پر اس وقت اس کیلئے احرام باندھنا ضروری

ہے۔

س ۱۶: ایک شخص جدہ میں رہتا ہے اور مکہ مکرمہ میں کام کرتا ہے یعنی وہ چھٹی کے دنوں کے علاوہ تسلسل کے ساتھ ہر دن مکہ جاتا ہے یا آدھا ہفتہ جاتا ہے یعنی تین دن مکہ جاتا ہے اور چار دن نہیں جاتا اگر چھٹی کے ایام یا چار دن ختم ہو جائیں تو کیا اس کیلئے دوبارہ عمرہ کرنا واجب ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں عمرہ کرنا واجب نہیں

ہے۔

س ۱۷: اگر عمرہ ختم ہو جائے اور انسان مکہ میں ہی ہو تو کیا اس پر نیا عمرہ کرنا

واجب ہے؟ اور کہاں سے؟ کیا حرم کی حدود سے یا مسجد متعیم سے؟

ج: جیٹک وہ مکہ مکرمہ میں ہے نیا عمرہ بجالانا واجب نہیں

ہے اور اگر نیا عمرہ بجالانا چاہے تو ضروری ہے کہ اطراف

حرم سے ادنیٰ لُحُل کی طرف جائے اور یا پھر مسجد متعیم
جائے۔

س ۱۸: ایک شخص ٹیکسی کا ڈرائیور ہے اور سواری اسے مکہ جانے کا کہتی ہے
یہ جانتے ہوئے کہ ڈرائیور نے پہلے عمرہ نہیں کر رکھا کیا اس پر واجب ہے
کہ احرام کی حالت میں داخل ہو اور اگر بغیر احرام کے داخل ہو تو اس کا کیا
حکم ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں اس پر واجب ہے کہ مکہ
مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ
کے اعمال بجالائے اور اگر بغیر احرام کے مکہ میں داخل
ہو جائے تو فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اس پر کفارہ
نہیں ہے۔

س ۱۹: جو شخص سخت بھیڑ کے وقت کئی مستحب طواف کرتا ہے اس طرح کے ان

حجاج کو مزاحم ہوتا ہے جو واجب طواف کرتے ہیں تو کیا اس پر کوئی اشکال ہے بالخصوص اگر اسکے پاس مستحب طواف کیلئے وسیع وقت ہو۔

ج: اس پر کوئی اشکال نہیں ہے ہاں اولیٰ بلکہ احوط یہ ہے کہ اس بھیڑ کے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ کرے۔

س ۲۰: جو شخص استطاعت کی وجہ سے حج افراد کو بطور واجب بجالاتا ہے یا اسے بطور مستحب انجام دیتا ہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمرہ کر چکا ہو تو کیا اس پر ایک نیا عمرہ واجب ہے جو اس حج کے متعلق ہو؟
ج: عمرہ واجب نہیں ہے مگر جن موارد میں تمتع سے افراد کی طرف عدول کرنا ہو۔

س ۲۱: جس شخص نے حج افراد کیلئے طواف باندھا ہوا ہے کیا وہ طواف حج اور سعی کے بعد اپنے اختیار کیساتھ مکہ سے نکل کر جدہ جاسکتا ہے؟ کہ پھر سیدھا عرفہ میں حجاج کے ساتھ ملحق ہو جائے؟

ج: طواف اور سعی کے بعد جدہ یا کسی اور جگہ جانے سے مانع نہیں ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے اسے دو وقوف کے فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو۔

س ۲۲: شرعی مسافت کہ جس کے ساتھ حج افراد جائز ہوتا ہے سولہ فرسخ ہے تو یہ مسافت کہاں سے شمار کی جائیگی؟

الف: کیا آپ کی رائے میں مکہ قابل توسیع ہے اور ہر وہ جگہ جسے عرف میں مکہ کہا جاتا ہے وہ مکہ کا حصہ ہے؟

ب: جو مکلف مکہ سے سولہ فرسخ سے کم فاصلے پر رہتا ہے کیا وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا یا مدینہ کی کسی جگہ سے؟

ج: کیا آپ کی نظر میں مسافت کا آغاز مکلف کے شہر کے آخر سے ہوگا؟

ج: الف) مسافت مکلف کے شہر یا دیہات کے آخر سے

شہر مکہ کے شروع تک حساب کی جائیگی اور شہر مکہ قابل توسیع ہے اور مسافت کے حساب کرنے کا معیار وہ جگہ ہے جسے اس وقت عرف میں شہر مکہ کی ابتدا کہا جاتا ہے۔
 ب: اس کیلئے اپنے شہر کی ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے اگر چہ اولیٰ اور احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے۔

ج: ابھی ابھی گزرا ہے کہ مسافت کا معیار اسکے اپنے شہر اور موجودہ شہر مکہ کے درمیان کی مسافت ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے مسافت کی ابتدا کا حساب کرے۔

س ۲۳: عمرہ کرنے والا شخص جو مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جانے کے قصد سے جدہ آئے اور پھر احرام کیلئے ادنیٰ اکل جیسے مسجد تعظیم کا قصد کرے۔

ج: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس کیلئے بغیر احرام کے میقات سے آگے جانا جائز نہیں ہے اگرچہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اگر بغیر احرام کے میقات سے گزر کر جدہ پہنچ جائے پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادنیٰ الحبل سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ادنیٰ الحبل صرف ان لوگوں کیلئے عمرہ مفردہ کا میقات ہے جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں۔

س ۲۳: مدینہ یا اسکے مضافات سے دور اتے جدہ کی طرف جاتے ہیں ایک جحفہ کے قریب سے گزرتا ہے کہ جسکے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتا ہے اور دوسرا جو کہ تیز راستہ ہے، جحفہ کے مقابل سے گذرتا ہے لیکن

وہ جھ سے سو کیلومیٹر سے بھی زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ نہیں ہے تو کیا اسے بھی محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

ج: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والا شخص راستے میں ایسے نقطے پر پہنچ جائے کہ جسکی دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بنا پر پس نقطہ محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۲۵: دوسری صورت میں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتی ہو تو جو شخص اس راستے سے جا رہا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادنیٰ الحل جا کر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے؟

ج: میقات اور اسکی بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے اور ادنیٰ الحل سے احرام باندھنا بھی صحیح نہیں ہے جیسے کہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

س ۲۶: جس شخص کو میقات سے احرام باندھنے میں اپنے یا اپنے اہل و عیال پر خوف کا وہم ہو کیا اس کیلئے ادنیٰ الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
ج: اگر میقات میں احرام باندھنے سے کوئی عذر ہو جو میقات سے گزرنے کے بعد زائل ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کی طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہو ورنہ اپنی جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئی میقات نہ ہو اور کسی دوسرے میقات پر جانے کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔

س ۲۷: کیا احرام کی حالت میں رات کے وقت بارش سے بچنے کیلئے کسی چیز کے نیچے جانا جائز ہے؟
ج: احوط مراعات کرنا ہے۔

س ۲۸: جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کریم یا مستحب نمازیں پڑھنا

چاہتا ہے یا دعاء کیلئے بیٹھنا چاہتا ہے جب کہ اس کیلئے ان چیزوں کو مسجد الحرام کی دوسری جگہوں میں انجام دینا بھی ممکن ہے تو کیا بھیڑ کے باوجود اس کیلئے یہ کام جائز ہے جبکہ طواف کی واجب نماز پڑھنے والوں کیلئے مشکل کا باعث ہو۔

ج: اولیٰ بلکہ احوط یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھیڑ نہ ہو۔

س ۲۹: کیا حاجی (مرد یا عورت) کیلئے احرام کی حالت میں پانی کو زائل کرنے کیلئے اپنے چہرے کو تولیے سے پونچھنا جائز ہے؟

ج: اس کام میں مرد کیلئے تو ہر صورت میں کوئی حرج نہیں ہے اور عورت کیلئے بھی کوئی حرج نہیں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھانپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ یہ کام تولیے کو بالترتیب اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے بہر حال چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ

نہیں ہے۔

س ۳۰: حاجی کیلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر منیٰ میں رات گزارنے کی بجائے مکہ مکرمہ (حرم) میں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کیا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت یا مومن کے جنازہ کی تشییع کرنا ایسے کام ہیں جو عبادت کیساتھ مشغول ہونے کو باطل کر دیتے ہیں؟

ج: ضرورت کے مطابق کھانے پینے میں مشغول ہونا اور کسی احتیاج کی وجہ سے باہر جانا اور وضو یا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

س ۳۱: سابقہ سوال میں مذکور مصروفیات اگر عبادت کو باطل کر دیں تو کیا کفارہ بھی ہے؟

ج: اگر ایسے کام میں مشغول ہو جو عبادت نہیں ہے اگرچہ

مکہ مکرمہ میں، اور ضروریات میں سے بھی شمار نہ کیا جاتا ہو جیسے کھانا پینا اور کوئی ضرورت پوری کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے۔

س ۳۲: کیا چند ماہ تک مال کو جمع کرنا حج کی استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے کافی ہے؟ بالخصوص اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہو سکتا۔

ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجۃ الاسلام کرنا چاہتا ہو تو اس سے کوئی مانع نہیں ہے کہ وہ کسی جائز طریقے سے مال حاصل کرے یا اپنی منفعت سے ذخیرہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہو جائے مگر جب وہ اپنی منفعت سے ذخیرہ کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۳۳: کیا والدین کو ملنا: معاشرتی، شرعی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنا مال والدین کو ملنے کیلئے خرچ کر دے جب ملنے کیلئے سفر وغیرہ کی ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کر دے؟

ج: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اور صلہ رحمی صرف ملنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ رشتہ داروں کی احوال پر سی اور صلہ رحمی دیگر طریقوں سے بھی ممکن ہے جیسے خط لکھنا یا ٹیلیفون کرنا وغیرہ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکی اپنی حالت اور انکی حالت کے پیش نظر ضروری ہو اس طرح کہ اسے اسکی عرفی ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو والدین کی ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافی ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع ہی نہیں

-۶-

س ۳۴: اگر دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہو جائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچتا ہو تو کیا وہ حج کو ترک کر سکتی ہے؟
ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والی کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروری ہے یا اس سے دودھ پلانے والی عورت کیلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۳۵: جو عورت سونے کے کچھ زیورات کی مالک ہے اور وہ انہیں پہنتی ہے اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی دوسرا مال نہیں ہے اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کرنے پر قادر ہو جاتی ہے تو کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثنیٰ ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور انکے ساتھ وہ مستطیع ہوگی؟

ج: اگر ان زیورات کو وہ پہنتی ہو اور وہ اسکی حیثیت سے

زیادہ نہ ہوں تو اس پر حج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے
اور وہ مستطیع نہیں ہوگی۔

س ۳۶: ایک عورت حج کیلئے استطاعت رکھتی ہے لیکن اس کا شوہر اسے
اسکی اجازت نہیں دیتا تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟۔

ج: واجب حج میں شوہر کی اجازت معتبر نہیں ہے ہاں اگر
شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت حرج میں
بتلا ہوتی ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں
ہے۔

س ۳۷: اگر شادی کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا
وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہو جائیگا؟
ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا۔

س ۳۸: کیا حج کی استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگی میں تنگی

لانا جائز ہے؟

ج: یہ جائز ہے لیکن شرعاً واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگی اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل و عیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کی حد سے تنگی کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۹: ماضی میں میری طرف سے دین کی پابندی اور اس کا اہتمام کوئی اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھا جو سفر حج کیلئے کافی تھا (یعنی میں مستطیع تھا) لیکن اپنی اس حالت کی وجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وقت میرے پاس لازمی رقم نہیں ہے۔ جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ایک دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافی ہے؟

ج: اگر آپ ماضی میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کی ادائیگی

کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو آپ پر حج مستقر ہو چکا ہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جیتک عمر و حرج نہ ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال کی مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۴۰: جب مسجد الحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہو جاتی ہے تو جو لوگ اسے پاک کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاک نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں مسجد کی زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جیتک سجدے والی جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۱: کیا مسجد نبوی میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ

شریفہ میں کہ جہاں کوئی ایسی چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ جیسے کاغذ یا درخت کی شاخوں سے بنی ہوئی جائے نماز۔ توجہ کو جذب کرتا ہے اور نمازی لوگوں کی نظروں کا نشانہ بنتا ہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھی موقع ملتا ہے۔

حج: کسی ایسی چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسی جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں پر یا کسی ایسی چیز پر سجدہ کر سکے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ تقیہ اسی جائے نماز پر سجدہ کرے۔

س ۳۲: اذان و اقامت کے وقت دو مسجدوں سے نکلنے کا کیا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں؟

حج: اگر دوسروں کی نظر میں یہ کام نماز کو اسکے اول وقت

میں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتا ہو تو جائز نہیں ہے
بالخصوص اگر اس میں مذہب پر عیب لگتا ہو۔

س ۴۳: ایک شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتا ہے کہ عمل کے دوران
اس کا احرام نجس تھا تو کیا وہ احرام سے خارج ہے یا نہیں؟
ج: اگر وہ موضوع یعنی عمل کی حالت میں اپنے احرام میں
نجاست کے وجود سے جا ملے ہو تو وہ احرام سے خارج ہے
اور اس کا طواف اور حج صحیح ہے؟

س ۴۴: جس مکلف نے کسی کو نائب بنایا ہو کہ اسکی طرف سے قربانی
کرے تو کیا نائب کے پلٹنے اور اسکے یہ خبر دینے سے پہلے کہ قربانی ہو چکی
ہے اس کیلئے تقصیر یا حلق کرنا جائز ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ نائب
کی طرف سے قربانی ہو جانے کا انکشاف ہو جائے لیکن

اگر حلق یا تقصیر میں جلدی کرے اور اتفاقاً یہ تائب کی طرف سے قربانی ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس پر اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ۳۵: جس مکلف نے اپنی طرف سے قربانی کرنے کیلئے کسی کو تائب بنایا ہوا ہے کیا اس کیلئے تائب کی طرف سے اسے ذبح کرنے کی خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے؟

ج: اس سے کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۳۶: موجودہ دور میں منی میں قربانی کو ذبح کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کیلئے انہوں نے منی سے باہر لیکن منی کے قریب ہی ایک جگہ معین کر رکھی ہے اور دوسری جانب سے قربانی کے جانور کہ جن کیلئے بڑی رقم خرچ کی جاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا گوشت وہیں پھینک دیا جاتا ہے اور وہ گل سٹر کر ضائع ہو جاتا ہے جبکہ اگر انہیں دیگر ممالک میں ذبح کیا جائے تو ان کا

گوشت ضرورت مند فقرا کو دیا جاسکتا ہے تو کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے اور کسی کے ساتھ طے کر لے کہ وہ اسکی طرف سے قربانی کر دے یا دیگر ممالک میں اور ٹیلیفون کے ذریعے قربانی کر لے یا اسے مقررہ جگہ پر ہی ذبح کرنا واجب ہے اور کیا اس مسئلہ میں اس مرجع کی طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکی اجازت دیتا ہے جیسے کے بعض بزرگ فقہاء سے یہ منقول ہے؟

ج: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی صرف منی میں ہو سکتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جہاں اس وقت قربانی کی جاتی ہے وہیں کی جائیگی تا کہ قربانی کے شعائر کی حفاظت کی جاسکے کیونکہ شعائر اللہ میں سے ہے۔

س ۴۷: اگر حکومت منی کے اندر قربانی کرنے پر پابندی لگا دے تو کیا حجاج کیلئے مکہ مکرمہ سے باہر قربانی کرنا جائز ہے اور کیا مکہ کے اندر قربانی کرنا کافی ہے؟

حج کی قربانی کافی نہیں ہے مگر منیٰ میں ہاں اگر اس میں قربانی کرنے پر پابندی لگ جائے تو اس کیلئے جو جگہ تیار کی گئی ہے وہاں قربانی کرنا کافی ہے جیسے کہ اس صورت میں مکہ کے اندر قربانی کرنا بھی کافی ہے لیکن اگر قربانی کی جگہ کا منیٰ سے فاصلہ اتنا ہی ہو جتنا اس جگہ کا ہے جو قربانی کیلئے تیار کی گئی ہے یا اس سے کم ہو۔

۴۸: ایسے خیراتی ادارے موجود ہیں جو حاجی کی نیابت میں قربانی کرتے ہیں اور پھر اسے ضرورت مند فقرا کے حوالے کر دیتے ہیں اس سلسلے میں راہِ معظّم کی رائے کیا ہے اور کیا جناب عالی کی نظر میں اسکی شرائط ہیں؟
حج: قربانی کی ان شرائط کا احراز کرنا ضروری ہے کہ جو مناسک میں ذکر ہو چکی ہیں۔

۴۹: کیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد اسے ان خیراتی اداروں کو دینا

جائز ہے جو اسے فقرا تک پہنچاتے ہیں؟
ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۰: صفاد مردہ کے درمیان سعی کرتے وقت صفاد مردہ کے پہاڑوں کے پاس لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو جاتی ہے جو سعی کرنے والوں کی بھیڑ کا سبب بنتی ہے تو کیا سعی کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ ہر چکر میں خود پہاڑ تک جائے یا سنگ مرمر سے بنی ہوئی پہلی بلندی کافی ہے کہ جو چلنے سے عاجز لوگوں کے راستے کے ختم ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے؟

ج: اس حد تک چڑھنا کافی ہے کہ جسکے ساتھ یہ صدق کرے کہ یہ پہاڑ تک پہنچا ہے اور اس نے دو پہاڑوں کے درمیان کے پورے فاصلے کی سعی کی ہے۔

س ۵۱: کیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کیلئے ایک طواف النساء کافی ہے؟

ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع میں سے ہر ایک کیلئے الگ

طواف النساء ہے پس ایک طواف دو طواف سے کافی نہیں ہے ہاں محل ہونے کیلئے ایک طواف کا کافی ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۵۲: جو شخص بارہویں کی رات منیٰ میں بسر کرے اور آدھی رات کے بعد کوچ کرے تو کیا اس پر واجب ہے کہ زوال سے پہلے اسکی طرف واپس پلٹ آئے تاکہ یہ بھی وہ کوچ کر سکے جو وہاں پر موجود لوگوں کیلئے زوال کے بعد واجب ہوتا ہے اور اس بات سے کوئی مانع ہے کہ وہ صبح کے وقت منیٰ آ کر جمرات کو کنکریاں مار لے پھر مکہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار کے ساتھ ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے اور مغرب سے پہلے منیٰ سے نکلنے پر قادر ہے۔

ج: جو شخص منیٰ میں ہے اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اگرچہ اس طرح کے زوال کے بعد جمرات

کو کنکریاں مارنے کیلئے مکہ سے آجائے اور کنکریاں
مارنے کے بعد غروب سے پہلے کوچ کر جائے پس آدھی
رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے لیکن کنکریاں مارنے کیلئے
بارہویں کے دن پلٹ آئیگا اور زوال کے بعد کوچ کریگا۔

س ۵۳: آیت اللہ گلپایگانی (قدس سرہ) کے اعمال حج کی کتاب میں
اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذکور ہیں۔ ان مستحبات پر عمل
کرنے کے سلسلے میں جناب کی کیا رائے ہے؟
ج: قصد رجا کے ساتھ ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج
نہیں ہے۔

س ۵۴: کیا اس آب زمزم سے وضو کرنا جائز ہے جو پینے کیلئے مخصوص
ہے۔

ج: مشکل ہے اور احتیاط کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

دعای عرفہ

اس دن پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ایک سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی دعا ہے
 بشر و بشیر لیسر قال غالب اسلمی سے روایت ہے کہ روز عرفہ بہ وقت عصر میدانِ عرفات میں ہم حضرت
 کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تب آپ اپنے فرزندوں اور شیعوں کے ساتھ نہایت عاجزانہ طور پر
 اپنے پیچھے سے باہر آئے اور پاؤں کی بائیں طرف کھڑے ہو کر کہنے کی تمت مذکور کیا، اپنے دونوں ہاتھ
 چہرے کے سامنے رکھ کر پھیلا دیئے۔ خدا کے حضور عاجزی اور سستی کی حالت میں یہ کلمات
 کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِقَمَاتِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِم مَّرَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهِ
 حمد خدا کے لیے جس کے فضل کو کوئی بدلے والا نہیں کوئی اس کی مٹا والا نہیں کوئی اس میں سخت
 صُنْعٌ صَالِحٌ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَالِيعُ فَطَرْنَا جِنَاسَ الْبَدَنِ اِيْبَعٌ وَانْتَقَنَ بِحِكْمَتِهِ
 والا نہیں اور وہ کٹاواگے کے ساتھ دینے والا ہے اس نے تم قسم کی مخلوق بنائی اور جان ہوتی چیزوں کو بچا رکھا
 الصَّنَائِعُ لَا تَحْفَظُ عَلَيْهِمُ الْعَطَائِعُ وَلَا تَضِيْعُ عِيْنُهُ الْوَوَائِعُ جَارِي كُلِّ
 سے مگر کیا دنیا میں آنے والی کوئی چیز اس سے بچتی نہیں اس کے کون کوئی امانت ماننے نہیں ہوتی وہ ہر کام پر جواز دینے
 صَانِعٌ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمٌ كُلِّ ضَارِعٍ مُسْتَرْزِلُ الْمَسَافِعِ وَالْكَيَافِ
 والا ہے وہ ہر ماننے کو زیادہ دینے والا اور ہر بلا سے بڑھ کر دے والا ہے وہ جلا تھکان نازل کرنے والا اور بچنے والے
 الْجَامِعِ بِالنُّورِ الْمَسَاطِعِ وَهُوَ الْيَدُ عَوَاتٍ سَامِعٌ وَلَيْكُزُّ بَاتٍ دَافِعٌ وَ
 کے ساتھ کھل کر کامل کتاب دے والا ہے وہ لوگوں کی دعاؤں کا سننے والا لوگوں کے دکھ دور کرنے والا
 لِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءَ يَعْدِلُهُ وَ
 درجے بلند کرنے والا اور رکشوں کی بڑا کرنے والا ہے پس نہیں کوئی مہود صوم کے اس کے نہیں کوئی چیز بلا اس کے
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْغَطِيفُ الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَى
 نہیں کوئی چیز اس کے ساتھ اور سے نینے والا دیکھنے والا ایک بین خبر رکھنے والا اور وہی ہر چیز
 كُلِّ شَيْءٍ قَلْبِيكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْقُبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالرَّبُوبِيَّةِ لَكَ مُخْتَرًا
 پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! ایک کلمہ میں تیری طرف توجہ نہ ہوا ہوں تیرے پاس نہ ہونے کو گواہی دیتا ہوں
 بِأَنَّكَ رَبِّي وَإِلَيْكَ مَرْجِعِي ابْتَدَأْتَنِي بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ أَنْ أَكُونَ شَيْئًا
 کرتا ہوں ہاں ہاں ہے اور تیری طرف لوٹا ہوں کرتا ہوں کہ سے اپنی نعمت کا آغاز کیا اس سے پہلے کہ میں وجود میں آتا
 مَدْحُورًا وَخَلَقْتَنِي مِنْ التُّرَابِ شَعْرًا اسْتَكْنَيْتَنِي الْأَصْلَابَ ائْتَمَرْتَنِي
 اور تولد ہوا کوئی سے پیدا کیا ہر بچو دی بڑوں کی پشتوں میں اس دنیا بچے موت سے

الْمَشُونِ وَالاخْتِلَافِ الدُّهُورِ وَالتَّيْنِ فَلَمْ اَزَلْ ظَالِمًا مِّنْ صُلْبِ اِلٰى رَجِحِ

اور ماہ و سال میں آنے والی آفات سے بس میں پہلے پہلے ایک ایک پشت سے کب ایک کب میرا کیا

فِي نَقَادِ مِرْمَرٍ الْاَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُونِ الْحَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَا قِيَتِكَ

ان دنوں میں جو گزرے ہیں اور ان صدیوں میں جو بیت چکی ہیں تو نے جو اپنی بہت دہرائے گی

فِي وَتُطْفِئُ لِيْ وَاِحْسَانِكَ اِلٰى فِي دَوْلَةِ الْاِمَّةِ الْكُفْرِ الَّذِيْنَ لَقَعْتُمْ وَا

مجھ پر اسان کیا اور جیسے لا را دشا ہوں کے دور میں پیدا نہیں کیا کہ نہیں نے ترے

عَهْدِكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ لِحَبْلِكَ اَخْرَجْتَنِيْ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدٰى

زبان کو توڑا اور ترے دہلوں کو جھٹلا یا کیں تو نے کہہ کر اس زمانے میں پیدا کیا کہ تو نے جو میرے پہلے

الَّذِيْ لَهُ يَسْرَتِيْ وَفِيْهِ الْاِنْشَاءُ ثَنِيْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رُوْتٌ بِيْ بِجَمِيْلِ

تیرا کیا کہ اس میں تو نے مجھے ہالا اور اس سے پہلے تو نے اچھے مزاج سے میرے لیے بہت

صُنِعْتَ وَسَوَابِغِ لَعَلَّكَ فَا بَسَدَتْ خَلْقِيْ مِنْ كَيْفِيْ لِيْ وَاَسْتَكْنِيْ فِيْ ظُلُمَاتِ

ظلمہ زانی اور تیرے میں نہیں ملا کیں پھر میرے پیدا کرنے کا انا نہ کھائی جو انہی سے کیا اور کہتے تار کیوں میں

ثَلَاثِ كَبِيْرٍ لَّحْمٍ وَّوَدَمٍ وَّجِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْ فِيْ خَلْقِيْ وَّلَمْ تَجْعَلْ لِيْ شَيْئًا

ٹھہرا دیا میں گوشت خون اور ہڈی کے نیچے جہاں میں نے میرا اپنی خلقت کو دیکھا اور تو نے میرے اس مٹا دیا

مِنْ اَمْوِيْ شَعْرًا اَخْرَجْتَنِيْ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدٰى اِلٰى الدُّنْيَا مَّا سُوِيَا

جو میں مجھ پر نہ والا پھر تو نے مجھ کو ہم اور سے نکالا کہ مجھے ہدایت دے کہ دنیا میں درست و سالم جہم کے ساتھ میرا

وَحَفِظْتَنِيْ فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيْئًا وَّرَزَقْتَنِيْ مِنَ الْغَدَاۗءِ لَبًا مَّرِيْرًا وَاَعَطَفْتَ

اور گولہ سے میں بری بچھائی کہ جب کہ میں چھوٹا سا بچہ تھا تو نے میرے لیے ناز و دودھ کی فراہم پہنچائی اور دودھ پلانے

عَلٰى قُلُوْبِ الْحَوَاصِيْنَ وَكَفَلْتَنِي الْاٰمَهَاتِ الذَّرَاجِعَ وَكَلَّمْتَنِيْ مِمَّنْ

دلوں کے دلیر سے لیے نرم کر دیے تو نے ہر بان ماؤں کو میری پرورش کا ذمہ دار بنایا جن دہریوں کے آسیب سے

طَوَارِقِ الْجَاۗئِ وَسَلَّمْتَنِيْ مِّنْ الزِّيَادَةِ وَالْمَقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيْمًا

میں حفاظت زانی اور مجھے ہر قسم کی کمی دیش سے بچائے رکھا پس تو ہر ترے لیے ہر ان کے

يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى اِذَا اسْتَهْلَكْتَ نَاطِقًا بِالْكَلَامِ اسْمَعْتَ عَلٰى بَسْوَاۗئِحِ الْاَوْثَامِ

معاذ اللہ میرا ایک کہ میں باتیں کرنے لگا اور ان تو نے مجھے اپنی بہترین نعمتیں پوری کر دیں

وَرَبِّئِنِّي ذَارِئَةٌ لِّاِنِّي كُلَّ عَامٍ حَتَّىٰ اِذَا اَكْتَبَلْتَ فِظَرْقِي وَاعْدَلْتِ مِرَّتِي
 اور ہر سال میرے جسم کو بڑھایا حتیٰ کہ میری ہسانی ترقی اپنے کمال تک پہنچ گئی اور میری نصیب میں تونوں پیدا ہو گیا
 اَوْحَبَّتْ عَلَيَّ حُبَّتَكَ يَا اَللهُمَّنِّي مَصْرَفَكَ وَرَوْعَتِي لِبِجَابِ حِكْمَتِكَ
 تو مجھ پر تیری محبت قائم ہو گئی اس لیے کہ تو نے مجھے اپنی معرفت کرائی اور اپنی محبت محبوب مکتوب کو دینے پر تامل نہ کیا
 وَاَيُّظَنِّي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ وَاَرْضِكَ مِنْ اَبْدَانٍ خَلَقْتَ وَبَهْمِنِّي
 اور مجھے بیمار کیا الہ میزوں کے ذریعے جو تو نے آسمان و زمین میں محبوب طرح سے خلق کیں اس طرح کے
 لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَاَوْحَبَّتْ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ وَفَهَمْتِنِي مَا
 اپنے فکر اور ذکر سے آگاہ کیا اور مجھ پر اپنی ذرا نبرداری اور عبادت الہیہ فرمائی تو نے مجھے وہ چیز
 جَاءَتْ بِهَا رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَمْنَتِكَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ
 ہسانی جو تیرے رسول لائے اور آسان کی میرے لیے اپنی رضاؤں کی قبولیت تو ان سب باتوں میں مجھ پر تیرا احسان
 ذَلِكْ بِعَوْنِكَ وَلَطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ التُّرَى لَمْ تَرْضَ لِي
 اس کے ساتھ تیری مدد اور مہربانی ہے ہر محبت تو نے مجھے پیدا کیا ہے تیرے لیے
 يَا اَللهِي نِعْمَةً ذُوْنَ اُخْرَى وَرَفَقْتَنِي مِنَ اَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ الْاِرْبَابِ
 لے اللہ تو نے ایک اور نعمت بھی میں نہیں کی بلکہ مجھے معاش کے کئی طریقے اور فائدے کے کئی اقسام ملے
 بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْاَعْطَى عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ اِلَيَّ حَتَّىٰ اِذَا اَتَمَمْتِ
 مجھ پر اپنے بڑے بہت بڑے احسان و کرم سے اور مجھ پر اپنی سابقہ مہربانیوں سے یہاں تک کہ جب کے تو نے یہ
 عَلَيَّ جَمِيعِ الْيَعْمُورِ وَصَرَفْتِ عَلَيَّ كُلَّ النِّعَمِ لَمْ يَمْنَعَكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي
 تمام تئیں دے دیں اور ٹھیکیں مجھ سے دور کر دیں تیرے آگے میری جرأت اور میری نادانی
 عَلَيْكَ اَنَّ دَلَّتْنِي اِلَى مَا يَقْرَبُنِي اِيَّاكَ وَوَقَفْتَنِي لِمَا يَبْذُلُنِي لَدَيْكَ
 اس میں روک نہیں بنی کہ تو نے مجھے وہ راستے بتائے جو مجھ کو تیرے مقرب کرتے اور اُن سے مجھے تو نبت دی کہ تیرے ہندو ہوں
 فَاِنْ دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِي وَاِنْ سَأَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِي وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي
 پس میں نے جو دُعا مانگی تو نے قبول کی اور جو سوال کیا وہ تو نے پورا فرمایا اگر میں نے تیری الامامت کی تو کہہ توں گا
 وَاِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلَّ ذَلِكْ اِكْمَالًا لِاَنَّ لِعُودِكَ عَلَيَّ وَاحْسَانًا
 اور میں نے فکر کیا تو نے زیادہ دیا یہ سب مجھ پر تیری نعمتوں کی کثرت اور مجھ پر تیرا احسان و کرم

إِلَىٰ قَسْبِحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُجْدِي ۖ مُجِيدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَ لَقَدْ سَتَّ

ہے پس تو پاک ہے تو پاک ہے کہ تو انار کرنے والا رہنے والا تعریف والا بزرگ والا ہے اور پاک ہی تر ہے

أَسْمَاؤُكَ وَعَظَمْتَ الْأَوَّلِكَ فَأَيُّ نِعْمَتِكَ يَا إِلَهِي أَحْصِي عَدْدًا وَوَكْرًا

نام اور بہت بڑی ہیں تیری نعمتیں تو لے کر سے بڑے خواہ تیری کس نعمت کی گنتی کروں اور اسے یاد کروں

أَمْرًا قِي عَطَايَاكَ أَقْوَمُ بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا

یا تیری کن کن کس ملاحظوں کا فکر بہا لاؤں اور لے کر سے بہتر شکر یہ تو اتنی زیادہ ہیں کہ شمار کرنے والے

الْعَادُونَ أَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْحَافِظُونَ شَقَّ مَا صَرَفْتَ وَدَرَاتُ عَقْفِ

انہیں شمار نہیں کر سکتے یا یاد کرنے والے ان کو یاد نہیں کر سکتے پھر لے لے لے! جو تکلیفیں اور سختیاں تو نے

اللَّهُمَّ مِنَ الْقَمْرِ وَالصَّرَاةِ أَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَاةِ وَ

مجھ سے درد کیا اور پٹائی ہیں ان میں اکثر ہیں ہیں میں سے میرے لیے آرام اور خوشی ظاہر ہوئی ہے اور

أَنَا أَشْهَدُ يَا إِلَهِي بِحَقِيقَةِ إِيْمَانِي وَعَقْدِ عَزْمَاتِ يَدَيْنِي وَمَالِيسِ صَرِيحِ

میں گواہی دیتا ہوں نے اللہ! اپنے ایمان کی حقیقت اپنے اہل ارادوں کی مشہوری اپنی واضح واضح و آشکار

تَوْجِيدِي وَبَاطِنِ مَكْنُونِ صَمِيغِي وَعَلَائِقِ مَجَارِي نَوْرِ بَصَرِي وَ

توحید اپنے باطن میں پوشیدہ خیر اپنی آنکھوں کے نور کے بہت ستر راستوں

أَسَارِيْرِ صَفْحَاتِهِ جَبِينِي وَخُرْقِ مَسَارِيْرِ نَفْسِي وَخَدَّارِ نَيْبِ مَارِنِ غِيْرِي

اپنی پٹائی کے نقوش کے کلاؤں اپنے سانس کے رگوں کے سوراخوں اپنی ناک کے نرم دماغی پردوں

وَمَسَارِيْرِ سِمَاحِ سَمْعِي وَمَا صُنَعَتْ وَأَطْبَقَتْ عَلَيْكَ سَفْتَايَ وَخَرَكَاتِ

اپنے کانوں کے سنے والی جلیوں اور اپنے پچنے اور ٹھیک بند ہونے والے دونوں ہونٹوں اپنی زبان کی

لَفْظِ لِسَانِي وَمَعْرَازِ حَنَكِ فَيْحِي وَفَيْحِي وَمَنَابِتِ أَصْرَاسِي وَمَسَاحِ

حرکات سے نکلنے والے نغموں اپنے منہ کے اہرنیچے کے سونے کے پتے اپنے دانتوں کے گٹھن کے گچھوں اپنے کانے پیچے کے

مَنْطَقِي وَمَشْرِئِي وَوَجَالَةِ أَمْرِ رَاسِي وَسَبْلُوحِ فَارِغِ حَبَاشِي عَلَيَّ وَمَا

دماغی دار جو لے اپنے سر میں فارغ کی قرار گاہ اپنی گردن میں نفاک نالیوں ان

اشْتَمَلِ عَلَيَّ تَامُورَ صَدْرِي وَحَمَائِلِ حَبْلِي وَنِيَابِ حِجَابِي

جہاں جن سے سینہ کا گھبراہٹ ہے اپنے گھم کے اندر گل ہوئی شہ رنگ اپنے دل میں آؤریں

قَلْبِي وَأَفْكَارِي حَوَائِشِي كَيْدِي وَمَا حَوَّثَنِي شَرًّا سِيفُ أَمَلِي وَحِقَاقُ

برے اپنے بگ کے بڑے ہو گئے نادرہں اپنی ایک اور سی سے مل اور بھی ہوئی پیسوں اپنے چوڑوں

مَقَاصِلِي وَقَبْضُ عَوَامِلِي وَأَطْرَافُ أُنَامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَحْرِي وَبَشْرِي

کھٹوں اپنے اعضاء کے بندھوں اپنی انگلیوں کے پھولوں اور اپنے گشت خون اپنے ہاڑوں اپنی ہلہ

وَعَصْمِي وَفَيْسِي وَعِظَامِي وَمُخِي وَعُرْوِي وَجَبِيحُ جَوَارِحِي وَمَا أَنْسَجَ

اپنے پھول اور بیوں اپنی ہڈیوں اپنے منہ اپنی رگوں اور اپنے ہاتھ پاؤں اور بدن کی

عَلَى ذَلِكَ أَيَا مَرِيضَاعِي وَمَا أَقْدَتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَنَيْقُطِي وَسَكُونِي وَ

جویری شہر غار گشت بہیداروں اور زمین پر پڑنے والے اپنے بوجھ اپنی نیند اپنی بیداری اپنے سکون اور

حَرَكَاتِي رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَأَجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ

اپنے رکوع و سجدے کی حرکات ان سب چیزوں پر اگر تیرا شکر ادا کرنا چاہوں تمام ذراں اور صدیوں

وَالْأَحْقَابِ لَوْ عَمِدْتُمْ أَنْ أُوَدِّيَ شُكْرًا وَاحِدَةً مِّنَ أَعْمَالِكُمْ مَا اسْتَطَعْتُ

میں کوٹاں رہوں اور عموفا کرے تو میں میں تیری ان نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکر ادا کرنے کا ناتھہ نہیں

ذَلِكَ إِلَّا بِنِعْمَتِكَ الْمَوْجِبِ عَلَيَّ بِهٖ شُكْرُكَ أَبَدًا جَدِيدًا وَشَاكَ طَارِفًا

سوائے تیرے احسان کے جس سے مجھ پر تیرا ایک اور شکر واجب اور تیری لگاتار شکر واجب ہو

عَبِيدًا أَجَلٌ وَكُوْحَرِيَّتُ أَنَا وَالْعَادَّةُ وَنَ مِنْ أَنَا مِلَّتُ أَنْ نَحْصِي مَدَى

جاتے گی اور اگر میں ایسا کرنا چاہوں اور تیری مخلوق میں سے شمار کر لے والے ہیں کہ ہم تیری

إِنْعَامِكَ سَالِعِيهِ وَالْبِقْدِ مَا حَصَرَ نَاهُ عَدْدًا وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَمْدًا هَيْهَاتَ

گزرے و آئندہ تمہیں شمار کریں تو ہم نہ ان کی تعداد کا اور نہ ان کی نعمت کا حساب کر سکیں گے یہ کہیں ہی

أَنْ ذَٰلِكَ وَأَنْتَ الْمُخِيرُ فِي كِتَابِكَ الشَّاطِطِ وَاللَّيْلِ الصَّادِقِ وَإِنْ عَدَدُوا

جس میں کو بھڑوئے اپنی انہار کرنے والی کتاب میں سہی خبر دے کہ بتا یا کہ اور اگر تم

نِعْمَةً أَمْدًا لَا تَحْصُوهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَأَبَاؤُكَ وَبَنَاتُكَ

نہا کی نعمتوں کو گنو تو ان کا حساب نہ لگا سکو گے تیری کتاب ہی ہے لئے اللہ! اور تیری خبر ہی بھی جوڑنے

أَنْبِيَاءُ وَرُسُلُكَ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَحْتَ أَمْرَهُمْ وَ

اپنے نبیوں اور رسولوں کو ان کی کتاب سے جوڑنے ان پر نازل کیا وہی میں سے اور ہدای کیا ان کے اور

يَهْدِي مِن دِينِكَ غَيْرَ اَنِّي يَا اَللّٰهُ اَشْهَدُ بِسَجْدَتِيْ وَوَجِدَتِيْ وَمَبْلَغِ طَاعَتِيْ

ان کے ارپے اپنے دین کو بگڑے کہے برعکس اللہ: گواہی دیتا ہوں میں اپنی عزت و کشتش اور اپنی لڑائی اور

وَوَسْعِيْ وَاقْوَالِ مُؤْمِنِيْنَ مُوقِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَخِدْهُ وَاكْدًا فَيَكُوْنُ

دوست کے ساتھ اور کہتا ہوں کہ میں ایمان دیتوں سے کہ حد سے خدا کے لیے جس نے اپنا کوئی پیمانہ نہیں بنایا جو اس کا

مَوْرُوْتًا وَاَوْكَمِيْكَ لَكَ شَرِيْكَ فِيْ مَلِكِكَ فَيَصَادَةُ فَيَمَّا ابْتَدَعَ وَلَا

طرت پر اور نہ ملک و حکومت میں کوئی اس کا سا جس ہے کہ پیدا کرنے میں اس کا ہمارا جو اور نہ

وَلِيٍّ مِّنْ دُوْنِ الَّذِيْ فُيْرَفِدُهُ فَيَمَّا صَنَعَ فَيَسْبَحَانَا لَكَ سُبْحَانَكَ لَوْ كَانَ فَيُنِيْمَانَا

کوڑے کہ کوئی چیزوں کے بنانے میں اس کی مدد سے پس پاک ہے پاک ہے وہ اگر زمین و آسمان خدا کے

اَلرَّهْمَةُ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتْنَا فَظَنَرْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَّاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ

سوا کوئی ہمد ہوتا تو یہ ٹوٹ پھوٹ کر گر گرتے پاک ہے خدا بلکہ نہ جتنا ہے نیاز جس نے

لَعَلِّيْلِدُوْا وَلَمْ يُوْلَدُوْا وَلَمْ يُوْلَدُوْا لَكَ كُفُوًا اَحَدًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا اِعَادِلًا

دکھیں کہ جتنا اور نہ نہ جاتا اور نہ کوئی اس کا ہر سے حد سے خدا کے لیے برابر اس حد کے

حَمْدًا مَّمْلًا يُّكْتَبُ الْمَقْرَبِيْنَ وَاَيْلِيَّا هُوَ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ النَّبِيِّ

جو اس کے مقرب از حقوں اور اس کے پیچھے ہوئے نہیں نے کہ ہے اور خدا کی رحمت ہو اس کے لیے

مُحَمَّدٍ خَاصًّا وَالنَّبِيِّيْنَ وَالرَّسُوْلِ الطَّيِّبِيْنَ الْقَاطِرِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ وَسَلَّمْ

ہوئے محمد نبیوں کے خاص پر اور ان کی آل پر جو نیک پاک خاص ہیں اور ان پر سلام ہو

پھر آپ نے خدا سے تعاضل سے ماہات طلب کرنا شروع کیں جب کہ آپ کی آنھوں سے

آنسو جاری تھے اسی حالت میں آپ بڑا گواہی میں میں عرض گزار ہوئے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَحْسَنَ لَكَ كَمَا اَنْتَ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِسَعُوْدِكَ وَلَا تَشْقِيْنِيْ

اے اللہ: مجھے ایسا نہ دے وہ بنا دے گویا تجھے دیکھ رہا ہوں مجھے پر ہیز گاری کی سعادت مٹا کر اور نازان

بِهَتْوِيَّتِكَ وَخِيْرِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا اَحِبُّ اَحْيَا

کے ساتھ بھون دینا اپنی نعمتیں مجھے نیک بنا دے اور اپنی قدر میں مجھے برکت مٹا کر یا کہ جس میں میں نہ

مَا اَخْرَجْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَلْتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ عِنَايَ فِيْ لَقْمِيْ وَالْمَقِيْنِ

اس میں طریقی نہ پہنچا اور میں کوئی پہنچے اس میں تاخیر نہ پہنچا اے اللہ: پیدا کر دے میرے نفس میں میری برے دل

فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالتَّوَكُّلَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَمَتَّعْنِي

میں تیرے عمل میں خلوص برائی نگاہ میں تکرار بہت دین میں کھلم اور میرے اطمینان

بیکوار حیرتی واجْعَلْ سُبْحِي وَبَصْرِي الْوَارِثَيْنِ صَبْرِي وَالصَّبْرَ فِي عَمَلِي مَنْ ظَلَمَنِي وَ

فائدہ پیدا کرے اور میرے کانوں داغوں کو برابری سے بنا دے اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کا بدلہ

اَرِنِي فِيهِ ثَأْرِي وَمَارِي وَأَقْدِيدَ إِلَيْكَ عَيْنِي اللَّهُمَّ اكْشِفْ كُرْبِي وَأَسْرَ

مجھے اس سے بلکہ مجھے دکھ بنا دے اور نہ دیکھی کہ اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی فرما لے ایشیا میری سختی دور کرے میری ہولناکی

عَوْرَتِي وَأَعْفِ لِي خَطِيئَتِي وَأَحْسَأْ شَيْطَانِي وَقَاتْ رِيحَانِي وَأَجْعَلْ لِي يَا إِلَهِي

فرما میری خفا میں صاف کر دے میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری زہریلائی اور آواز کو اسے فراموش کر دے میری ہولناکی

الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَلِّئْنِي

دنیا اور آخرت میں بلند سے بلند تر رہنے اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تُو نے مجھ پر ایسا کونے جو

سَبِيحًا بَصِيرًا وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَلِّئْنِي خَلْقًا سَوِيًّا وَرَحْمَةً مِنِّي

مجھے صبح و شام کے دعا لانا حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تُو نے مجھ پر ایسا تواریخ رحمت سے بہتر رحمت عطا کیا

وَقَدْ كُنْتُ عَنْ خَلْقِي عَزِيًّا رَبِّتِ بِمَا هَرَأْتَنِي. فَقَدْ كَلْتُ فِطْرَتِي رَبِّتِ

ہاں جو تو میرے خلق کرنے سے بے بلا تھا نے تُو نے مجھ پر ایسا ہے اور تیرے کے ساتھ پیدا کیا ہے ہر دھار

بِمَا أَنْشَأْتَنِي فَأَحْسَنْتَ صُورَتِي رَبِّتِ بِمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عَالِيَتَنِي

تُو نے مجھ کو رحمت دی تو رحمت ہی عطا کیا ہے ہر دھار تُو نے مجھ پر اسان کیا اور مجھ کو رحمت عطا دی

رَبِّتِ بِمَا كَلَّا تَنِي وَوَقَلْتَنِي رَبِّتِ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي رَبِّتِ بِمَا

لے ہر دھار تُو نے میری مخالفت کیا اور تُو نے ہی لے ہر دھار تُو نے مجھ کو رحمت دی تو رحمت ہی عطا کیا ہے ہر دھار تُو نے

أَوْلَيْتَنِي وَمَنْ كَلَّ خَيْرًا أَعْطَيْتَنِي رَبِّتِ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي رَبِّتِ

مجھ کو اپنی پناہ میں لیا اور میرے ملائی مجھ کو عطا کیا ہے ہر دھار تُو نے مجھ کو کھانا اور پانی دیا ہے ہر دھار

بِمَا أَعْدَيْتَنِي وَأَقْنَيْتَنِي رَبِّتِ بِمَا أَعَذْتَنِي وَأَعَذَّرْتَنِي رَبِّتِ بِمَا الْبَسْتَنِي

تُو نے مجھ کو مال دیا میری گھبراہٹ لے ہر دھار تُو نے میری مدد کی اور رحمت بخش لے ہر دھار تُو نے اپنی رحمت

مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَبَسَّرْتَنِي مِنْ صُنْعِكَ الْكَلْبَانِي صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

سے مجھ کو اس عطا کیا اور اپنی چیزیں میری دسترس میں دی ہیں رحمت فرما سرکار محمد

قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَعْيَتْ عَلَى بَوَائِقِ الذُّهُورِ وَمُرُوبِ النَّيَابِ وَالْأَيَّامِ وَنَجْنِي

دعا محمد پر اور زمانے کی تخیل اور شب و روز کی گردش کے منگنے میں میری مدد فرما دینا کے

مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُرْبَاتِ الْآخِرَةِ قَا كَفَيْتِي مَسْرَمًا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

نوروں اور آخرت کی سختیوں سے مجھے نہایت دے اور اس زمین پر ظالموں کے پیچھے مجھے سے ظلم سے

فِي الْأَرْضِ اللَّهُ مَا أَخَافُ قَا كَفَيْتِي وَمَا أَحْذَرُ فَقَيْتِي وَفِي نَفْسِي وَوَدَيْتِي

صغیروں اور زمین پر خدا! مانتا ہوں میں میری مدد فرما اور ہراس سے بچھائے رکھ میری جان اور سر سے ایسا نہ

قَا حُرْسِي وَفِي سَخْرِي قَا حَكْمِي وَفِي أَهْلِي وَمَالِي قَا حَلْفِي وَفِي مَعَارِفِي

نگہبانی فرما اور ان سفر پر حفاظت کر اور میری مہم و جدوگلی میں میرے مال و اولاد کو نظریں رکھ جو سزا دینے

مَبَارِكِي وَفِي هَيْبَتِي فَذَلِّبْنِي وَفِي أَهْلِ السَّائِرِ فَعَطِّبْنِي وَمِنْ شِدِّ الْجَحِي

مجھے دیا اس میں برکت دے میرے نفس کو میرے آگے بہت کر دے اور لوگوں کی نگاہوں سے بچھارت دینا میرے ہر جگہ ہر جگہ

وَالْإِنْسِ فَسَلِّبْنِي وَبِدُّتِي فَلَا تَفْضَحْنِي وَبِسِرِّي فَلَا تُخْزِنِي وَ

اور انسانوں کی ہمتی سے محفوظ رہا میرے گناہوں پر مجھے بے پردہ نہ کر میرے اس سے مجھے سوا نہ کر میرے

يَصْمَلِي فَلَا تَبْسُئْنِي وَبِعَمَّكَ فَلَا تَسْلُبْنِي وَإِلَى غَيْرِكَ فَلَا تَكِلْنِي إِلَيْهِ

میں بربری گرفت نہ کر نعمتیں مجھ سے زمین مجھے اپنے سوا کسی کے حوالے نہ کر میرے نما

إِلَى مَنْ تَكِلْنِي إِلَيَّ قَرِيبٌ يَقْطَعُنِي أَمْرًا لِي يَبِيدَ فَيَجْهَمُنِي أَمْرًا لِي

تو مجھے میرے قریب کے حوالے نہ کرے گا جو نزدیک ہے میرے یا مجھے جگانے کے حوالے نہ کرے گا جو مجھ سے نفرت کرے یا

الْمُسْتَضْعِفِينَ بِي وَأَنْتَ رَبِّي وَمَوْلَاكَ أَمْرِي أَشْكُو إِلَيْكَ غَرْبِي وَوَجْدِي

ان کے حوالے نہ کرے گا جو بہت مجھ پر اور میرا ہنگامہ دار اور میرا مالک ہے میں اپنی اس بے گناہی سے میری مدد اور

دَارِي وَهُوَ فِي عَالِي مَنْ مَلَكَتْهُ أَمْرِي إِلَيْهِ فَلَا تَحْلِكْ عَلَيَّ عَضْبَتَكَ

جسے تُوئے مجھ پر اپنا تیرا دیا ہے تجھ سے اس کی شکایت کرنا ہوں میرے اللہ! مجھ پر اپنا غضب نہ لانا اور

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عَضْبَتَكَ عَلَيَّ فَلَا أَبَالِي سُؤَالَكَ مَسْحَاكَ غَيْرَ أَنْ

پس اگر تو نہیں نہ مجھ پر میرے سوا کسی کی ہمتی نہیں تیری ذات پاک ہے تیری ہرمانی

عَافِيَتِكَ أَوْ سَعَى لِي فَاسْأَلْتُكَ يَا رَبِّ بِنُورِهَا وَجْهَتِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ

مجھ پر بہت زیادہ ہے پس میرے سوا کسی کو نہیں اس تیرے نور و جہت کے جس سے تُوئے زمین اور

لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمٰتُ وَصَلَحَ بِهِ اَمْرًا لِّلَّذِيْنَ وَ

سارے آسمانوں کو روشن کیا تاکہ ان کو اس کے ذریعے سے دیکھیں اور اس سے پہلے کچھ لوگوں کے کام

الْاٰخِرِيْنَ اِنَّ لَّا مُبِيْدِيْنَ عَلٰى عَضِيْبِكَ وَلَا تَنْزِيْلُ فِيْ سَخَطِكَ لَدَا الْعَبِيْبِ

سحر گئے یہ کہ بھت موت دوسے جب تو محمد سے نالائش ہو اور محمد پر سختی نہ کرے۔ محمد سے ساقی کا طالب ہوں

لَدَا الْعَبِيْبِ حَتّٰى تَرْضٰى قَبْلَ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالشَّعْبِ

ساقی کا طالب ہوں حتیٰ کہ تو میری موت سے پہلے مجھ سے رضی جہاں نہیں کہی ہو اور ساقی کی یہ کہ تو رحمت والے شجر رحمت والے

الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ الَّذِيْ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ اَمْنًا

مشر اور حرم محمد کے کعبہ جس میں اولے برکت نازل کی اور اسے لوگوں کے لیے جائے امن قرار دیا

يَا مَنْ عَفَا عَنِّ عَظِيْمًا الذَّلٰوْبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ اَسْبَغَ التَّعْمٰءَ بِعَفْوِهِ يَا

اے وہ جو اپنی نرمی سے بڑے بڑے گناہ ماف کرتا ہے اے وہ جو اپنے غفلت سے تمہیں کال میں اے

مَنْ اَعْطٰى الْجَزِيْلَ يَكْرَمِيْهِ يَا عَدُوْتِيْ فِيْ شِدْقِيْ يَا صَاحِبِيْ فِيْ وَحْدِيْ يَا

وہ جو اپنے کرم سے بہت عطا کرتا ہے اے منہ کی وقت کی گواہی دے گا کہ تھے تہائی کے حکم سے ساقی اے

غِيَا فِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ يَا وٰلِيْتِيْ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا اَلِيْمِيْ وَاللّٰهُ اَبَا بِيْ اَبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰئِيْلَ

مخلک میں سے اور اس نے مجھ کو اپنے والے ملک سے میرے بیوہ اور میرے آباء و اجداد ابراہیم اسمعیل

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَرَبِّ جِبْرٰئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرٰفِيْلَ وَرَبِّ

اسمان اور یعقوب کے بیوہ اور مقرب فرشتوں جبرائیل میکائیل اور اسرافیل کے رب اور اے

مُحَمَّدًا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَالرَّسُوْلِيْنَ الْمُتَنَبِّئِيْنَ وَمُرْسَلِ الشُّرُوْبِ

نبیوں کے خاتم حضرت محمد اور ان کے گرامی قدر آل کے رب اے قرابت انجیل و زبور

وَالْاِنْجِيْلِ وَالذَّبُوْرَ وَالْفُرْقَانَ وَمُرْسَلِ كَلِمَاتِكَ وَظَلَمِ

اور قرآن کریم کے نازل کرنے والے اور اے کلمتوں کے ظلم

وَالِيْسَ وَالْعُرٰانِ الْحَكِيْمِ اَنْتَ كَفَيْتَنِيْ حِيْنَ تَعَيَّنِي الْمَذٰهَبِ

لیس اور قرآن حکیم کے نازل کرنے والے تو ہی میری جاسے بنا ہے جب زندگی کے دو بیسے راستے مجھ پر

فِيْ سَعْيِيْهَا وَتَضِيْقِيْ فِي الْاَرْضِ بِرُحْمَتِهَا وَلَوْ لَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ

تنگ ہو جاتی اور زمین اور ہر کٹاؤں میرے لیے تنگ جہاں تھے اور اگر ہی رحمت نازل مال نہ ہوتی

مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ مُقِيلٌ عَثْرِي وَلَوْلَا سَعْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوحِينَ
 تری تباہی ہو جاوے تو ہی میرے گناہ سنا کر بڑھایا جاوے اور اگر تیری پڑوسن نہ کرتا تو میں رسوا ہو کر رہ جاتا اور تو
 وَأَنْتَ مُوَكَّلٌ بِيَدِي بِالنَّصْرِ عَلَى أَعْدَائِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ
 اپنی مدد کے ساتھ دشمنوں کے مقابل مجھے قوت دینے والا ہے اور اگر تیری مدد حاصل نہ ہوتی تو میں زہر ہونے
 الْمَغْلُوبِينَ يَا مَنْ حَصَّنَ نَفْسَهُ بِالسُّمُومِ وَالزَّفَرَةَ فَأَوْلِيَ سَأْوَهُ بِعِزِّهِ
 مغلوبوں سے برہنہ ہے اور جس نے اپنی ذات کو بلندی اور برتری کے لیے ماس کی اور جس کے دوست اس کو
 يَعْتَرُونَ يَا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ بِنِيرِ الْمَدَلِّ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهَمُّ مِنْ
 سے عزت ہوں ہے اور جس کے دربار میں بادشاہوں نے اپنی گردنوں میں ماہی کا طوق پہنا ہے اس کے
 سَطْوَاتِهِمْ حَائِلُونَ يَعْلَمُ خَائِشَتَهُ الْأَعْيُنُ وَمَا خَفِيَ الصُّدُورُ وَعَيْبَ مَا
 وہ جیسے ڈرتے دیکھتے ہیں وہ آنکھوں کے نشاںوں کو اور جو سبوں میں چھپا ہے اسے جانتا ہے جاملوں کی
 تَأْتِي بِهِ الْأَرْزِيقُ وَالذُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ
 ہون کر جاتا ہے جو آئینہ نازوں میں ظاہر ہوگی ہے اور جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود اسے
 لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى
 جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود اسے وہ کوئی نہیں جانتا مگر وہ خود اسے زمین کو پاؤں کی سطح پر
 الْمَاءِ وَسَدَّ السَّمَاوَاتِ بِالسَّمَاءِ يَا مَنْ لَّهُ أَكْثَرُ الْأَسْمَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْقُوَّةِ
 رکھا اور جو فضا و آسمان میں بازو لے کر اسے وہ جس کے لیے سب سے بڑھن نام ہے اسے آسمان کے ایک
 الَّذِي لَا يَنْقُطِعُ أَبَدًا أَيُّهَا مُقِيضُ الرِّكْبِ لِيُوسِفَ فِي الْبُلْدِ الْفَقِيرِ وَالْمُحْرَجِ
 جو کسی وقت میں قطع نہ ہوگا اسے برکت کے لیے بے آب بیابان میں کاروان کر دینے والے نہیں کہتے تو میں سے
 مِنَ الْجَبْتِ وَجَاعِلُهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا يَا زَادَهُ عَلَى يَقُوبَ بَعْدَ
 نکالنے والے اور ظالمی کے بعد ان کو بادشاہ بنانے والے اسے برکت کو یقوت سے ملانے والے جو
 إِنَّ الْهَيْبَتَ - عَيْنَاهُ مِنَ الْحَزْنِ فَهُوَ كَفَيْتُهُ عَاكَشَفَ الطُّشْرَ وَالْبُكْرَى
 ان کی آنکھیں روئے روئے سینہ پر بھی تھیں اور وہ صمت غم زور پتے تھے اسے ایب کو نقصان اور مصیبت سے
 عَنْ الْيُوبِ وَمَمْسِكَ يَدِي إِذَا جِئْتَهُ عَنْ ذُبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِيهِ
 نجات دینے والے لے جانے والے کو ذبح کرنے میں ابراہیم کے ہاتھوں کو روکنے والے جب وہ بہت بوڑھے

عَارَضْتُهُ بِالْإِيمَانِ وَ الْوَعْدِ بِالنَّارِ يَا مَنْ هَدَانِي لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَكَ

میں نے ہرآن اور نالہائی میں جس کے لئے وہ جس نے مجھے ایمان کی راہ بتائی اس سے پہلے کہ اس پر ہر اولت سے

الْإِيمَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرَّيْنًا فَشَفَانِي وَعَدَّيَانَا فَكَسَانِي وَجَاءَنَا فَأَشْبَعَنِي

تکراراً بار بار سے میں نے ہاری میں پکارا تو مجھے شادی مرانی میں پکارا تو لباس دیا میری کمر میں پکارا تو مجھے کما

وَعَطَشَانَا فَأَرَوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَجَاهِلًا فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَفَّرَنِي

پاس میں پکارا تو میرا کما پستی میں عزت دی نادانی میں سحرمت بخش تہائی میں کثرت دی

وَغَايِبًا فَزِدَّنِي وَوَقِيلًا فَأَعَانَنِي وَمُنْتَصِرًا فَتَصَوَّرَنِي وَعَيْبًا فَكَمَّرَ سَلْبِي وَ

سفر سے وطن پہنچایا تنگدستی میں کھلے دل دیا مدد انگی تو میری مدد فرمائی تو کھو گیا تو میرا مال نہیں جینا اور

أَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَأَبْتَدَأَنِي فَلَمَّا الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ

میں نے ان چیزوں کا ذکر کیا تو اس نے دینے میں پیل کی پس تیرے ہی لیے ہے ساری تو یہی اور ذکر سے وہ جس نے

عَثَرْتَنِي وَنَفْسَ كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَسَرَّ عَوْرَتِي وَعَقَّرَ ذُرِّيَّتِي وَبَلَّغْتَنِي

میری نافرمانی کی میری عیب دور کی میری دعا قبول فرمائی میرے عیبوں کو چھپایا میرے گناہ بخش دیے میری مہارت

طَلَبَتِي وَنَصَّرْتَنِي عَلَى عَدُوِّي وَإِنِ أَعَدَّ لِعَمَلِكَ وَمِنْكَ وَكَرَّ لِمُحِبِّكَ

پوری اور دشمن کے خلاف میری مدد کی اور اگر میں تیری نعمتوں تیرے اسموں اور ملاؤں کو شمار کروں

لَا أُحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَلْعَمْتَ أَنْتَ

تو شمار نہیں کر سکتا لئے میرے مال ک تو وہ ہے جس نے اسم کیا تو وہ ہے جس نے نعمت دی تو وہ ہے

الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْعَلْتُمْ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتُمْ أَنْتَ الَّذِي

جس نے بہتر کی تو وہ ہے جس نے جمال دیا تو وہ ہے جس نے بڑائی دی تو وہ ہے جس نے

أَكْمَلْتُمْ أَنْتَ الَّذِي أَرْزَقْتُمْ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتُمْ أَنْتَ الَّذِي أَعْظَيْتُمْ أَنْتَ

کمال عطا کیا تو وہ ہے جس نے مدد دی تو وہ ہے جس نے توفیق دی تو وہ ہے جس نے مظاہرانی تو وہ ہے

الَّذِي أَعْنَيْتُمْ أَنْتَ الَّذِي أَقْدَيْتُمْ أَنْتَ الَّذِي أَوْبَيْتُمْ أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتُمْ

جس نے مال دیا تو وہ ہے جس نے بھروسہ کی تو وہ ہے جس نے پناہ دی تو وہ ہے جس نے کام بنایا

أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتُمْ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتُمْ أَنْتَ الَّذِي سَعَّرْتُمْ أَنْتَ الَّذِي

تو وہ ہے جس نے ہدایت عطا کی تو وہ ہے جس نے گناہ سے بچھڑایا تو وہ ہے جس نے پہنچائی کی تو وہ ہے جس نے

دعای عرفہ

۲۳۴

شُمِّيْ اَسْتَقْبَلْتُكَ يَا مَوْلَايَ اِبْسَمِيْ اَمْرِيْ بِصِرِّيْ اَمْرِيْ بِسَاتِيْ اَمْرِيْ بِدِيْ اَمْرِيْ بِخَبِيْ

لے کر میرے سامنے آؤں لے میرے نام کا اپنے کان یا اپنی آنکھ یا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے پاؤں

اَلَيْسَ كُنْهًا نَعَمْتَ عِنْدِيْ وَبَسْ كُنْهًا عَصِيْبَتِكَ يَا مَوْلَايَ فَلَكَ الْحُجَّةُ

کے ساتھ کیا ہے میرے پاس بڑی نہیں ہیں اور ان سب کے ساتھ میں نے تیری انوکھی اور بے خبری سے پاس پر کون جتنا

وَالتَّيْسَلُ عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِيْ مِنَ الْاَبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ اَنْ يُزَجِدُوْنِيْ وَمِنَ الْعَشَائِرِ

اور دلیل ہے لے وہ میں نے اسے اپنے سے بڑی پر وہ بھی کہ ہے کہ مجھے دکھا رہی تھے اپنی تہلیل اور یہاں انہوں

وَ الْاِخْوَانِ اَنْ يُعَيِّرُوْنِيْ وَمِنَ السَّلَاطِيْنِ اَنْ يُعَاقِبُوْنِيْ وَلَوْ اَطْلَعُوا يَا مَوْلَايَ

سے براہد نکال کر مجھے ٹانٹ ڈنٹ کریں اور ماں سے براہد نکال کر مجھے سزا دی تھے لے میرے مولا!

عَلَيَّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ مَتِيْ اِذَا مَا اَنْظَرُوْنِيْ وَلَوْ قَضُوْنِيْ وَقَطَعُوْنِيْ فَمَا اَنَا اِذَا يَا

اگر میرے پاس میں وہ جان لے جو ہونا چاہتا ہے تو وہ مجھے کبھی نہیں دیتے کبھی میرا مقادیر میں نہیں لیتے ہیں اب میں لے

اَللّٰهُنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِيْ خَاضِعٌ ذَلِيْلٌ حَصِيْرٌ حَقِيْرٌ لَا ذُوْ بَرَاءَةِ

سہو تیرے سامنے مانگ رہی لے میرے سردار میں عاجزیت تیری ہے اب یہوں دنگھ سے رہی ہوں کہ

فَاَعْتَدِرْ وَلَا ذُوْ قُوَّةٍ فَاَنْصُرْ وَلَا حُجَّةٍ فَاَحْتَجِبْ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لِّمَا اجْتَرَحُ

مذکر کوں اور طاقت ہے کہ کیا یہ جو ماؤں ذکوئی دلیل ہے کہ وہ پیش کوں نہ کہہ سکا ہوں کہ گناہ نہیں کیا

وَلَمَّا اَعْمَلْتُ سُوءًا وَمَا عَسَى الْجُحُوْدُ وَلَوْ جَحَدْتُ يَا مَوْلَايَ يَبْقَعُنِيْ كَيْفَ

دیکھ کر ہاں نہیں کہ تاکر اس سے انکار کر کوں اور اگر انکار کر کوں تو لے میرے مولا اس کا کہہ گا تو نہیں

وَ اَنِّيْ ذَلِيْلٌ وَجَوَارِحِيْ كُنْهًا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمَلْتُ وَعَلِمْتُ لَيْقِيْنَا

اور اب اگر مجھ کو سنا ہے جب میرے اعزاز پر گواہ ہیں کہ جو کچھ میں نے عمل کیا ہے اور میں جانتا ہوں انہیں کہ ساتھ

غَيْرِ ذِيْ شَدِيْقٍ اَنْتَكَ سَاطِلِيْ مِنْ عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ اَنْتَ الْحَكْمُ الْعَدْلُ

میں میں شک نہیں مزد تو جسے ساطل میں میری باز پرس کہے گا بلا سبب تو انصاف کا فیصلہ دینے والا ہے

اَلَّذِيْ لَا تَجُوْرُ وَعَدْلُكَ مَهْلِكِيْ وَمِنْ كَلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِيْ فَاِنْ تَعَدَّيْنِيْ

کہ جو زیادتی نہیں کرنا تیرا انصاف مجھے نابود کرے گا اور میں تیرے ہر عدل سے ڈرتا ہاں میں ہوں کہ تو مجھے مذہب دے

يَا اَللّٰهُنَّ فَيُدْنُوْنِيْ بَعْدَ حُبِّكَ عَلَيَّ وَاِنْ تَعَفَّنِيْ فَيَحْلِمُكَ وَجُوْدِكَ

لے میرے اللہ تو وہ میرے گناہوں سے مجھ پر تیری رحمت کہ میں بھگا اور اگر تو مجھے صاف فرادے تو میری ہر مال تیری بخشش

الْإِغْنَاءَ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفَ الضَّرِّ وَتَسْيِيبَ الْيَسْرِ وَدَفْعَ الْعُسْرِ

سرمایت نسایا، ٹھکانے سے بھاری آسائش کے اسباب لازم کیے اور سختی دور فرمائی

وَتَفْرِيجَ الْكُرْبِ وَالْعَافِيَةَ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ وَكُلَّ

سبب سے بچھا دے یا سمانی صحت لعیب کی اور دین و ایمان پر پوری طرح کام رکھا اور اگر

رَفَدَنِي عَلَى قَدْرِ ذِكْرِنَا نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ

میرے ساتھ جو باقی تیری نعمتوں کا اندازہ کرنے کے بعد دنیا جہان کے لوگ پہلوں اور پھلوں میں سے

مَا قَدَّرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ تَقَدَّسَتْ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رُبِّتِ كَرِيمٍ

ترد میں اندازہ کر سوں گا دور اندازہ کر سیں گے تو پاکیزہ ہے اور بلند تر ہے لئے پورے گار شان والا

عَظِيمٍ وَكَرِيمٍ لَكَ تَحْصِي الْأَوْلِيَاءِ وَلَا يَسْتَعِشُّ شَأْنُكَ وَلَا تُكَافِي الْقُدْرَةَ

بِشَيْءٍ وَلَا مَالًا مِمَّا لَا تَرَى مَبْرُورِينَ كَأَنَّكَ تَرَاهُمْ اوستی تیری نعمتوں کا بلشنیہ کیا

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْمِعْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَأَسْعِدْنَا بِإِطَاعَتِكَ

رحمت نازل فرما کر محمد و آل محمد پر ہم پر اپنی نعمتیں پوری فرما اور اپنی بندگی کے ساتھ عرض ہوتے ہوئے

سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ جَبَّيْتُ الْمَضْطَرَّ وَتَكْشِفُ

پاک تر ہے تو نہیں کوئی سبب دوسلے تر ہے لئے اللہ! بے شک تو ہے ہمارے کہ دعا قبول کرنا ہے بلکہ دور کرنا

الشَّوْءَ وَتَقِيئُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُعْثِي الْفَقِيرَ وَ

ہے سبب زدہ کو فرا د کہ پہنچا ہے ہمار کو صحت دینا ہے غفلت کو مال دینا ہے

وَتَجَبِّرُ الْكَبِيرَ وَتَرْحَمُ الضَّعِيفَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَتُؤَيِّسُ دُونَكَ

تو ہے ہرے کو ہڑتا ہے چھوٹے پر دم کرنا ہے بڑے کی مدد کرنا ہے اور نہیں ہے ترے سوا کوئی

ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطَّلِقَ الْمُكْتَبَلِ

ہمارا دینے والا اور نہیں تجھ پر کوئی بالا دست ہے برتر بردگی والا لئے تیری کہ پھندے سے

الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الْتِطْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ النَّسْتَجِيرِ

چھرا نے طلب لئے تجھے ہے کہ روزی دینے والے لئے ڈرے ہوئے پناہ کے کلاب کو کھانے والے

يَا مَنْ لَا شَرَّ لَكَ لَهُ وَلَا زَيْرٌ صِلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي

لئے وہ ذات جس کا کوئی اتالی ہے اور نہ دوسرے نازل فرما کر محمد و آل محمد پر اور آج کی

الْقَالِينَ الرَّاعِينَ وَمُنْتَهَى أَمَلِ الرَّاجِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ صَاحِبٍ

توہم کرنا ان کی امید گاہ اور آرزو مندوں کے تمام آئندہ

لے وہ جس کا علم ہر چیز کو گہر سے ہونے

عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَجَلَعَا اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ

سے اور اس کا دامن رحیم سے اور کریموں کے لیے رحمت برائے اور رحمت سے اے اللہ! ہم نے توہم کی چہرے کی رحمت

فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَفْتَهَا وَعَظَمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ بَيْتِكَ وَرَسُولِكَ وَ

آج کی رات میں جسے تو نے ننگ اور پیمانہ ہی حضرت محمد کے درجہ ہم ترے ہی ترے رسول اور

خَيْرِ بَيْتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَمِينِكَ عَلَيَّ وَخَيْرِ النَّبِيِّينَ النَّبِيِّ السَّيِّدِ

مخلوقات میں سے ترے چنے ہوئے تیری رحمت کے امانت دار بنائے دینے والے ڈرلے والے رسول

الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

پراخ ہیں جن کے وجود کو تو نے مسلمانوں کے لیے نعمت بنا لیا اور ان کو سارے جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا

اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَحَمَّدٌ كَمَا أَحَبَّكَ أَهْلُكَ لَدَائِكَ وَمِنَّا

اے اللہ! رحمت نازل فرما سزاواروں پر اور ان کی آل پر جیسا کہ حضرت محمد تیری رحمت سے اس کے لائق ہیں

يَا عَظِيمُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُتَّبِعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

اے بزرگ رحمت نازل کر ان پر اور ان کی آل پر جو بلند ترین پاک اور پاک ہیں سب کے

اجْمَعِينَ وَتَعَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا فَإِنَّكَ عَجَبَتِ الْأَصْوَاتِ

سب اور ہیں سارے کے کہاری پر وہ ہوشی کر کے جو تیرے حضور فریادیں ہوتی ہیں ہر

بِصَوْتِ اللِّغَاتِ فَا جْعَلْ لَنَا اللَّهُمَّ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا

دوس کی زبان میں پس قرار دے ہمارے لیے اے اللہ! آج کی رات میں ہر ایک میں سے حصہ

مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَشْرِيهَهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَتُورِ تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةً تَشْرِكُهَا

جو تو نے اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کی نہ میں جس سے جاہت فرمائی رحمت میں جو مام کی

وَبِرَكَاتِهِ تَنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تَجْلِيهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

برکت میں جو تو نازل کی عافیت کے لباس میں جو تو نے ہر ایک پر رزق میں جو تو نے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

اللَّهُمَّ أَقْبِلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مُسْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مُبْرُورِينَ غَانِمِينَ

اے اللہ! اس وقت میں جہاں کہنا سے کامیاب ہونے والے نجات پانے والے پسندیدہ عمل لائے ہمارے لیے

دعای عرفہ

۲۳۹

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا تُخَلِّفْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُعْرِضْنَا مَا نُؤْتِيهِ قَوْلًا مِنْ رَبِّ

اور فرار دوسے ہیں، اللہ سے نہ ہٹ جائیں اور نہ کہیں اپنی رحمت سے محروم نہ ہو، جس میں اس سے جس کی تیرے نفل میں سے

فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْزُومِينَ وَلَا تَفْضِلْ مَا لَوْ قَوْلًا مِنْ

امید کریں اور ہم کو اپنی رحمت سے محروم نہ بنائیں اور دوسرے تیری عطیہ میں سے جس عطیہ کی امید کریں

عَطَايِكَ قَانِطِينَ وَلَا تُؤَدِّ نَاخَاشِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ

اس سے جس سے دوزخا نہیں ہلاک کر کے نہ چلی اور نہ اپنی بارگاہ سے دھکا دے کر پھرتا رہے نہ یہ عطیہ دلائی ہو، اللہ

وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا الْمُؤَقِنِينَ وَبَيْتَاتِ الْحَرَامِ آمِينَ

اور عزت مندوں میں بڑی عزت والے ہم تیری دعاگوں کو لوٹ کھٹے میں مبتلا کر کے تیرے سلام تمہارے میں پکار کر کہے ہو

قَائِدِينَ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا وَأَكْمِلْ لَنَا حَاجَتَنَا وَأَعِنَّا وَعَاوِنَا فَقَدْ

آگے ہی ہیں اہل میں ہماری مدد فرما اور ہمارے عمل کو اسے ہمیں سامان لیا بنا دے کہ ہم نے

مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيُّدِينَا فِيهِمْ بَدَلْنَا لِقَا الْإِحْتِرَافِ مَوْسُومَةَ اللَّهُمَّ فَأَعْطِنَا

اپنے ہاتھ سے آگے چلائے ہیں کہ ہمیں پرگناہوں کے ازار و اعزاز کے نشان ہیں، اے اللہ! ہمیں عطا فرما

فِي هَذِهِ الْعَرِيشَةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَأَعْطِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا

ہیں آج کی رات میں جو ہم نے تجھ سے مانگا، تمام کاموں میں ہماری مدد کر تیرے سوا کوئی ہماری کفایت کرے

سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا عَيْرَكَ نَأْوِدُكَ فَيُنَا حُكْمَكَ مُحِيطًا بِمَا عِلْمَكَ

والا نہیں اور سوائے تیرے کوئی ہمارا رب نہیں کہ تیرا حکم ہم پر جاری ہے، تو اطمینان میں گھبرے ہوئے ہے

عَدْلٌ فَيُنَا قَضَاؤَكَ لَكَ رَاقِبِينَ لَنَا الْغَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ

ہمارے لیے تیرا فیصلہ درست ہے ہمارے لیے اچھا نیکو کار اور ہمیں نیکو کاروں میں سے قرار دے، اے اللہ!

أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمًا الْأَجْرَ وَكَبِيرًا الدُّخْرَ وَدَوَامَ الْبَسْرِ

واجب کر دے ہمارے لیے اپنی عطیہ سے بہت بڑا اجر، بہتر سے ذخیرہ اور ہمیشہ کی آسائش

وَأَعِزَّنَا ذُلُّوْنَا أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تُصْرِفْ عَنَّا

ہمارے ہمارے کے سامنے گناہ بخش دے اور ہمیں تباہ نہ کرنے والوں کے ساتھ تباہ نہ کرنا اور اپنی ہمراہی اور

رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ

رحمت ہم سے دور نہ رہا، جس سے زیادہ رحم کرنے والے، اے اللہ! اس وقت میں ہمیں نیکو کاروں میں

دعای عرفہ

مِمَّنْ سَأَلَتْ فَأَعْطَيْتَهُ وَسَكَرَتْ فَرَزَدْتَهُ وَثَابَ إِلَيْكَ فَقَيْمَتَهُ وَتَمَسَّكَ

جنہوں نے تجھ سے دعا کی تو نے عطا کیا جنہیں شکر کیا تو نے زیادہ دیا تیری طرف پلے تڑپے نہیں بول کیا اپنے گناہوں

إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَعَفَّرْنَا لَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ وَاقِنَّا

کے ساتھ تیری طرف آئے ان کے بھی گناہ ساق کر دینے کے عطا اور عزت کے ایک لے اللہ! ہمیں ایک

وَسَدِّدْنَا وَاقِبَلْ لِقَائِنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مِنْ اسْتُرْجِعْ يَا مَنْ

گردہ تائی فرما اور ہماری ناری بول کر لے بہترین سوال شدہ اور طلب دعوت پر زیادہ رحم کرنے والے سے وہیں

لَا يَخْفَى عَلَيْكَ غَيْبٌ الْجَفْوَى وَلَا لِحْظُ الْعَيُونِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْكُفْوَى

پر پوشیدہ نہیں ہے ایک کا بھگنا دامنوں کا اشارہ نہ وہ چیز جو سے کھینچے ہو

وَلَا مَا انطَوَّتْ عَلَيْهِ مُمْصِرَاتِ الْقُلُوبِ الْأَكْثَلِ ذَلِكِ قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ

اور وہ بات جو دلوں کے پردوں میں لپٹی ہوئی ہو ہاں ان سب کو تیرے علم نے شمار کر رکھا ہے

وَوَسِعَهُ جِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَقَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الْفَالِيمُونَ عَلَوْا كَبِيرًا

اور تیری زبانی ان پر چھائی ہوئی ہے بڑھاک تر اور بلند تر ہے اس سے جو ناحق کہنے والے کہتے ہیں تو بلند تر ہو کر ہے

تَسْبِيحُ لَكَ السَّمَاوَاتِ السَّمِيعِ وَالْأَرْضُونَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ

تیری پاک بیان کرنے میں ساقوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور کچھ ان میں ہے نہیں کوئی چیز

إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعَلَوْا الْجِدَّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

گر یہ کہ تیری حمد کر رہا ہے پس حمد سے تیرے لیے اور بزرگی بلند شان لے عطا اور عزت

الْإِكْرَامِ وَالْقَضِيلِ وَالْإِنْعَامِ وَلَا يَأْدِي الْجَسَامِ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

کے ایک فضل کرنے والے امت دینے والے ڈی ڈی ملائیں کرنے والے اور شمش کر کے والا اور کلمے والا

الرَّزْوَقِ وَالرَّحِيمِ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ زُرْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِي فِي

نری کے والا ہر مان ہے لے اللہ! میرے لیے اپنا رزق مطلق دین فرما سے میرے ہاں اور میرے

بَدَنِي وَدِينِي وَأَمِنْ حَوْفِي وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَشْكُرِي

میرے بدن کی حفاظت فرما مجھے خوف سے بچا اور میری گردن کو جینہ کی آگ سے آزاد کر لے اللہ! مجھے غلام نہیں بن ڈال اور میرے

وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا تَخْذَعْنِي وَأَدْرَأْ عَنِّي سَرَفَ سَقَةِ الْحِجْرِ وَالْإِنْسِ

میں نہ کر کے فریب نہ نکالے دے اور نا بھار جنوں اور انسانوں کو مجھ سے وعدہ کر دے

پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا جبکہ آپ کے آسورواں تھے۔ پس آپ یہ آواز
بلند فرماتے تھے۔

يَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاطِقِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 اے سب سے زیادہ سنے والے اے سب سے زیادہ دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِلَى مُخْتَلِنِ السَّادَةِ النَّيْمِينَ وَاسْتَمَلْتَ اللَّهُمَّ حَاجَتِي
 رحمت نازل فرما کر محمد و آل محمد پر جو برکت والے سرور ہیں اور سوال کرنا ہیں تو سے اے اللہ اپنی اس حاجت سے
 الْتَمَّيْتُ إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَعَلَّ يَصْنُرَ فِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَعَلَّ مَنَعْتَنِي مَا أَعْطَيْتَنِي
 کہ اگر تو وہ عطا کرے تو جو مجھ کو نے نہیں دیا اس سے مجھے نقصان نہیں اور اگر تو وہ عطا کرے تو جو مجھ کو نے دیا اس سے مجھے
 اسْتَمَلْتُ فَكَأَنَّكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ
 نہیں علی کرنا ہوں کہ میری گردن جنہ سے آزاد کرے نہیں کوئی عبود سوائے تیرے تو یگانا ہے تیرا کوئی سامی نہیں تیرے لیے
 لَمْ تَلِكْ وَأَلَيْكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
 حکومت اور تیرے لیے ہے حمد اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے اے میرے رب میرے رب

امام حسین علیہ السلام بار بار یارب یارب کہتے تھے، جبکہ آپ کے چوگرد کھڑے لوگ آپ کی
 دُعا سنتے ہوئے آمین کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ساتھ ان سب کے رونے کی آوازیں
 بلند ہونے لگیں، غروب آفتاب تک یہی حالت رہی، پھر سب لوگ مشعر اکرام روانہ ہو گئے۔
 مزوف کہتے ہیں کہ بڑا لایمن میں کفعمی نے امام حسین علیہ السلام کی دُعا عرض اسی قدر نقل کی ہے جو
 اور پر ذکر ہوئی ہے اور زاد المعاد میں علامہ مجلسی نے بھی نے یہی کفعمی کی روایت کے مطابق یہ دُعا یہیں
 تک ذکر کی ہے، لیکن ابن طاووس نے یارب یارب کے بعد یہ اضافی کلمات بھی تحریر فرمائے
 ہیں۔

إِلَهِي أَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنَايَ فَكَيْفَ لَا أَكُونُ فَتَوَيَّرْتُ فِي قَدْرِي إِلَهِي أَنَا الْجَاهِلُ
 میرے اللہ! میں اپنی زرخیزی میں بھی محتاج ہوں تو اپنے فقیرانہ حالت میں کیوں نہ محتاج ہوں گا۔ میرے احمق میں علم کتنے چھ
 فِي عِلْمِي فَكَيْفَ لَا أَكُونُ حَيْهَوُلًا فِي جَهَنِّي إِلَهِي إِنْ اِخْتَلَاكَ سَتَجِيرَتِكَ
 میں جاہل ہوں تو اپنی جاہلیت میں کیوں نہ جاہل ہوں گا۔ اے اللہ! اگر تجھ سے میری توجہ نہ ہو تو میری توجہ نہ ہوگی۔

وَسُرْعَةَ طَوَاةٍ مَقَادِيرِكَ مَتَعَابِيكَ الْعَارِفِينَ بِكَ عَنِ الشُّكُونِ إِلَى عَطَاؤِكَ

ان تیری طہارہ ہونے والی قدر نے تیری سرعت دیکھے والے ذہن کو دکھا ہے اسے تیری مہلک امیدوں سے رکھنے

وَالْيَأْسَ مِنْكَ فِي بَلَاءٍ إِلَهِي مَتَى مَا يَلْتَقِي بِلَوْحِي وَمِنْكَ مَا يَلْتَقِي بِكُنْ مِدَّتْ

اور مشکل کے وقت مجھ سے یأس نہ ہائے سے برعکس! میں نے دیکھا جو میری پس کا تقاضا ہے اور نہ کہ میری تڑپ کے لئے کہ میں ہے

إِلَهِي وَصَفَتْ نَفْسَكَ بِاللَّطْفِ وَالرَّأْفَةِ لِي قَبْلَ وَجُودِ صَغْفِي أَقْتَمَعْنِي

پر عطا تیری کر دے سے پہلے تیری ذات لطف و رحمت کے اور اس وقت سے تو کیا میری کمزوری کے بعد تو

مِنْهُمَا بَعْدَ وَجُودِ صَغْفِي إِلَهِي إِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَارِسُ مِنْ نِيَّةِ مَعْصِيَتِكَ وَلَكَ

مجھ سے یہ ہر باتوں کو دے گا میرے لہذا اگر مجھ سے بھیاں ظاہر ہوئی تو یہ تو بڑا افضل ہے اور مجھ پر

الْيَسَّةَ عَلَيَّ وَإِنْ ظَهَرَتِ الْمَسَارِسُ مِنْ نِيَّةِ مَعْصِيَتِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَى إِلَهِي

تو اس حجت ہے اور اگر مجھ سے بدعتوں کا ظہور ہوا ہے تو یہ تو عادل ہے اور مجھ پر تیری رحمت قائم ہوئی ہے پھر عطا

كَيْفَ تَكُنِّي وَقَدْ نَكَفْتَنِي وَكَيْفَ اصْنَامُ وَأَنْتَ النَّاصِرُ لِي أَمْ كَيْفَ

کیسے تو مجھ کو چھوڑ دے گا مجھ کو تویر کیلئے ہے کیونکہ میں ذمہ دار ہوں گا جب تو میرا مدد کرے یا کیسے

أَجِيبُ وَأَنْتَ الْحَفِيُّ بِي هَذَا أَنَا أَلَوْ سَلَّ إِلَيْكَ يَهْضُرِي إِلَيْكَ وَصَيْفُ أَوْ سَلَّ

ہے اس میں جان کو تو مجھ پر ہر زمانہ سب میں تیری نگاہ میں آیا ہوں صاف ہونے کے لئے اور اگر صاف مجھے اپنا دلیل

إِلَيْكَ بِعَا هُوَ مَحَالٌّ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أَشْكُرُ إِلَيْكَ حَالِي وَهُوَ

بناؤں کرنا محال ہے بلکہ کوئی جرم جسے تو مجھ سے پہنچائے یا کیونکہ تجھ سے اپنے حالات کی کتابت سے کہ تو مجھ سے

لَا يَخْفِي عَلَيْكَ أَمْ كَيْفَ أُنْزِجُهُ بِمَقَالِي وَهُوَ مِنْكَ بَرِّرًا إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ

پرستیدہ نہیں ہیں یا کس طرح اپنی زبان سے ان کی تشبیح کو ل کر وہ تیری رحمت سے اور تجھ پر مہیاں ہیں یا کیونکہ میری

مُنْجِبُ أَمَلِي وَهِيَ قَدْ وَدَدْتَ إِلَيْكَ أَمْ كَيْفَ لَا تُحْسِنُ أَحْوَالِي وَإِلَيْكَ

آزاد نہیں ہوں یا کیونکہ میری جانب پر میری کی جا بھی ہیں یا کیونکہ میرے حالات بہتر نہ ہوں گے جب میں تیری

قَامَتْ إِلَهِي مَا أَلْفَكَ فِي مَعِ عَظِيمِ جَهَنِّي وَمَا أَرْحَمَكَ فِي مَعِ قَيْمِجِ

سے قائم نہیں ہے عطا! تویر کو اتنا لطف ہے مجھ پر جیسا کہ میں نے اپنی زبان پہلی اور کس قدر ہر ان سے مجھ پر جیسا کہ میں نے ظاہر

فَعَلِي إِلَهِي مَا أَقْرَبَكَ مِنِّي وَأَبْعَدَكَ مِنِّي وَمَا أَرَأَيْتَ لِي فَمَا الَّذِي يُجِيبُنِي

ہوں میرے لہذا! تویر کو اتنا نزدیک ہے مجھ سے جیسا کہ میں تجھ سے بہت دور ہوں اور اتنا دور ہے تو مجھ پر جیسا کہ مجھ سے تجھ سے

عَنْكَ إِلَهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلَافِ الْأَقْوَامِ وَتَنَقُّلَاتِ الْأَطْوَارِ أَنْ مَرَّوَلَكُ مِنِّي

یہ ہے اللہ! دنیا کے ممالک کی تبدیلیوں اور اور اطواروں کے تغیرات کے ذریعے میں ماں گیا کہ تیری راہ ہے کہ

أَنْ تَعْرِفَ إِلَهِي فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى لَا أَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ إِلَهِي كُلَّمَا أَحْرَسَنِي

مہر سے مجھے اپنا شناسا کرے تاکہ میں کسی چیز کے ضمن میں تیری قدرت کا وہاں نہ دیکھ سکوں اور جب میری ہر چیز

لَوْ مِثْرِي أَنْطَعْتِي كَرَمًا وَكُلَّمَا أَبْسَنْتَنِي أَوْصَانِي أَطْمَعْتَنِي مِنْتَاكَ إِلَهِي مَنْ

کرتی ہے تو تیرا کرم ہے گویا دیتا ہے جب میرے لیے اور ان مجھ کو اس کے لئے تو تیرے لئے ان مجھے میرے لئے تیرے لئے

كَانَتْ مَحَاسِنُهُ مَسَاوِي فَكَيْفَ لَا تَكُونُ مَسَاوِيًا وَيَوْمَ مَسَاوِيٍّ وَمَنْ

میں شخص کی خوبیاں بھی برائیاں ہوں تو اس کی برائیاں کیوں نہ برائیاں نہ ہوں تاکہ میں اس کی

كَانَتْ حَقًّا بَعْدَهُ دَعَاوِي فَكَيْفَ لَا تَكُونُ دَعَاوِيَهُ دَعَاوِيَّ إِلَهِي مُحَمَّدُكَ

کی سنت ہی میں کرم کی باتیں ہوں تو اس کی نالی نالی باتیں کیوں نہ محض تیرے لئے کہہ سکتا ہوں میرے لئے تیرے لئے

الْتَائِدُ وَمَشِيئَتِكَ الْقَاهِرَةُ لَوْ بِي تُرْكَ الْذِي مَقَالٍ مَقَالًا وَلَا لِذِي حَالٍ

باری ہے اور تیری مرضی کا ہر غالب ہے کہ ان کے مقابل ہونے والا اول نہیں سکتا اور کوئی ماسبی مال

حَالًا إِلَهِي كَفَرٌ مِنْ طَاعَةٍ بَنِيئُهَا وَحَالَتِ بِشَيْئٍ لَهَا هَدْمًا عَتِيمًا وَبِي عَلَيْهَا

کہو کہ کفار ہے میرے لئے اللہ کنی ہی اس نے اللہ کے لئے ہے ہمے عبادت کی شکل بنانے ہے مگر تیرے مال کے خوف سے اس پر

عَدْلِكَ بَلْ أَقَاتِنِي مِنْهَا فَضَلَّتْ إِلَهِي إِنْ لَكَ تَعْلَمُ آتِي وَإِنْ لَمْ تَدْرِ

بیرا ہر حد تک بلکہ دوسرے عقل سے بڑھ کر تیری ہی میرے لئے ایک کلمہ لہا تھا ہے اگرچہ میں عبادت میں مستحق

الطَّاعَةِ مَتَى فِعْلًا جَزْمًا فَقَدْ كَامَتْ مَحَبَّةٌ وَعَزْمًا إِلَهِي كَيْفَ أَحْزَمُ

مشغول نہیں ہوں تو بھی تجھ سے میری محبت ہمیشہ راسخ ہے میرے لئے اس طرح ہدایا کا

وَأَنْتَ الْقَاهِرُ وَكَيْفَ لَا أَحْزَمُ وَأَنْتَ الْأَمِيرُ إِلَهِي تَرَدُّدِي فِي الْأَنْبَارِ

ارادہ کیوں جب تو غالب ہے ہر کہو کہ عبادت کیوں ہے تو حکم دیتا ہے میرے لئے تیری قدرت کے آثار میں

يُوجِبُ بَعْدَ الْمَزَارِقِ جَمْعِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ لَوْ صِلْتَنِي إِلَيْكَ كَيْفَ

خبر کہ تاجر سے دیوار سے دوری کا سبب ہے پس مجھے اپنے حضور حاضر کہہ کر تیری سرکار میں پہنچ پاؤں کہ جو

يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ يَمَا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُسْتَقَرًّا إِلَيْكَ أَيْ كَوْنُ لِعَيْزِكَ

پھر تیری عظمت رہنا ہی کہ سکتا ہے جو اپنے وجود ہی میں تیری محتاج ہے آیا تیرے لئے کہ لے لیا

مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرُ لَكَ مَتَى غَبَّتْ حَتَّى

ظہور سے جو ترسے لیجے نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تجھے ظاہر کر لے والا ان ہائے تو کب غائب تھا کہ کسی

مَتْحَاجٍ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ وَمَتَى بَعُدَتْ حَتَّى تَكُونَ الْأَثَارُ

ایسے نشان کی حاجت جو جبری دلیل ظہور سے اور کب دور تھا کہ آثار اور نشان جو کب پہنچانے کا

هِيَ الَّتِي تُوَصِّلُ إِلَيْكَ عَيْتٌ عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيبًا وَخَيْرَتٌ

ازیدہ دو وسیلہ نہیں انہی سے وہ آنکھ جو تجھے اپنا نگہبان نہیں پاتی اس بندے کا سوا

صَفْقَةٌ عَبْدٌ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حَيْثُكَ تَصِيْبًا إِلَهِي أَمَرْتُ بِالرُّجُوعِ إِلَى

خدا سے والا ہے جس کوڑھے اپنی جوت کا حقہ نہیں دیا میرے اللہ! تو اپنی قدرت کے آثار پر تو جیسا

الْأَثَارِ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِكِسْفَةٍ أَلَا نُورٍ وَهَذَا إِلَيْهِ الْإِسْتِصْرَاحُ حَتَّى أَرْجِعَ

مکرم کیا پس بھرا کہنے کے پردوں اور بصیرت کے راستوں کی طرف سے لے جا کر اس کے

إِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ إِلَيْكَ مِنْهَا مَصُونًا السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا وَ

نریسے تیری راہ میں آؤں جس طرح انہی کے ذریعہ تیری طرف راہ پائی انہیں دیکھ کر نہ مقصدت کی غمراہیوں اور

مَرْفُوعِ الْهَيْمَةِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَيْهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِلَهِي

ان کے ہمسائے اپنی ہمت کو بلند کروں ہے کھٹ ڈھیر بجز پر قدرت رکھتا ہے میرے اللہ!

هَذَا ذُلِّي ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهَذَا حَالِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ مِنْكَ

ہے میری ہستی جو تیرے آگے جاں ہے اور ہے میری بری حالت جو تجھ سے پوشیدہ نہیں

أَطْلُبُ الْوَسْوَاعِلَ إِلَيْكَ وَيَاكَ أَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ فَأَهْدِنِي يَنْوَرِكَ

میں تیرا ہانگہ پہنچانا چاہتا ہوں اور تم پر تجھی کو دلیل ٹھہراتا ہوں پس اپنے نور سے میری پندھن

إِلَيْكَ وَأَقِمْنِي بِصِدْقِ الْعِبُودِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَهِي عَلِمْنِي

سے رہنمائی کرو اور اپنے طور پر مجھے بھی بندگی پر برقرار کرو میرے اللہ! اسکا مجھے اپنے

مِنَ عِلْمِكَ الْمَخْذُوعِينَ وَصُنِّعِي بِسِئْرِكَ الْمَصُونُونَ إِلَهِي حَقِّقْنِي بِحَقَائِقِ

پادشہد علوم میں سے اور اپنے مکرم ہونے کے ساتھ میری حماقت کر کے اللہ! مجھے اپنے اہل قرع

أَهْلِ الْقُرْبِ وَأَسْأَلُكَ بِأَهْلِ الْأَهْلِ الْجَذِبِ إِلَهِي أَعْلِنِي

مستحقان سے بہرہ و روزگار اور ان کی دل پر ڈال جو تیری طرف کھینچتے چلے جاتے ہیں میرے اللہ! اپنی تیر

يَدَّبِيرِكَ لِي عَنْ تَدْبِيرِي وَيَا خَيْرَ اِيَّاكَ عَنْ اِخْتِيَارِي وَ اَوْ قِفْنِي

اور بند کے درپے مجھے میری تدبیر اور پسند سے بے نیاز کر دے اور پریشانی کے

عَلَى مَرَاكِزِ اضْطِرَارِي اِلٰهِي اَخْرِجْنِي مِنْ ذٰلِ نَفْسِي وَ طَهِّرْنِي مِنْ

علم میں مجھے ثابت قدم رکھ۔ میرے مجھو! مجھے میرے نفس کی پستی سے نکال لے مجھے شک اور فرس

شَيْخِي وَ شَرِّكِي قَبْلَ حُلُوْلِ رَهْبِي يَا اَنْصُرْ اَنْصُرْ فَاَنْصُرْنِي وَ عَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ

سے پاک کر دے قبل اس کے کہ میں قبر میں جاؤں تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما تجھ پر ہوسکتا ہوں

فَلَا تَكِلْنِي وَ اِيَّاكَ اَسْأَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَ فِي فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلَا

پس مجھے چھوڑ دے تجھ سے اکتاہوں پس ناامید نہ فرما میرے فضل کی آس لگائی ہے پس مجھے

تَحْرِمْ نِي وَ يَجْنَأْ بِكَ اَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْنِي وَ يَسْأَلُكَ اَقْبَلُ فَلَا تُعْطِرْنِي اِلٰهِي

مومن ذکر تیری ہمارے سے تعلق جوڑا ہے پس مجھ کو دور نہ فرما اور تیرا دواں گلستاں آہوں مجھے بگاڑ دے میرے اللہ

تَقْدَسْ رِضَاكَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ فَكَيْفَ يَكُوْنَ لَهُ عِلَّةٌ مِنِّي

تیری رضا پاک ہے ممکن نہیں اس میں تیری لڑت سے نفس آئے پھر کیسے ممکن ہے کہ میں اسے نفس کا کہوں

اِلٰهِي اَنْتَ الْعَلِيُّ بِذِ اٰتِكَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْكَ النَّفْعُ مِنْكَ فَكَيْفَ لَا يَكُوْنَ

میرے اللہ تو اعلیٰ ذات میں بے نیاز ہے اس سے کہ تجھے اپنی ذات سے نفع پہنچے کیوں نہ تو مجھ سے بے نیاز

عَدِيًّا عَفِيًّا اِلٰهِي اِنْ اَلْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ يَمْنَعُنِي وَاِنْ اَلْهَوَىٰ وَ بَوَائِبِ الشَّهْوَةِ اَسْرَعُنِي

جو کہ میرے اللہ تمہارا قدر مجھ کو کر لو نہ مثال ہے اور خواہش نفس مجھے آرزوں کا تھی یا لیتی ہے

وَ كُنْ اَنْتَ النَّصِيرُ لِي حَتَّى تَنْصُرَنِي وَ يَصْفُرَنِي وَ يَفْضِلِكَ حَتَّى اَسْتَعِيْنُ

پس تو میرا مددگار بن جا تاکہ کامیاب ہو جاؤں دینا ہو جاؤں اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کر دے تاکہ تیرے

بِكَ عَنْ طَلْبِي اَنْتَ الَّذِي اَسْرَفْتَ الْاَنْوَارَ فِي قُلُوْبِ اَوْلِيَا اِيَّاكَ حَتَّى

اور عبادت سے بے نیاز نہ ہو جاؤں تو ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلی کو درک شاموں سے روشن کر دیا تو انہوں نے

عَرَكُوْكَ وَ وَّحَدَّوْكَ وَاَنْتَ الَّذِي اَزَلْتِ الْاَعْيَارَ عَنْ قُلُوْبِ اَحِبَّاءِكَ

مجھے پہچانا اور تجھے ایک مانا اور تو ہے جس نے اپنے دوستوں کے دلی سے چیزوں کو دور کر دیا

حَتَّى لَعَبِيحَتُوْا سِرْوَاكَ وَاَمَّا يَلْبَسُوْا اِلَى عِيْرِكَ اَنْتَ الْمُؤْنِسُ لِمَنْ هَجَرَ حَيْفُ

تو وہ سرسٹے تر کے کس سبکت نہیں کہتے اور ترے نر کی بناؤ نہیں لیتے جسے زمانہ ان کو ہراساں کر سکتا وقت

أَوْحَسْتَهُمُ الْعَوَالِمَ وَأَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَهُمْ حَيْثُ اسْتَبَاتَتْ لَهُمْ

ترقی ان کا ہوم ہے اور نود ہے جس نے ان کی رہنمائی کی جب وہ تیرے نشان و ذراہاں سے

الْمَعَالِمَ مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ لَقَدْ خَابَ

دور ہوا اس نے کیا پایا جس نے جھے کو پایا اور اس نے پھر کو پایا جس نے جو کو پایا اور تینا لام ہوا

مَنْ رَضِيَ دُونَكَ مَبْدَلًا وَلَقَدْ خَسِرَ مَنْ يُبْعَى عَنْكَ مَتَحَوِّلًا كَيْفَ

جو تیرے بجائے کسی اور کو پسند کرنے لگا اور وہ گمراہی میں پڑا جو رکش کے ساتھ تیرے سے ہر گیا کر لوج

يُرْجَى سِوَاكَ وَأَنْتَ مَا قَطَعْتَ الْإِحْسَانَ وَكَيْفَ يُطَلَّبُ مِنْ غَيْرِكَ وَ

تیرے غیر کو مانگتے ہیں بلکہ تیرا احسان و کم رکھا ہی نہیں اور کہ کھوتے سے خبر سے مانگتے ہیں بلکہ

أَنْتَ مَا بَدَأْتَ عَادَةً لِإِمْتِنَانٍ وَيَأْمَنُ إِذَا قِيَّ اجْتَابَتْهُ حَلَاوَةُ الْمُرَاةِ

تیری فضل و احسان کہنے کی عادت میں تیری نہیں آتی لے وہ ہوا ہے دوستوں کو کھات کی مٹاس پھانا ہے

فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَلْقِينَ وَيَأْمَنُ الْبَسَ أَوْلِيَاءَهُ مَلَائِكٌ هَبَّتْ لَهُمْ

پس وہ اس کے حضور تڑپیں کھینکے رہتے ہیں لے وہ ہوا ہے دوستوں کو اپنی بیت کا لباس پہنا ہے

فَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ أَنْتَ الذَّاكِرُ قَبْلَ الذَّاكِرِينَ وَ

تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہوئے تیری بخش مانگتے ہوئے تو یاد کرنے والوں سے پہلے ان کو یاد رکھنے والا ہے

أَنْتَ الْبَادِي بِالْإِحْسَانِ قَبْلَ تَوَجُّهِ الْعَالَمِينَ وَأَنْتَ الْجَوَادُ بِالْعَطَاءِ

احسان میں ابتدا کرنے والا ہے مہارت گزاروں کے توہم کرنے سے پہلے تو عطا میں افادہ کرنے والا ہے

قَبْلَ طَلِبِ النَّظَائِسِينَ وَأَنْتَ الْوَحَّابُ شَقْرًا لِمَا وَهَبْتَ لِلْأَمِينِ السُّقْرَيْنِ

انگنے والوں کے مانگنے سے پہلے توہمت دینے والا ہے پھر اس میں سے بطور تڑپ مانگنا ہے جو کہ تیرے پاس ہے

إِلَيْهِ أَطْلُبُنِي بِرَحْمَتِكَ حَتَّى أَسِيلَ إِلَيْكَ وَاجْذِبْنِي بِعَمَلِكَ حَتَّى أَقِيلَ

میرے اللہ! اپنی رحمت سے مجھ کو بلالے تاکہ میں تیرے حضور پہنچ سکوں مجھے اپنی رحمت پہنچنے لے تاکہ تیری ہمدان میں

عَلَيْكَ إِلَيْهِ إِنْ رَجَائِي لَا يَقْطَعُ عَنْكَ وَإِنْ عَصَيْتُكَ كَمَا أَنْ خَوْفِي

آسوں میرے اللہ! بلکہ میری آس تیرے سے نہیں لے لے کہ اگر میں تیری نافرمانی کروں ہیکہ میرا خوف تیرے ہوا

لَا يُزِيلُنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ فَقَدْ دَفَعْتَنِي الْعَوَالِمَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْقَعْتَنِي

اگر میں تیری اطاعت بھی کروں پس زمانے کی کشتیوں نے مجھ کو تیری طرف و کھیل دیا اور تیری نوازش کے

دعای عرفہ

۲۳۷

عَلَيْهِ بِكَرَمِكَ عَلَيَّ إِلَيْهِ كَيْفَ أَسْتَعِيذُ وَأَنْتَ أَمِيرُ أَمْرٍ كَيْفَ أَهَانَ

ملنے تری برگاہ میں پہنچا دیا ہے میرے اللہ! کیونکہ تیرا نیکہ ہر جاؤں کر تیری آرزو ہے یا کیسے ہست ہوں گا

وَعَلَيْكَ مُتَكَلِّفِي إِلَيْهِ كَيْفَ أَسْتَعُوذُ وَفِي الذِّلَّةِ أَرْكَزْتَنِي أَمْرٌ كَيْفَ لَأَ

جب بل ہر مردہ تجھ پر ہے میرے اللہ! کیسے عزت کا دعویٰ کروں کہ اس فرائض میں اُسے یاد کیا ہے یا کیسے عزت کا دعویٰ

أَسْتَوْزُ وَإِلَيْكَ نَسَبْتَنِي إِلَيْهِ كَيْفَ لَأَقْفِرُ وَأَنْتَ الَّذِي فِي الْفَقْرَاءِ

کروں کہ میری نسبت تری طرف ہے میرے اللہ! کیونکہ تیرے غیروں میں ہوں، بلکہ تو نے مجھے غیروں کا صف میں

أَقْمَتَنِي أَمْرٌ كَيْفَ أَقْفِرُ وَأَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ أَغْنَيْتَنِي وَأَنْتَ الَّذِي

رکھا ہے یا کیسے میں غیروں کو اُسے بلکہ کو اپنی مٹا سے غنی کیا ہوا ہے اور تُو وہ ہے کہ

لَا إِلَهَ غَيْرُكَ تَعَرَّفْتُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَمَا جِهَلَكْ شَيْءٌ وَأَنْتَ الَّذِي تَعَرَّفْتُ

جسے سوا کوئی سید نہیں اُسے ہر چیز کو اپنی پہچان لانا پس کوئی چیز نہیں جو تجھے پہچانتی نہ ہو اور تُو وہ ہے جس نے ہر چیز کے

إِلَى فِي كُلِّ شَيْءٍ فَذَرَأْتِكَ ظَاهِرًا فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ

ذریعے مجھے اپنی عزت کو اپنی پس میں نے تجھے ہر چیز میں جیاں و نمایاں رکھا اور تیرے ہر چیز پر ظاہر و آشکار ہے

يَا مَنِ اسْتَوْسَى بِرَحْمَتَيْهِ فَصَارَ لَعْرُوشُ غَيْبِي ذَاتِهِ مَحْفُوتَ النُّجُومِ

اے وہ جو اپنی رحمت ملنے کے ساتھ ساتھ ہے کہ مرشد اس کی زلت میں نہاں ہو گیا ہے اُسے اپنی نشانوں سے

يَا الْأَنْوَارِ وَمَحْوُوتِ الْأَعْيَارِ بِصُحْبَاتِ أَفْلَاحِ الْأَنْوَارِ يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالِ

دیوانوں کی شان و اہم اُسے اپنے ضیوں کو نورانی آسمانوں کے ستروں میں تابور کر دیا اُسے وہ جو اپنے مرشد کی

فِي سُرُوقَاتِ عَرَشِهِ عَنْ نُدْرِكَهُ الْأَبْصَارِ يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالِ

چمنوں میں نہاں ہو گیا کہ دیکھنا انہیں اسے دیکھنے نہ پائیں اُسے وہ جس نے اپنے نور کامل کا جلوہ

بِهَأْوَاهِ فَتَحَقَّقَتْ عَظَمَتُهُ الْإِسْتِوَاءُ كَيْفَ نَحْنُ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ

رکھا یا تو اس کی عظمت قائم و برقرار ہو گئی کیونکہ تُو اُسے ہے تو جب کہ آشکارا ہے

أَمْرٌ كَيْفَ تَعْبُوبُ وَأَنْتَ الرَّقِيبُ الْحَاضِرُ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

یا کیسے تیرا ہی ہے جبکہ تُو پہچان اور حاضر ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ

فہرست

- ۷ مقدمہ
- ۸ وجوب حج کے منکر اور تارک حج کا حکم
- ۹ حج کی اقسام

باب اول:

حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

- ۱۲ فصل اول: حجۃ الاسلام
- ۱۳ حجۃ الاسلام کے وجوب کی شرائط
- ۱۵ الف: مالی استطاعت

- ۲۹..... ب: جسمانی استطاعت
- ۳۰..... ج: سرہی استطاعت
- ۳۱..... د: زمانی استطاعت
- ۳۲..... دوسری فصل: نیا ہی حج
- ۳۵..... نائب کی شرائط
- ۳۷..... منوب عنہ کی شرائط
- ۳۸..... چند مسائل

باب دوم: حج اور عمرہ کے اعمال کے بارے میں

- ۴۷..... حج اور عمرہ کی اقسام
- ۴۸..... چند مسائل
- ۵۱..... حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت
- ۵۳..... حج افراد اور عمرہ مفردہ
- ۵۴..... حج قرآن

- ۵۵..... حج تمتع کے عمومی احکام
- ۵۹..... پہلا حصہ: اعمال عمرہ کے بارے میں
- ۶۱..... پہلی فصل مواقیت
- ۶۵..... چند مسائل
- ۷۰..... دوسری فصل: احرام
- ۷۰..... ۱۔ احرام کے واجبات
- ۷۰..... اول: نیت اور اس میں چند چیزیں معتبر ہیں
- ۷۳..... دوم: تلبیہ
- ۷۶..... سوم: دو کپڑوں کا پہننا
- ۸۰..... ۲۔ احرام کے مستحبات
- ۸۱..... ۳۔ احرام کے مکروہات
- ۸۲..... ۴۔ احرام کے محرمات
- ۸۴..... محرمات احرام کے احکام
- ۱۰۹..... محرمات احرام کے کفارات کے احکام
- ۱۱۰..... مکہ مکرمہ کی طرف جانا
- ۱۱۱..... حرم میں داخل ہونے کی دعا

- ۱۱۲..... مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات
- ۱۱۳..... تیسری فصل: طواف اور نماز طواف کے بارے میں
- ۱۱۴..... طواف:
- ۱۱۵..... طواف کی شرائط
- ۱۱۵..... پہلی شرط: نیت
- ۱۱۷..... دوسری شرط: حدت اکبر اور اصغر سے پاک ہونا
- ۱۲۳..... تیسری شرط: لباس اور بدن کا نجاست سے پاک ہونا
- ۱۲۷..... چوتھی شرط: ختنہ
- ۱۲۷..... پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا
- ۱۲۸..... چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا غصبی نہ ہونا
- ۱۲۸..... ساتویں شرط: موالات
- ۱۲۹..... طواف کے واجبات:
- طواف کے ترک کرنے اس میں کمی کرنے اور اس میں شک کرنے کے بارے میں چند مسائل
- ۱۳۳..... نماز طواف
- ۱۳۷..... چوتھی فصل: سعی
- ۱۴۰.....

سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل	۱۴۳
پانچویں فصل: تقصیر	۱۴۵
دوسرا حصہ: اعمال حج کے بارے میں	۱۴۹
پہلی فصل: احرام	۱۵۱
دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا	۱۵۴
تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا	۱۵۷
چوتھی فصل: کنکریاں مارنا	۱۵۹
کنکریاں مارنے (رمی) کی شرائط	۱۵۹
کنکریوں کی شرائط	۱۶۱
پانچویں فصل: قربانی کرنا	۱۶۳
چھٹی فصل: تقصیر یا حلق	۱۶۹
ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال	۱۷۳
آٹھویں فصل: منیٰ میں رات گزارنا	۱۷۷
نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا	۱۸۰
متفرق مسائل	۱۸۴
دعای عرفہ	۲۱۹



